بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکتوباتِ خواجہ سیف الدین

(مکتوبات شریف، حضرت خواجہ سیف الدین سرہندی
نبیرہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہما)

مرتبہ

مولانا محمد اعظم

مقدمہ

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم



حضرت خواجہ شیخ سیف الدین

☆☆

حضرت خواجہ شیخ سیف الدین رضی اللہ عنہ، حضرت عروۃ الوثقٰی (خواجہ محمد معصوم) رضی اللہ عنہ کے پانچویں فرزند ہیں آپ ۱۰۵۵ھ میں پیدا ہوئے حضرت امام معصوم رضی اللہ عنہ نے آپ کو حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے کمالات اور خصائص کی خوشخبری دی۔ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ آپ پر بے حد مہربان تھے۔ آپ نے بادشاہ ہندوستان اورنگزیب، شاہزادہ اعظم شاہ اور دیگر ارکان سلطنت کی دینی اور روحانی نگرانی آپ کے ذمہ لگادی کہ ان سے سلوک باطنی حاصل کریں۔

مکتوبات معصومی کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کی نسبت وتوجہ اور آپ کے صاحب زادے خواجہ سیف الدین علیہ الرحمۃ کی تربیتؒ وصحبت کے طفیل اورنگزیب نے وہ بلند مقامات حاصل کر لیے تھے جو شاہوں کو نصیب نہیں۔ ہم یہاں خواجہ سیف الدین کے نام خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کے چند مکاتیب سے اقتباسات پیش کرتے ہیں، یہ مکاتیب اس وقت لکھے گئے ہیں جب خواجہ سیف الدین قلعہ معلّیٰ، دہلی میں اورنگ زیب کی روحانی تربیت میں ہمہ تن مصروف تھے:۔

۱۔ جو کچھ بادشاہ دین پناہ سلمہٗ ربہٗ کے بارے میں مرقوم تھا یعنی اثرات ذکر در وظائف، حصول سلطان ذکر و رابطہ، 'قلت خطرات'، 'قبول کلمہ حق'، 'رفع بعض منکرات' اور 'ظہور لوازم طلب، یہ سب باتیں واضح ہوئیں، شکر خدا بجالاؤ، طبقہ سلاطین میں اس قسم کے امور حکم عنقار کھتے ہیں۔ (جلد سوم، مکتوب نمبر ۲۲ ملخصاً)

۲۔ تم نے بادشاہ کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھا تھا کہ ان کے اندر وسعت 'لطیفہ اخفی' اور اس سے مناسبت تامہ کا پتا چلتا ہے اس بات

کے مطالعہ سے خوشی ہوئی۔لطیفۂ اخفی سب سے بڑا لطیفہ ہےاوراس کی ولایت سب ولایات سے اونچی ہے۔اس لطیفے کو خاص سرور کائنات کے ساتھ خصوصیت حاصل ہے۔(جلد سوم،مکتوب نمبر۲۳۲،ملخصاً)

۳۔ جو کچھ بادشاہ دین پناہ کے حالات کے متعلق مرقوم تھا،وہ واضح ہوا،طبقۂ سلاطین میں اس قسم کے امور غرائب روزگار سے ہیں۔

(جلد سوم،مکتوب نمبر۲۴۲،ملخصاً)

آنحضرت آپ کو شاہجہان آباد بھیجا جب آپ وہاں پہنچے تو بادشاہ خود آپ کے استقبال کے لیے آیا۔ اورنہایت عزت واحترام سے شہر میں لاکر اپنے خاص قلعہ میں فروکش ہونے کا اہتمام کیا۔جب حضرت شیخ قلعہ کے دروازے میں پہنچے تو دروازے پر بہت سی تصویریں تھیں۔حضرت شیخ نے فرمایا کہ میں اس وقت قلعہ میں آؤں گا جب ان تصویروں کو مٹا دیا جائے گا یا ہٹا دیا جائے گا۔

دوسرے دن آپ نے حکم دیا کہ تمام گویّوں،گائنوں اور ناچنے گانے والے لڑکوں اور گانے بجانے والوں کو اور بدعتیوں کو شہر سے نکال دیا جائے۔بادشاہ نے اسی وقت قطعی حکم جاری کردیا کہ تمام اہل بدعت کو ہندوستان سے نکال دیا جائے۔

آپ نے امر معروف اور نہی عن المنکر پر اس طرح عمل کیا کہ اس سے پہلے کسی نے نہ کیا تھا۔جب تک زندہ رہے پورے ہندوستان میں کسی کو جرأت نہ تھی کہ کھلم کھلا سرُود کرے یا ڈھولک بجائے۔آپ کے نمائندے جا بجا پھرتے جہاں کہیں بدعت کی علامت پاتے تنبیہ کرتے،دَکن میں ایک امیر نے خفیہ مجلس سرود قائم کی مگر بعد میں ساتھیوں سے کہا کہ اگر شیخ صاحب کو خبر ہوگئی تو مجھے بے عزت کر کے نکال دیں گے یہ کہہ کر گویّوں کو نکال دیا۔

یہی وجہ ہے حضرت عروۃ الوثقٰی رضی اللہ عنہ شیخ صاحب کو ''محتسب امت'' کہتے تھے آپ کا دبدبہ اسقدر تھا کہ امراء وسلاطین میں جرأت نہ تھی کہ شیخ صاحب کے حضور بلا اجازت بیٹھ سکیں۔آپ کی بارگاہ عالی اطلس کی بنی ہوئی تھی جس میں جواہرات جڑے ہوئے تھے۔اس بارگاہ میں سنہری کرسی جواہرات سے جڑاؤ رکھی جاتی۔جس پر آپ تشریف رکھتے۔اس کے اردگرد امراء بادشاہ اور خان نہایت ادب سے دست بستہ کھڑے رہتے۔

ایک بزرگ کا بیان ہے کہ میرے دل میں خیال آیا کہ شیخ صاحب درویش ہیں انھیں اس قدر شان وشوکت کی کیا ضرورت ہے؟ یہ خیال آتے ہی حضرت شیخ نے میری طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ ہمارا تکبّر اس کی کبریائی سے ہے۔

ایک معتبر آدمی نے بیان کیا کہ میں نے ٹھان لیا کہ آئندہ کبھی شیخ صاحب کی خدمت میں نہیں جاؤں گا کیونکہ وہ تکبّر کرتے ہیں اسی رات خواب میں دیکھا کہ سپاہی مجھے پکڑ کر لاٹھیوں سے مارتے ہیں۔ میں نے بیدار ہوکر اپنے خیال سے توبہ کی اور حضرت شیخ کی خدمت میں آکر مرید ہوگیا۔

ایک شخص نے کہا کہ مجھے جذام کا مرض تھا میں نے حضرت شیخ کی خدمت میں حاضر ہوکر رفع مرض کے لیے التماس کی، انھوں نے کچھ پڑھ کر دم کیا، فی الفور شفاء نصیب ہوئی۔

ایک دفعہ حضرت قیوم رابع کو لڑکپن میں مرض شدید لاحق ہوا۔ حضرت شیخ آنجناب کو دیکھنے کے لیے آئے۔ حضرت قیوم رابع کی خالہ جو حضرت شیخ کی بہین بہوتھی آنحضرت کی شفا کے لیے التماس کی۔ حضرت شیخ نے متوجہ ہوکر فرمایا۔ اس لڑکے کا اللہ تعالیٰ حافظ و مددگار ہے میں دیکھتا ہوں کہ یہ بچہ شیخ عظیم ہوگا۔ ہزاروں لوگ اس کے حلقہ میں بیٹھے ہیں اللہ کو اس سے ابھی بہت سے کام لینے ہیں جن میں سے ابھی ایک کا بھی ظہور نہیں ہوا۔ واقعی حضرت شیخ کا مکاشفہ حضرت قیوم رابع کے حق میں بالکل صادق آیا۔

حضرت شیخ کو جذبہ بہت حاصل تھا۔ آپ کی توجہ سے لوگ بے اختیار ہوجاتے ہزاروں آدمیوں نے آپ سے فیض حاصل کیا اور کامل و مکمل ہوگئے۔ آپ سے بے شمار کرامات ظاہر ہوئیں۔ ۱۰۹۵ھ ہجری میں وفات پائی۔

کہتے ہیں کہ آخری وقت میں حضرت شیخ کی خدمت میں ایک ایسا طبیب لایا گیا جو اہل سنت و جماعت کے عقائد کا مخالف تھا۔ آنجناب نے فرمایا کہ یہ کونسا وقت ہے کہ تم مخالف مشرب کو میرے پاس لے آئے ہو، اسے دور لے جاؤ۔ آپ کا مزار حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک سے جنوب کی طرف ۔۔۔۔۔ ہے۔ آپ کے مزار پر نہایت عالیشان گنبد بنا ہوا ہے۔ اس کے اردگرد باغ لگایا گیا ہے۔ آپ کی اولاد آٹھ لڑکے اور چھے لڑکیاں ہیں:۔

صاحب زادگان:

۱......شیخ محمد اعظم

۲......شیخ محمد شعیب

۳......شیخ محمد حسین

۴......شیخ محمد عیسیٰ

۵......شیخ محمد موسیٰ

۶......شیخ کلمۃ اللہ

۷......شیخ محمد عثمان

۸......شیخ عبدالرحمٰن

حواشی

۱......خواجہ محمد احسان مجددی: روضۃ القیومیہ، جلد دوم ۲۰۰۲ء، ص ۳۴۵۔۳۵۱

۲......پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد: سیرت مجدد الف ثانی۔ کراچی ۲۰۰۵ء ص ۳۸۷۔۳۸۸

☆......☆......☆



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مقدمہ

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہٗ (م ۱۰۳۴ھ) کے پوتے اور حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۰۷۹ھ) کے صاحبزادے حضرت خواجہ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ (۱۰۴۹ھ – ۱۰۹۶ھ) کے یہ ۱۹۰ مکتوبات ہیں جو ان کے خلیفہ محمد اعظم علیہ الرحمہ۔ (مکتوب ۱۷۶ – ۱۷۷) نے جمع کیے تھے۔

اس مجموعے میں چار مکتوبات (۱-۲-۳-۴) حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کے نام ہیں۔ ان میں سے تیسرے مکتوب میں بادشاہ اورنگ زیبؒ کے احوال بھی ہیں۔ اسی طرح اس بادشاہ کے احوال حضرت شیخ محمد باقر لاہوری کے نام مکتوبات ۱۴۲ – ۱۴۸ میں بھی ہیں اور خود اورنگ زیبؒ کے نام ۱۸ مکتوبات (۲۰-۲۲-۲۳-۲۶-۳۵-۳۹-۵۶-۵۷-۵۹-۶۰-۶۷-۷۲-۷۴-۷۸-۷۹-۸۰-۱۶۱-۱۶۴-۱۶۵) ہیں۔ جن میں سے مکتوب نمبر ۳۵ میں بادشاہ کی ہمشیرہ بڑی بہن (جو دارا شکوہ سے چھوٹی تھی) روشن رائے بیگم کے انتقال پر تعزیت بھی ہے (اس بیگم کا یہ نام ان مکتوبات میں بھی ہے اور اقبال نامہ جہانگیری میں بھی ہے ورنہ عام تاریخوں میں روشن آرا نام آتا ہے)۔ اس کے نام بھی گیارہ مکتوبات (۷-۸-۹-۱۰-۱۱-۱۲-۲۴-۳۴-۴۶-۴۸-۶۲-۷۵) ہیں۔ اور آخری مکتوب میں بیگم کے نئی حویلی میں منتقل ہونے کا ذکر ہے۔ اور اورنگ زیب کے بڑے صاحبزادے محمد معظم (م ۱۱۲۴ھ) کے نام مکتوبات ۵۲-۵۳-۵۶ ہیں اور دوسرے صاحبزادے محمد اعظم (م ربیع الاول ۱۱۱۹ھ) کے نام بھی ایک مکتوب ۹۹ ہے۔ سلطان عبدالرحمٰن ابن نذر محمد خان (بلخ) کے نام ۱۵ مکتوبات (۲۹ سے ۳۳ تک

پھر ۳۷-۳۸ اور ۴۱ سے ۵۹ تک پھر ۱۸۵-۱۸۶-۱۸۹ ہیں۔ بیبی عرب خانم کے نام ۴۷-۷۳-۷۹-۱۵۵ مکتوبات ہیں جن میں سے مکتوب ۷۹ میں ان کو "والدۂ مہربان" خطاب کیا ہے۔

محتشم خان کے نام مکتوبات ۱۹-۱۰۸-۱۵۷-۱۵۸-۱۶۷ (کسی فتح کا ذکر ہے) ۱۸۴ ہیں۔ یہ خطاب میر ابراہیم (پسر شیخ میر خوافی) کا تھا جو اُسے سال ہیجدہم (عالمگیری) میں حج کے بعد ملا تھا اور ہزار و پانصدی کا منصب بھی ملا تھا۔ بعد میں وہ سارنگپور، میوات، اکبرآباد اور الہ آباد میں مختلف منصبوں پر فائز رہا۔ پھر منصب سے علیحدہ بھی کر دیا گیا لیکن بیالیسویں سال جلوس میں پھر دو ہزاری منصب ملا۔ سال وفات معلوم نہیں۔ اس کے بیٹے میر محمد خان کو بھی محتشم خان کا خطاب ملا تھا (مآثر الامراء)

مکرم خان کے نام ۱۷-۱۹-۲۰ مکتوبات ہیں۔ اس کا نام مراد کام تھا جو میرزا مراد "التفات خان" (پسر میرزا رستم قندہاری) کا بیٹا تھا۔ یہ التفات خان وہی ہیں جن کا عقد عبد الرحیم خان خاناں کی بیوہ صاحبزادی سے ہوا تھا۔ شاہجہانی عہد میں دہ ہزاری منصب ملا اور لکھنؤ پھر بیسوارہ کی فوجداری ملی اور بستیسویں سال جلوس میں مکرم خان کا خطاب ملا اور عہد عالمگیر کے دسویں سال میرزا مکرم خان کا خطاب دیا گیا۔ ۱۰۷۸ھ میں فوت ہوا۔ شعر بھی کہتا تھا (مآثر الامراء) بخاور خان کے نام مکتوب ۶۶ ہے۔ یہ بھی کوئی عہدہ دار ہوگا۔ امراء کے علاوہ ممتاز علماء میں سے شیخ محمد باقر لاہوری ابن شرف الدین العباس کے نام مکتوبات ۲۵-۵۰ پھر ۱۱۸ سے ۱۲۸ تک اور ۱۸۷ ہیں۔ یہ "کحل الجواہر" کے مشہور مصنف ہیں۔ ان کے نام مکتوب ۱۲۲ میں ہے کہ آپ حافظ محمد شریع سے استفادہ کریں جو حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے۔ پھر مکتوب ۱۸۷ میں حافظ صاحب مرحوم کے انتقال کا ذکر ہے۔ انہی مکتوبات میں سے نمبر ۱۴۲ میں "شرح احوال بادشاہ دین پناہ شاہزادہ محمد اعظم" ہے اور ۱۴۸ میں "شرح احوال بادشاہ دین پناہ" ہے۔۔۔ حافظ محمد محسن دہلوی (م ۱۱۴۷ھ) جو شیخ عبد الحق محدث دہلوی کے اخلاف میں تھے۔ اور دہلی میں انہی کے قریب دفن ہیں۔ وہ بھی حضرت خواجہ محمد معصوم کے خلیفہ تھے۔ ان کے نام مکتوبات ۱۰۰-۱۷۰-۱۷۲-۱۷۹-۱۸۰ ہیں۔

ملا پاینده محمد بھی حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے ان کی مرصع تصنیف — مجمع البحرین کی اشاعت کی سعادت اس عاجز کو حاصل ہو چکی ہے۔ ان کے نام مکتوب ۵ ہے۔

حضرت خواجہ محمد معصوم رح کے دیگر خلفاء میں سے خواجہ عبداللہ کولابی کے نام مکتوب ۱۵۴ ہے اور حاجی محمد یوسف کولابی کے نام مکتوبات ۱۴۹ سے ۱۵۳ تک، خواجہ محمد شریف بخاری کے نام ۹۶ سے ۱۰۷ تک، پھر ۱۱۱ سے ۱۱۴ تک اور ۱۶۸ تا ۱۹۰ بھی ہیں۔ انھی میں سے مکتوب نمبر ۱۰۵ میں بخاری صاحب کی اہلیہ کے انتقال پر تعزیت ہے۔ صوفی سعداللہ کابلی کے نام ۸۲-۸۳-۸۴ ہیں اور ۸۳ میں "ذکرِ دخول بادشاہ دین پناہ دریں طریقہ" ہے۔ میر محمد ابراہیم بن میر محمد نعمان اکبرآبادی جو حج کی واپسی پر حدود یمن میں ۱۰۷۱ھ میں فوت ہوئے۔ (مآثر الامراء جلد اول) ان کے نام ۱۴۔۱۵۔۱۶۔ ۲۸-۳۶ ہیں۔ شریف مکہ کے نام بھی ایک مکتوب ۱۱۷ ہے۔ محمد آیت سلیمانی مکی (۳۹)۔ (مخدوم زادہ) محمد حسین (۳۰؛ ۴۶-۴۷-۱۰۵-۱۰۷) میر عبداللہ (۱۸)۔ شیخ عطاء اللہ سورتی (۱۳)۔ حاجی اسداللہ وزیرآبادی (۵۱)۔ ملا محمد جان (۵۴)۔ ملا محمد امین حافظ آبادی (۸۱-۱۸۸)۔ ملا محمد محسن سیالکوٹی (۸۵)۔ شیخ محمد تھانیسری (۸۸)۔ بایزید سہارنپوری (۹۰ تا ۹۵)۔ نور محمد بنگالی (۱۰۹-۱۱۰) ملا ابوالقاسم کابلی (۱۵۹-۱۶۰)۔ اخوند ملا شاہ مراد کے نام ۱۶۶ (دربیان آنکہ ملاقات سلاطین بہ نیت حسنہ محمود است) اور ۱۶۳ ہیں۔ سندھ کے مخدوم محمد آدم ٹھٹھوی (م ۱۰۶۶ھ) کے نام ۱۶۶ اور محمد حامد لاہوری کے نام ۸۳ ہے۔ گویا مذکورۂ بالا ملکی اور بیرونی سلاطین، امرا، رؤسا اور علما سبھی آپ سے مستفیض تھے۔ اس لیے ظاہر ہے کہ ان مکتوبات کا لکھنے والا ورع و تقویٰ، علم و فضل، خلوص و کمال میں کس قدر بلند مرتبت ہوگا!

میں اپنے مخدوم جناب مولانا حشمت علی خاں صاحب مدظلہٗ (محلہ تھانہ پاکھر رام پور) کا بے حد ممنون ہوں کہ انھوں نے ضعفِ بصارت کے باوجود مکتوباتِ شریفہ کے اس نادر نسخے کی نقل خود اپنے دستِ مبارک سے فرماکر اس کی اشاعت کی سعادت کا موقع بہم پہنچایا۔ اور محترم بھائی مولانا ابوالفتح صغیرالدین صاحب کا بھی عین کرم ہے کہ انھوں نے حسبِ معمول اس مرتبہ بھی متن اور پروف کی تصحیح میں بڑی مدد فرمائی۔ جزاہما اللہ فی الدارین احسن الجزاء۔

احقر ــــ غلام مصطفےٰ خان۔

بسم الله الرحمن الرحیم

ستائش بے انتہا نثار بارگاہ کبریائی نقشبند نقوش موجودات و نیایش بے احصا نیاز درگاہ عز و علا نقل پیوند بارغ کائنات کہ دین متین را بہ سیف احمدی از اذیت اغیار معصوم ساختہ بنور باقی نزہت بخشید و نیر اعظم شرع مبین را بر آسمان افضال و اکمال طالع و لامع گردانید و او را علیہ السلام بخطاب مستطاب وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ممتاز و امتانش را بہ امر واجب الاذعان يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا سرافراز نمود اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَحْبَابِهٖ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ و احقر خدام طالب اقوم فقیر حقیر محمد اعظم را بہ احراز مکاتیب قدسی اسالیب کہ از سرچشمہ بیان الہام ترجمان جناب اقطاب متاب والد بزرگوار این فدویت کردار یعنی حضرت قطب الاقطاب شیخ الشیخ و الشاب ارشاد نژاد فیض نہاد فضل بنیاد دائرہ اوج حصول امنیت و مراد نقطۂ دائرہ ہدایت و سداد مرکز محیط ولایت و رشاد ہادی مصلح صلاح مبدأ و معاد متکاء اصحاب اعتماد ارباب استناد غفران پناہ رضوان دستگاہ مروج طریقہ یقین شیخ سیف الدین قدس سرہ و افیض برہ اتباع یافتہ بود مستعد فرمود فَحَمْدُ اللّٰهِ ثُمَّ حَمْدُ اللّٰهِ۔

نہے این نامہا کہ رشد فرجام | کہ ہم آغاز او پیداست انجام
معارف آنچنان در وے ہجوم است | کہ گوئی آسمانے پر نجوم است

دروتابنده انوارِ الٰہ است — کہ اندر وے مقتبس خورشید و ماہ است

طریقِ احمدی از وے منوّر — مشامِ طالبان از وے معطّر

لباسِ رہنمائی در برِ اُو — رجوعِ پارسائی بر درِ اُو

نمی گویم کہ مستدیح اُو نمودم — ز مدحش اعتبارِ خود فزودم

امامے کو بود معصوم از عیب — کتابُ مستطابُ فیہِ لاریب

حقایق از مضامینش شگفتہ — زموزش از مخالفِ او نہفتہ

ز سیفش دینِ احمد راست نُصرت — ورا اِنّا فتحنا ہست مدحت

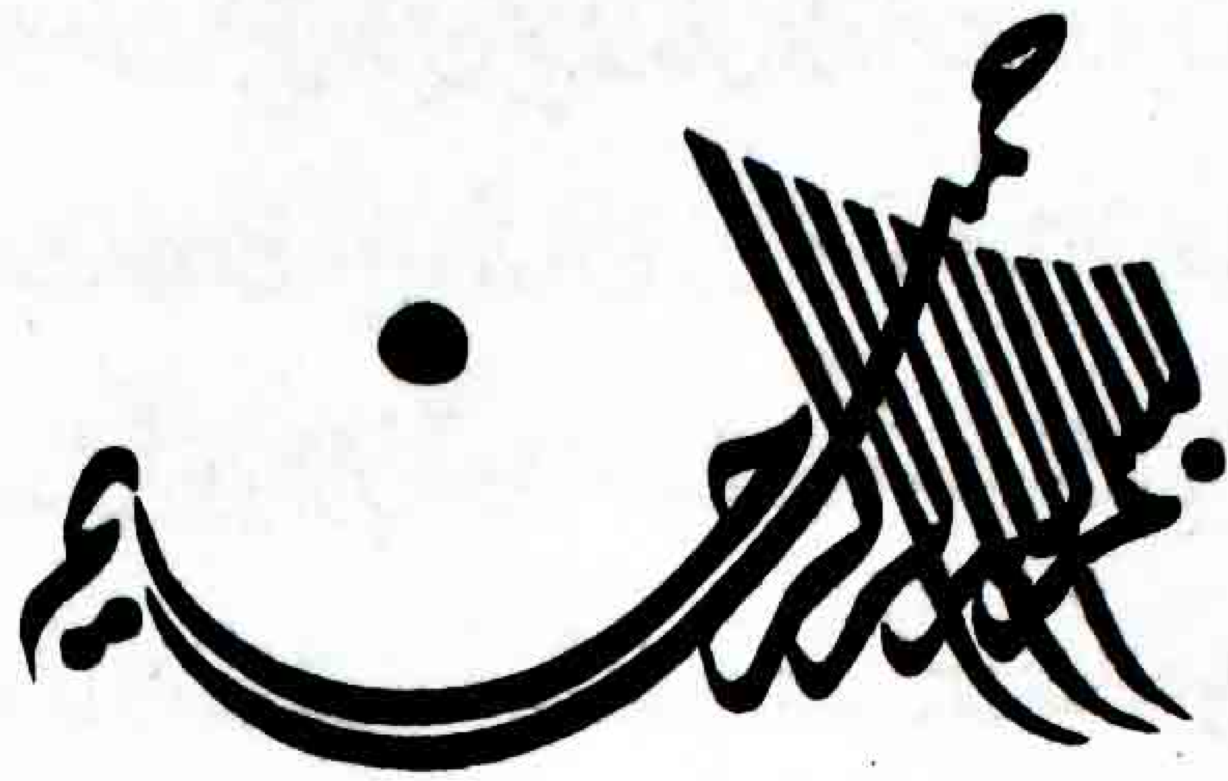
حقایق اندرو گردیدہ مستور — برنگِ اسمِ اعظم ہست مستور

بود تا گرم بازارِ ہدایت — بدوران تا رسد فیضِ عنایت

الٰہی باد ہادی طالبان را

حیاتِ تازہ مرروح وروان را

السِّیاسةِ وَ منع کلماتِ وفی العالَم



مکتوب اول۔ در دید قصورِ اعمال وحصولِ بہرہ از نسبتِ ملاعت و یافتنِ اتحادِ جبدی بہ آن دماداے خود را تعیینِ حبّی معلوم نمودن و درمیان آوردن اسرارِ لازم الاستتار و یافتن فیوض و برکات ازان مرتبۂ مقدسہ بے حیلولت و مبشر شدن بہ ارتفاعِ واسطہ و برخے از احوالِ یارانِ خویش بہ پیرِ بزرگوارِ خود نوشتہ اند۔

عرضداشت کمترینِ درویشان محمد سیف الدین بہ عرضِ احوالِ پراگندہ جرأت نمودہ گستاخی می نماید و بہ امیدِ عفو از حد خود تجاوز کردہ دم از نفسی می کند۔ قبلہ گاہا چندانکہ خواست و می خواہد کہ از دائرۂ مباحات قدم بیرون نہ نہد صورت پذیر نمی شود آن قدر ارتکابِ مشتبہ و مکروہ و محرم نقدِ وقت است کہ چہ بیان نماید عمل بہ عزیمت خود در حقِ او عنقاے مغرب است و از الشان اُولیٰ و احوط بغایت بعید افتادہ۔ اما للہ سبحانہ الحمد کہ باوجود این ہمہ خرابی و تباہ کاری در محبتِ مشتاقانِ آن درگاہ قدمِ راسخ دارد و در اعتقادِ خلدیت بہ آن عتبۂ علیہ ممتاز است۔ متاعے ازین بہتر در بساطِ خود ندارد و نظر بہ ہمین اندوختہ بعضے سوانحِ سابقہ و لاحقہ معروض می دارد؎

تو مرا دل دہ و دلیری بین   روبہی خویش خوان شیری بین

حضرت سلامت پیش ازین بچند سال از غایت ذرہ پروری بہ الحاقِ حقیقت الحقایق
و بہ حصولِ بہرہ از نسبت ملاحت این دور از کار را مستعد ساختہ بودند و این ضعیف نیز آنچہ
ازین دولتِ عظمی درک می کرد بہ عرضِ آن مصدر می گذشت۔ بعض احیان آن قدر این نسبت
علیہ زیر بار می کرد کہ اتحاد جسدی معاملہ کمون بروز متخیل می گردید و تنگے در بدنِ خود احساس
می نمود و الحال نیز در کارِ اسرارِ آن حقیقت عجوبہ منش غواصی می نماید و چندانکہ دور دور می رود
گویا ہیچ نہ رفتہ است۔ بہ انواعِ مختلفہ ظہور می فرماید و ہر بار فنا و بقا جدید متوہم می شود
نہ حسنش غایتے دارد نہ سعدی را سخن پایان بمیرد تشنہ مستسقی و دریا ہمچنان باقی
ملوا و مسکن خود را تعینِ حبی معلوم می کند و خود را محاطِ این تعین کہ فوقِ او تعینے نیست می یابد
و عجائب و غرائب چیزہا از راہ ہمین تعین در خود می فہمد و مثلِ ابرِ نیسان انوار و برکات می ریزند
و اسرارِ لازم الاستتار بلوے در میان می آرند۔ در بعضے اوقات چنان متخیل گشتہ است کہ
مروارید و زیورہا را بر وے نثار می کنند۔ و آن قدر مشغوف این نسبت است کہ نسبتہائے
دیگر گویا مستور شدہ اند و ایضاً این درویش را آن عالی حضرت بارہا بہ ارتفاعِ واسطہ و
اخذِ فیوض و برکات از مرتبہ مقدسہ بے حیلولت مبشر ساختہ اند وجہ علامت کمالِ اتحاد
با حقیقت او صلی اللہ علیہ وسلم ہمین رفعِ واسطہ است۔ و این قسمِ اتحاد نصیبہ اقلِ قلیل است۔
چنانچہ از مکتوبات قدسی آیات ظاہر می گردد۔ اما بہرہ از اصالت در حقِ این قسم شغلے لازم
است یا نیست امیدوار است کہ بجواب سرافراز گردد و قبلہ عارفان سلامت صلاح آثار
فیض ظہور اللہ کہ از ارباب کشف و شہود است از ابتدائے شغل تا این زمان عجائب و غرائب
چیزہا نقل می کنند از عروجِ افلاک سبعہ و ظہورِ انوارِ عرش و صحبتِ خیر البشر علیہ و علی آلہ من
الصلوٰۃ افضلہا و من التسلیمات اکملہا بارہا ظاہر می ساخت و الحال عروجِ عناصرِ اربعہ را

درک می کند۔ وصوفی عبدالغفور که حقِ خدمت بجا می آرد محبتے خاص دارد که از راهِ آن در اکثر مقامات امیدوار است که معیت داشته باشد آثارِ وجودِ موهوب در وے متوهم می گردد وصلاح آثار حافظ موسیٰ یکے از یارانِ فقیر است و به شرفِ صحبتِ آن حضرت مشرف گشته در غلباتِ وحدت وجود بود۔ چنانچه می گفت که هر ذره از ذراتِ وجودِ من ندائے انا الحق می زنند۔ فقیر خواست که اورا ازین حال بر آرد ولمحه در خلوت باوے سکوت نمود بعد از برخاستن ظاهر ساخت که تمام ورقِ من گردانیدند لِلّٰهِ سبحانه الحمد که ازان مضیق مخلصی یافته به شاه راه افتاد۔ وانیارانِ جدید حاجی عبدالرؤف امام جامع مسجد فتحپوری بیش از دیگران ترقیاتِ عالی نموده ازلحوقِ صفات به اصل بے تکلف می گوید وخودرا تمام عالم را گم ساخته به شهود خاص متلذ است ومعنیِ بقا نیز درک می کند.

چون بادشاه واهلِ عسکر درین شهر نیستند بعضے گوشه نشینان وطالب علمان شکسته دلان که به مرحل از اهلِ عسکر بهتر اند اخلاص بهم رسانیده اند خصوص حافظ عبدالجلیل لنگ که یکے از شیوخِ این حدود است وجماعه از اغنیا باوے سر نیاز دارند ولطفت خان وغیره سر ارادت خواست ونیازمندی تمام دارند وبه فقیر عجب حسنِ ظن پیدا کرده چند بار صحبت سکونت داشته از راهِ دُور با اخلاص وطلب تمام می آید۔ وچندے دیگر نو شغل اند که هر کدام بیاد کار دبر اثبات سرگرم اند۔ وفضائل مآب محمد فاضل پسر میر محمد عارف منگل کوٹی به اخلاص محبت تام به فقیر همراه می کند امیدوار است که بشرفِ صحبت نیز مشرف گردد۔ بے ادبی از حد گذشت امیدوارِ عفو است۔ حضرت سلامت چون ایام رخصت محمد صادق افغان نزدیک رسیده امیدوار است که توجهاتِ عالیه سیراب گردد وبعنایات وبشاراتِ مخصوص سربلند شود۔ درباب صوفی پائنده وصوفی سعد الله وملا درسکی که در محبتِ حضرت فدا است وملا عبدالخالق

وحاجی محمد شریف التماس توجهات خاص دارد. حضرت سلامت وقت رخصت ملا محمد سالم خلعتے متبرک مثل یاران دیگر عنایت فرمایند وبه بشارات عالیه مبشر سازند که در محبت حضرت فانی است. حامل عریضه نور محمد متوطن سرهند است امیدوار مهربانی است. والسلام

مکتوب دوم . درظاهر شدن اشفاق ازمزارات متبرکه وظهور نمودن امام ربانی وحضرت میان جیو کلان ودراکثر منزل عنایات فرمودن وظاهر شدن حضرت خواجه نیرنگ به کمال رفعت ومائل یافتن نسبت خود را به نزول ومعلوم نمودن راه وصول خود را در نهایت علو وتزیین مخصوص بودن این مسلک بمراد آن . وشمه از احوال سلطان وقت نیز به سر بزرگوار خود نوشته اند.

عرضداشت بندهٔ مهجور محمد سیف الدین به خادمان عتبهٔ علیهٔ عاکفان سدهٔ سنیه می رسانند که در اثنائے راه به مزارات متبرکه رسیده شد وآثار اشفاق ومهربانیها از عزیزان درحق خود مشاهده نمود. وخصوصاً در موضعے که عارف ربانی حضرت میان جیو کلان وصال نموده اند آن حضرت به شان رفیع ظهور فرموده دراکثر منزل عنایات داشتند وهرچند باین شهر معظم نزدیک می شد خلعتهائے فاخره در بر خود می یافت. روز عرس به زیارت حضرت خواجه نیرنگ خواجه باقی بالله استسعاد یافت. بجاه وجلال عظیم مانند بادشاهان ظهور نمودند. وبه نورانیت تمام طلوع فرمودند. ونسبت این فقیر به نزول مائل تر است وگاه گاه عروج هم واقع می شود. درهنگام عروج به طالبان نشستن خالی از صعوبت نیست. درین روزها عروج خاص واقع شد. در راه وصول خود را در نهایت علوشان وتزیین عالی دریافت ومعلوم شد که این قسم مسلک مخصوص به مرادی است که به سیر مرادی راه رفته باشد ومریدان را ازین جا قدمگاهے نیست. وحسن ونضارت آن را به کدام زبان بیان نماید. وامر دیگر که از جمله اسرار لازم الاستتار است درخود یافته تعلق به حضور دارد ویضیق الصدر ولا ینطلق اللسان

نقدِ وقت ہست للہ سبحانہ الحمد کہ بادشاہِ دین پناہ را در خدمتِ حضرت اخلاص بنوعِ دیگر ہست۔ از ذکرِ لطائف و ذکرِ سلطانی گذشتہ بہ ذکرِ نفی و اثبات معتقد ہست و ظاہر می سازد کہ بعضے اوقات خطرہ مطلقاً نمی آید و گاہے کہ می آید استقرار نمی گردد۔ ازین راہ خیلے محظوظ ہست و می گوید کہ پیش ازین من از ہجومِ خواطر دل تنگ بودم۔ و شکرِ این نعمت بجا می آرد۔ و مزیتِ این طریقِ عالی را بر طرقِ دیگر می گوید و بہ رخصت کردنِ فقیر راضی نمی شود بالجملہ امید وارِ توجہِ غائبانہ حضرت ہست۔ امید کہ شفقت نمودہ نگاہے بجانبِ او نمایند و اگر امرے معلوم شود در عنایت نامۂ فقیر مندرج سازند۔ و تالاب کہ حکمت کہ در تھانیسر است مقرر نمودند کہ در انجا سرائے عالی بنا نمایند۔ حسب الحکم بہ عبدالعزیز در اخراج فاحشات و ارتفاع رسوم آکادیسی کفار رفتہ ہست ظاہر العمل در آمدہ باشند۔ در امورِ دینی آنچہ گفتہ می شود بے تکلف قبول می نماید۔ حضرت سلامت جماعۂ کہ بہ فوزِ غلامی آن حضرت در آمدہ اند عرضِ اخلاص مصدع اند خصوص خان سعادت نشان سزاوار خان و محمد رضا و پسرانِ او و سعادت آثار مرزا جمال اللہ پسر سعید خان و فضائل مآب شیخ مخدوم و صدیق بیگ وغیرہم کہ در حلقۂ غلامی استسعاد یافتہ اند و سیادت مآب میر کمال الدین حسین داماد میر ابراہیم مرحوم کہ الحال بہ دخولِ طریقۂ علیہ استسعاد یافتہ عرضِ اخلاص می رسانند و یارانِ اینجائی خواجہ محمد زاہد و میان رفیع الدین و اخوند ملا درسکی و صوفی سعد اللہ و محمد حسین و ملا قاسم و شیخ عمر عرب و حاجی احمد و خان بیگ و حافظ الہ یار و ملا عبد الغفور عرضِ اخلاص می نمایند و از اخلاص جان فشانیہا و مہربانیہا میر محمد ابراہیم بہ کدام زبان ظاہر سازد و در درآمدنِ قلعہ و دربار از ہائے در حضور انبار۔ جنس خود در جلو می گردد۔ قبلہ گاہا در زمانہ بہ سبب ہجومِ یاران نوشتن میسر نیامد لہٰذا بعد از نمازِ عشا تحریر نمود اگر خطائے رفتہ باشد معذور خواہند داشت والسلام!

مکتوب سویم۔ در شوق ملازمت حضرت ایشان و دریوزہ توجہ غائبانہ در حق خویش و در دید قصور اعمال و شمہ از احوال بادشاہ دین پناہ نیز بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند۔

مرا کشید وطنابم بہ گردن انداز ید کشاں کشاں چو سگانم بہ پیش یار برید

عاصی مہجور محمد سیف الدین کہ از برکات حضور محروم است و درین دار التفرقہ بہ ابناء الدنیا محشور۔ التماس عنایت خاص در خود دریوزہ می نماید ع

شاہاں چہ عجب گر بہ نوازند گدا را

اشتیاق قدمبوسی را چہ شرح دہد چندانکہ باین مرد مقدمات رخصت آوردہ شد رضامند نمی شود و جذب کشش حضرت در کار است کہ ازین گرداب ضلالت برآرد ع

ترحم یا ولی اللہ ترحم

ہموارہ از مکر الٰہی جل شانہٗ ہراسان است کہ مبادا خرابی این کس را درین اجتماع نہ خواستہ باشند۔ وای اگر دستگیری حضرت امداد نہ فرماید ؎

تو دستگیر شو ای خضر پے خجستہ کہ من پیادہ می روم و ہمرہان سوار اند

فضائل پناہ شیخ عبد الحمید بخدمت گرامی استسعاد خواہد یافت از حقایق اینجائی بہ تفصیل مشار الیہ اطلاع دارد۔ مجملاً آنکہ این مرد بزرگ خطرہ را از قلب مطلقاً منتفی می یابد و در دماغ معلوم می کند و بعد میت مشرف شدہ امیدوار توجہ است۔ حضرت سلامت درین روزہا صحبتہای طولانی واقع نمی شود و بعضے مکاتیب غامضہ مذکور می گردد و بہ اخلاص تمام می شنود۔ امید است کہ از مخلصان خاص حضرت گردد۔ والسلام

مکتوب چہارم۔ در بیان آنکہ مقصود از آشنائی سلاطین رفع مظالم است و در سفارش بعض احبہ بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند۔

حضرت سلامت در وقتِ رخصت بادشاہِ دین پناہ گفتہ شد کہ مقصود و علتِ غائی
از آشنائی شما ارتفاعِ مظالم است والا فالعیاذ باللہ من ذالک چنانچہ حاکم پرگنہ وار دک
عبدالرسول ظالم را بعد از گفتگوئے بسیار عزل کنانیدہ شد۔ وتفصیل بعضے مقدمات در کتابت
مبرک قند نوشتہ از انجا واضح خواہد شد۔ حضرت سلامت ملا شاہ حسین امیدوار عنایاتِ خاص
است وکذالک حاجی عاشور بلخی وحاجی شریف بلخی السیر خود سگِ گرگینِ آن آستانہ است
یقین کہ مورد اشفاق ومہربانیہا خواہد شد۔ والسلام

مکتوب بست وپنجم۔ بہ صوفی پائندہ در بیان تعینات ثلٰثہ وبیان آنکہ وصولِ قدمی با تعین حبی است
و ہمین تعین تعینِ اول است و مرکزِ این تعین ناشی از مقام محبوبیت است وتفصیل آن ناشی از
خط وما یناسب ذالک۔

باسمہٖ سبحانہ۔ نحمدہ ونصلی۔ جناب ارشاد پناہی صوفی پائندہ مجد معلوم نمایند کہ بشارات
تعینِ حبی در حضورِ حضرت الشان در حق شما منقح شدہ بود۔ الحال امید است کہ ترقیاتِ بے اندازہ
فوق آن تعین نمودہ باشند لیکن بدانند و آگاہ باشند کہ وصولِ قدمی فوقِ این تعین ممکن نیست اگر ہست وصولِ
نظری است وبیانش آن است کہ فوقِ تعینِ علمی حملے نزد شیخ ابن عربی وما بعانِ او سیر وسلوک
اصلا نیست وحضرت مجدد الف ثانی فوقِ آن تعین چندین مراتب سلوک بیان فرمودہ
اند تا آنکہ تعینِ وجودی ظاہر شود و مرتبہ کہ فوقِ آن مرتبہ است لاتعین متحقق شد و تا چند
گاہ تعینِ اول ہمین وجودی قرار یافت۔ چنانچہ نزد شیخ ابن عربی تعینِ اول تعین علمی اجمالی است
و مرتبہ کہ فوقِ اوست آن را مرتبۂ ذات می گویند۔ آخر الامر در آخرِ حیات حضرت مجدد الف
ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوقِ تعینِ وجودی حبی منکشف شد و سیر و سلوک تا اینجا منتہی شد
و فوقِ آن قدم و سیر و سلوک را گنجایش نماند۔ الحمد للہ سبحانہٗ کہ نظر را از انجا منع نہ فرمودہ اند

ع بلا بودے اگر ایں ہم نہ بودے

ایں نوع معارف از حیطۂ عقل و بیان خارج ست و خواص در رنگِ عوام در فہم آں عاجز و قاصراند۔ و ایں تعین حبی را حقیقت الحقائق نیز می گویند و مرکز آں تعین اشرف اجزا ست ناشی از مقام محبوبیت است۔ و حقیقتِ محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ازینجا ظہور یافتہ دقفس آں تعین ناشی از مقام خلت و حقیقت ابراہیمی ست علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام تا کدام صاحب دولت باشد کہ جامع مقاماتِ محبوبیت و خلت گردد و نعمت در حقِ او تمام شود زیادہ بریں تا کجا اطناب نماید۔ امید ست کہ درین سیر ما وراء النہر عالمے از وجود شریف منور گردد۔ والسلام۔

مکتوب ششم ۔ بہ سلطانِ وقت در بیان آنکہ عمل بہ رخصت احیاناً عزیمت است وتجمل در لباس بہ نیتِ حسنہ محمود ست و ترک آں بہ قصدِ شہرت مذموم۔ و بیان آں کہ قبولِ ہدیہ از سلاطین وغیرہم جائز ست و ایراد آثار کثیرہ درین باب....

از نازکیہاے و احتیاطات امام ہمام چہ نموده آید ہر چند این معانی بیشتر ہم بہ مطالعہ درآمدہ اَمّا هُوَ الْمِسْكُ مَا كَرَّرْتَهُ يَتَضَوَّعُ۔ لیکن بہ مقتضاے حدیث اِنَّ اللّٰهَ كَمَا يُحِبُّ اَنْ يُؤْتٰى بِالْعَزِيْمَةِ يُحِبُّ اَنْ يُؤْتٰى بِالرُّخْصَةِ عمل بہ رخصت ہم احیاناً عزیمت ست كَمَا هُوَ مُخْتَارُهُمْ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالْمَشَائِخِ وَالْعُلَمَاءِ وَهُمْ فِيْ غَايَةِ الْوَرَعِ و حسن ظن ہمہ واجب مع ذٰلک عمل آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام در قبول ہدایا از سلاطین وغیرہ معنی ست كَمَا فِي الْاَحَادِيْثِ بعض روایات وغیرہا کہ نوشتہ شدہ بہ مطالعہ خاص درآید فی مطالب المؤمنین وَلِبَاسُ الشُّهْرَةِ فِي الرَّثَاثَةِ وَالتَّخَشُّنِ مَكْرُوْهٌ كَذَا فِيْ شِرْعَةِ الْاِسْلَامِ وَسَبِيْلُ الرُّخْصَىٰ عَنْ

الزینة والتجمل فی الدنیا۔ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ ذات
یوم وعلیہ رداء قیمتہ الف درہم وربما قام الی الصلوٰة وعلیہ رداء
قیمتہ اربعة الاف درہم۔ ودخل علیہ رجل من الصحابة یوما وعلیہ
رداء خز فقال علیہ الصلوٰة والسلام اذا انعم علی عبد احب ان یری
اثار نعمة علیہ۔ وابو حنیفہ کان یرتدی برداء قیمتہ اربعمائة دینار
واباح اللہ تعالی الزینة فی قولہ تعالی قل من حرم زینة اللہ التی
اخرج لعبادہ والطیبات من الرزق۔ وکان ابو حنیفة رحمة اللہ یقول
لتلامذتہ اذا رجعتم الی اوطانکم فعلیکم بالثیاب النفیسة وایاکم
والثیاب الخسیسة فانہ مع زہادتہ وورعہ وکان یوصیہم بذلک
کذا فی الذخیرة وکان ابو حنیفة رحمة اللہ یجود قلنسوتہ ولہ مائة ونفیہ
ومحمد بن الحسن یلبس الثیاب النفیسة فی روضة الاحباب فروة
بن عمر خزامی کہ از قبل پادشاہ روم بر دریاے عمان عامل بود از ارض بلقا شترے
سفید کہ او را فضہ می گفتند واسپے ودراز گوشے وجامہ چند نرم وقباے سندس وحلہ
بہ آں حضرت علیہ الصلوٰة والسلام برسم ہدیہ ارسال نمود وحضرت فرستادہ او را قبول
فرمود۔ در کتاب مطالب المؤمنین فتوی بر قبول کردن ہدیہ از سلاطین جائز دادہ است
ودلیل بر اثبات مدعاے خود آوردہ کہ فی قبول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الہدیة من بعض المشرکین دلیل علی ما قلنا کذا فی المحیط ومن رق ثوبہ
رق دینہ ودر مادہ ستر عورت است کذا سمع من الثقات۔ وہر شوق وتکلف حضور
در اینجا در حق جماعة است کہ بدوام حضور بے تکلف نرسیدہ اند۔ واما المنتہی فمحاطة

وَرَاءَ الوَرَاءِ كَمَا صَرَّحَ بِهِ الإِمَامُ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ و آنچه امام در احتیاط ششم فرموده که
از دل خود فتوی پرسد نه از مفتیان اگر مسئلۂ اہل دل ستیح است در ارتکاب
رخص وَلَقَدِ احْتَجَّ مَنْ جَوَّزَ أَخْذَ مَالِ السَّلَاطِينِ إِذَا كَانَ فِيهَا حَلَالٌ وَحَرَامٌ
مَهْمَا لَمْ يَتَحَقَّقْ أَنَّ عَيْنَ المَأْخُوذِ حَرَامٌ بِمَا رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ أَنَّهُمْ أَدْرَكُوا
أَيَّامَ الأَئِمَّةِ الظَّلَمَةِ وَأَخَذُوا الأَمْوَالَ مِنْهُمْ أَبُو هُرَيْرَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الخُدْرِيُّ وَزَيْدُ
بْنُ ثَابِتٍ وَأَبُو أَيُّوبَ وَجَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَجَابِرٌ وَأَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ عَنْ مَرْوَانَ
وَيَزِيدَ وَعَنْ عَبْدِ المَلِكِ وَأَخَذَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ مِنَ الحَجَّاجِ وَأَخَذَ كَثِيرٌ مِنَ
التَّابِعِينَ عَنْهُمْ كَالشَّعْبِيِّ وَإِبْرَاهِيمَ وَالحَسَنِ وَابْنِ أَبِي لَيْلَى وَأَخَذَ الشَّافِعِيُّ مِنْ
هَارُونَ الرَّشِيدِ أَلْفَ دِينَارٍ فِي دَفْعَةٍ وَأَخَذَ مَالِكٌ مِنَ الخُلَفَاءِ أَمْوَالًا جَمَّةً
وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا أُعْطِينَا قَبِلْنَا وَإِذَا مُنِعْنَا لَمْ نَسْأَلْ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كَانَ إِذَا أَعْطَاهُ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَكَتَ وَإِنْ مَنَعَهُ وَقَعَ
فِيهِ وَرَوَى نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ المُخْتَارَ كَانَ يَبْعَثُ إِلَيْهِ المَالَ فَيَقْبَلُهُ ثُمَّ يَقُولُ
لَا أَسْأَلُ أَحَدًا وَلَا أَرُدُّ مَا رَزَقَنِيَ اللهُ نَاقَةً فَقَبِلَهَا وَكَانَ يُقَالُ لَهَا نَاقَةُ
المُخْتَارِ وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ بَعَثَ ابْنُ مَعْمَرٍ إِلَى ابْنِ عُمَرَ سِتِّينَ أَلْفًا فَقَسَمَهَا عَلَى النَّاسِ
ثُمَّ جَاءَهُ سَائِلٌ فَاسْتَقْرَضَ مِنْ بَعْضِ مَنْ أَعْطَاهُ وَأَعْطَى السَّائِلَ وَلَمَّا قَدِمَ
الحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ عَلَى المُعَاوِيَةِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ فَقَالَ أَلَا أُجِيزُكَ بِجَائِزَةٍ
لَمْ أُجِزْ هَا أَحَدًا مِنَ العَرَبِ وَلَا أُجِيزُ أَحَدًا بَعْدَكَ مِنَ العَرَبِ فَقَالَ فَأَعْطَاهُ
أَرْبَعَمِائَةَ أَلْفٍ فَأَخَذَهَا وَعَنْ حَبِيبِ ابْنِ ثَابِتٍ لَقَدْ رَأَيْتُ جَائِزَةَ المُخْتَارِ
لِابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَيَقْبَلَانِهَا فَقِيلَ مَا هِيَ فَقَالَ مَالٌ وَكِسْوَةٌ وَعَنِ الزُّبَيْرِ

ابن عدی انه قال قال سلمان اذا کان لک صدیق عامل او تاجر یقارف الربوا ای یباشرہ فدعاک الی طعام او نحوہ او اعطاک شیئا فاقبل فان المهنا لک وعلیه الوزر فان ثبت هذا من السلمان فالظانم فی معناہ وعن جعفر وعن ابیه ان الحسن والحسین کانا یقبلان جوائز معاویة وقال حکیم ابن جبیر وقد جعل عاقوا من اسفل الفرات فارسل الی العشیری اطعمونا مما عندکم فارسلوا بطعام فاکل واکلنا معه وقال العلاء بن زبیر الازدی ای ابراهیم اطعمونا مما عندکم الی وشو عامل علی حلوان فاجازہ فقبل وقال ابراهیم لا باس بجائزة العمال لان للعمال مونة ورزقا ویدخل بیته المال الخبیث والطیب فما اعطاک فهو من طیب ماله فقد اخذ. هؤلاء کلهم جوائز السلاطین الظلمة هذا نقض کلام الامام فی الاحیاء۔ بالجملہ اقوال مشائخ مختلف است وکلهم علی الهدی۔

مکتوب ہفتم بہ مغفورہ مرحومہ روشن رائے بیگم در تحریض بر محاسن ذکر وبیان آن کہ سرعت تاثیر مخصوص این طریقہ است ومشائخ وقت بعد از ریاضتہائے شاقہ بذکر قلبی می رسند۔ وبیان آنکہ طریق توجہ وجذبہ وتشیع ذکر قلبی در ابتدا ہمہ از تصرفات حضرت ایشان ما ست وترجیح این طریق۔ وبیان فنائے نفس وفنائے جذبہ وبیان آنکہ زوال صفات بشری منوط با دل است ؎

یک دو کس یک دو نفس بہر خدا بنشینند
آسمان سجدہ کند بہر زمینے کہ درو

چندے از طالبان حق کہ دریک دگر فانی شدہ بنشینند مثمر برکات عظیمہ ست۔ حضرت حق سبحانہ تعالیٰ بہ کمال عنایت خویش این دولت را نصیب گردانید واین ہم

عجب تر آنکہ این قدر صحبت شما را اثر پیدا شدہ کہ دیگرے ہم منتفع تواند شد۔ چنانچہ از نوشتۂ دیروز بہ وضوح انجامید شکر آن را بجا آرید لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ۔ مشائخ این موقت کہ خود را بہ شیخی کشیدہ اند سالہا جان می کنند و چلہا می نشینند و ذکر جہری می کنند کہ یک لحظہ ذکر قلبی دریابند میسر نمی شود چہ جائے آنکہ دیگرے را از صحبت الیشان حاصل شود۔ مشائخ نقشبندیہ کہ این سلسلہ احمدیہ معصومیہ انتساب دارند ہمین حال دارند از سلاسل دیگر کہ قادریہ و چشتیہ باشد چہ گوید این ہمہ شیوع ذکر قلبی در ابتدا از تصرفات حضرت الیشان ماست در اولیائے سابق این نوع کمتر بود و درین آوان خود مطلق رفتہ است و غیر از اسم و رسم چیزے دیگر نماندہ۔ شیخ اوحدالدین کرمانی کہ از مشائخ کبار بود بعد از شصت سال اورا دوام ذکر حاصل شدہ بود چنانچہ می فرماید ؎

اوحدی شصت سال سختی دید | تا شبے روے نیک بختی دید
سال و مہ چون ملک بسر گشتم | تا فلک وار دیدہ ور گشتم
بر سر پائے چلہ داشتہ ام | نہ کہ از بہر رمہ داشتہ ام
از برون در میان بازارم | وز درون خلوتست با یارم

بہ این بیت آخر اشارتے بہ ذکر دوام می نماید و مراتب دیگر کہ فنا و قلب و فنائے جذبہ و فنائے نفس باشد ازین دوام ذکر بمراتب بالا است چہ ذکر در رنگ الف و با است کہ اطفال را تعلیم می نماید ع

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

نقشبندی کہ بطریقۂ بزرگان ارتباط ندارد تلقین و شغل بہ مریدان کمتر می نمایند و اگر می فرمایند شروع از حبس دم و ذکر نفی و اثبات می کنند و از قوت حبس بعد از مدتہا

یکان یکان را حرکت قلب می شود وہمین قسم مشائخ قادریہ اول ذکر نفی واثبات کردہ بعد از سالہا بہ ذکر قلب برسند طریق توجہ وجذبہ وتصرف مخصوص بہ حضرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ لہٰذا بزرگان ما طالبے را کہ در طریقہ قادریہ مرید می شود اسم ذات تلقین می فرمایند چہ در اواخر ہمہ را بازگشت بدین اسم مبارک ہست۔ اما بعد از ریاضت شاقہ کسے را کہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ بکمال تصرف عنایت فرمودہ ہست می تواند کہ طرفۃ العین القاء ذکر وحضور بہ طالب صادق نماید۔ خوش گفت ؎

یک لحظہ عنایت تو اے بندہ نواز بہتر زہزار سال تسبیح ونماز

این طریقہ علیہ مشتمل بہ طریق احمدی ہست کہ جامع جمیع سلاسل ہست وخلاصہ جمیع طریقہا فی الحقیقت نسبت این طریق عالی ہیچ طریقہ مناسبت ندارد واز ہمہ بلند ہست۔ کمال عنایت خداوندی عزشانہ کہ درین طریق داخل ساخت وشوق سلوک این راہ عنایت فرمود فطوبیٰ لکم وبشریٰ۔ استفسارے از فنائے نفس نمودہ بودند۔ بدانند کہ ذات ممکن عدم ہست۔ وآنچہ از صفات کمال از وجود وسائر صفات از سمع وبصر وقدرت وحیوٰۃ وکلام وارادت وغیر آن مستعار ومستفاد از مرتبہ وجوب ہست وپرتوے ہست امان مرتبہ مقدسہ مثلاً علم ممکن پرتوے ہست از علم الٰہی وظلے ہست از ظلال آن علم۔ وعلیٰ ہٰذا القیاس صفات دیگر ممکن بہ این قیاس عاریتے وبا این نمود بے بود خود را صاحب صفات بالاستقلال می داند وشرکت در صفات خاصہ واجب الوجودی نماید ودر امانت خیانت می کند ؎

وصافی خود بزعم حاسد تاکے ترویج چنین متاع کاسد تاکے

تو معدومی خیال از ہستی تو باشد فاسد خیال فاسد تاکے

وچون بکمال فضل می خواهند که بنده را به قرب خویش بنوازند این معرفت او را عطا فرمایند تا اعراض از خود و اقبال به اصل می نماید ذات خود را عدم صرف جماد بے حس و حرکت می بیند و آنچه در دے تعبیه کرده اند بذوق می یابد که عاریت و امانت بیش نیست۔ مولوی رومی می فرمایند ؎

چون بدانستی تو خود را از نخست　　سوئے آنحضرت لنسب کردی درست

وانکه دانستی که ظلِ کیستی　　فارغی گر مُردی و گر زیستی

باید که این مراقبه را نیک فهمیده ملاحظه نمایند وصفات را از خود منتفی نموده حواله به اصل کنند در فنائے جذبه هر چند سالک خود را گم می یابد اما صفاتِ بشری او هنوز بر جا است بسبب غلبهٔ جذب از نظر مستور می شوند بخلاف فنائے حقیقی که بالا ذکر یافت۔ صفات از بیخ دین کنده می شوند و اثرے از وجودِ بشری نمی ماند لِلّٰهِ سُبْحَانَهُ الْحَمْدُ که فنائے قلب و فنائے جذبه را خوب درک نموده نوشته اند۔ امید که این مراقبه هم بوجهِ احسن در ذهن قرار گیرد۔ فقیر در نوشتن تقصیر نه کرده نهایتِ کرم اوست تعالےٰ که غائبانه کسب این کمالات نموده اند معامله بجائے رسیده است که دیگران را از صحبتِ شما بهره برسد۔ در حق سلاطین این قسم امور حکم عنقائے مغرب دارد و معلوم نیست که تا حال در نسلِ بادشاهان خصوص در طائفهٔ نساء با این عنایات سرفراز شده باشد۔ هر گاه در فقرا این قسم امور نادر باشند از سلاطین چه گفته آید۔ این همه از کشش جذبِ محبت است که نصیبِ وقتِ شما است۔ والسلام۔

مکتوب هشتم۔ نیز به بیگم مذکوره در بیان فنائے نفس به طریق اجمال۔

هر کسے کو دور ماند از اصلِ خویش　　باز جوید روزگارِ وصلِ خویش

هر ظل را به اصل خود شاه راهے است و هیچ خارے و خسکے در میان شان حائل نیست

اگر خار و خسک است اعراض او از اصل و اقبال او بخود است. اَنْتَ النَّعَامَةُ عَلَی الْمِسْکِ ۔ع
با مار سیہ نشین و با خود منشین

مراد از ظل ممکن است و مراد از اصل اسم الٰہی است جل شانہٗ کہ مربی سالک است چہ مقرر این طائفۂ علیہ است کہ فردے را از افراد عالم اسمے است از اسماے الٰہی جل شانہٗ کہ تربیت ظاہر و باطن او از آن اسم است و ہرچہ در آدمی نمود است از وجود و صفات ہمہ مستفاد از آن اسم است و فناے نفس عبارت از لحوق صفات ممکن است بہ اصل او کہ آن اسم باشد۔ و چون این دید عاسیتے غالب می آید سالک وجود و صفات خود را پرتو آن اسم می یابد و چون بکمال می رسد جمیع صفات خود را بہ اصلش می نماید و خود را بعدم صرف متحقق می شمرد۔ این زمان نہ از عارف نامے می ماند و نہ نشانے چہ ذات او عدم بود و آنچہ او را دادہ بودند بطریق امانت بودہ چون امانت بہ اہل آن رجوع کرد آنچہ ذاتی او بود بحال ماند این است بیان طریق فناے نفس بہ طریق اجمال ہرچند دیر وز ہمین قسم معارف نوشتہ شدہ لیکن براے وضوح باز نوشتہ آمد نیک ملاحظہ نمایند۔ و اگر در جاے شبہہ ماند باز استفسار نمایند۔ چہ توان کرد عمدہ این کار دیدار صحبت است غائبانہ فہمیدن این قسم امور بغایت مشکل است اما للہ سبحانہٗ الحمدُ کہ غیبت شما زیادہ از صحبتہاے دیگران است. آنچہ بشما درین مدت قلیلہ غائبانہ دادہ اند بہ طالبان حضور بعد از مدتہاے شود۔ این ہمہ ثمرۂ خدمت گاری و خاکساری است کہ بہ فواے یابب اللہ از شما بہ وقوع می آید۔ امید وار باشند۔ والسلام:

مکتوب نہم۔ نیز بہ بیگم مرحومہ در جواب مکتوب او کہ اتحاد صفات خود با صفات حق نوشتہ بود و بیان فرق درمیان یافتن حسنات خود را عین صفات حق و یافتن آنہا پرتو صفات او سبحانہٗ ۔

نوشته بودند که صفات خود را صفات حق می یابم این مقام معتبر ست بوحدت
وجود۔ و بس مقام عالی است۔ لیکن درینجا دو دقیقه الیست یکے آنکه سالک وجود و صفات
خود را عین وجود حق سبحانهٗ می یابد و دیگر آن که وجود و صفات خود را پرتو وجود و صفات
حق می یابد نه عین آن و تفرقه درین دو دارد دقیق است نیک ملاحظه نموده بنویسند
و آنچه از احوال چندے که داخل طریق شده اند نوشته بودند که ذکر دل آنها جاری
است باید که الحال لطیفهٔ روح را نشان دهند و چون این لطیفه را خوب بفهمند
مقام لطیفهٔ اخفی را تعین نمایند و یکے از انها چند مواقع روشن که دیده بود بغایت
عالی است احوال شما است که در آنها منعکس گشته است نیک بحال آنها مقید
باشند۔ والسلام۔

مکتوب دهم۔ نیز به بیگم مغفوره در بیان آنکه اهل الله بعد از فنا و بقا هر چه
می بینند در خود می بینند و بیان آنکه به تکرار کلمهٔ طیبه نفی جمیع مقاصد باید نمود و ذکر
خالص و کمالات این طریقه علیه به طریق اجمال۔

لهُ الحمدُ۔ اهل الله بعد از فنا و بقا هر چه می بینند در خود می بینند و هر چه
می شناسند در خود می شناسند و حیرت ایشان در وجود خود است وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ
اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ باید که نیک بحال خود تفکر نمایند و به تکرار کلمهٔ طیبه لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
جمیع مقاصد و مرادات نفی نموده اثبات معبود بحق نمایند و صفات و افعال خود را
به اصل آن حواله کرده متخلق به اخلاق الٰهی عز شانهٗ گردند و چون این هر دو کمال که مشائخ
دیگر کمال گفته به انجام برسد شروع سیر ولایت کبریٰ که ولایت انبیاء است علیهم الصلوٰة
والتسلیمات می شود۔ و این ولایت کبریٰ در اصحاب پیغمبر صلی الله علیه وسلم شائع بود

بعد از زمانِ اصحاب رُو بہ استتار آوردہ و درین ہزار سال بر اولیاے امت مخفی ماندہ تا آنکہ نوبت بہ حضرتِ الیشان ما رسید حضرت حق سبحانہٗ در این معما را بر آن حضرت کشود۔ و چون این ولایت بہ انجام می رسد ولایت دیگر کہ آن را ولایت علیا خوانند ظاہر می شود و این ولایت تعلق بملائکہ کرام علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ و التسلیمات دارد۔ و از گذشتِ این ولایت کمالاتِ نبوت و رسالت جلوہ گری شوند و از گذشتِ آن معاملہ دیگر بسیار است۔ آرزوے فقیر آن است کہ حق سبحانہٗ از جمیع این کمالاتِ شما را بہرہ ور گرداند۔ ؎

بس کنم خود زیرکان را این بس است　　بانگ دو کردم اگر در دہ کس است

و جماعۃ را کہ داخلِ طریق ساختہ اند بحالِ شان متقید باشند و ذکر لطائف ثلثہ و ذکر نفی اثبات تعلیم شان کنند و درین باب تکاسل نہ ورزند ؎

این دم کہ ترا است بادہ در جوش　　از خشک لبان مکن فراموش

و کسانِ دیگر ہم کہ شوق طریق داشتہ باشند ذکر را تلقین نمایند و حلقۂ ذکر و مشغولی را سرگرم دارند۔ والسلام

مکتوب یازدہم - نیز بہ بیگم مذکورہ در تعبیر واقعہ عالی کہ نوشتہ بود و ذکر برکاتِ اعتکاف و رسیدن خطے اذان بہ وے۔

لہُ الحمد۔ نوشتہ بودند کہ در عین مراقبہ روشنائی سہ مرتبہ از جانبِ دست راست در نظر آمد کہ گویا شمع روشن شدہ و ہمان وقت بخاطر قرار شد کہ این نور پرتوے از صفاتِ الٰہی است غرشانہٗ دگرم شد چنانچہ در حمام کسی گرم شود شکرِ قادرِ بے ہمتا بجا آوردم۔ مطالعۂ این احوال خیلے خوش وقت ساخت می تواند

که این نور عبارت از ظهور اسم الٰہی باشد که مربی سالک است و فنا و بقا عبارت از لحوق به آن اسم ست الله سبحانه الحمد که موافق یافت این فقیر بشما نیز معلوم ساختند شب اوّل اعتکاف که بجمیع همراه نشسته انوار و برکات بسیار ظاهر شده بود۔

و خاطر این حقیر بجانب شما توجه تمام داشته و معلوم می شد که حظ وافر ازین برکات نصیب شما هم شده چنانچه فقیر نوشته بود که در عنایات این اعتکاف بشما شریک آید و تا حال هم هرگاه وارد سے رو سے می دهد شما بخاطر می خلید۔ آرزو می شود که بشما هم بهره برسد خصوص امشب آن قدر دعا و توجه در حق شما نموده شده است که چه نویسد۔ امید ہست که بمرور ایام آثار آن ظہور نمایند۔ والسلام۔

مکتوب دو از دہم - نیز به بیگم مذکوره در بیان آنکه حظ وافر از ولایت علیا منوط به کمال استقامت ہست و ہمیں استقامت علامت صحت احوال ہست و فقدان آن نشانے استدراج و بیان آنکه مشاہدۂ احوال مریدان باید که عجب نه اندازد بلکه موجب انفعال و خجالت باشد۔

آنچه از تصفیه عناصر اربعه نوشته بودند به وضوح انجامید و سبب مسرت گردید۔ بدانند که این مقام مخصوص بملائکۂ عظام ہست علیہم الصلوٰة والتسلیمات و مسمیٰ ہست به ولایت علیا۔ و درین مقام ذات عز شانہٗ در پرده صفات متجلی می گردد و چون ملائکه عظام به کمال عصمت موصوف اند و از جمیع گناہان محفوظ سالک را باید که به کمال استقامت متصف شود تا از برکات این ولایت حظ وافر حاصل نماید۔

علامت صحت احوال ہمیں استقامت بر سر شریعت ہست ہر که در استقامت بیش در معرفت بیش۔ این سررشته را نیک نگاه داشته زندگانی نمایند۔ اگر از احوال و مقامات

عالم عالم بدہند و در استقامت قدم راسخ عطا نہ فرمایند خرابی خود را دران باید دانست واستدراج باید انگاشت واگر استقامتِ تام برادصاع شریعت عنایت فرمایند واز احوال ومواجید ہیچ ظاہر نہ شود غم نہ باید خورد۔ آرے احوال ومواجید چون بہ استقامت جمع شود نورٌ علیٰ نور ہست وآنچہ از احوالِ جماعہ کہ داخلِ طریق شدہ اند از درک نمودن بعضے فنائے نفس را وبعضے دیگر فنائے قلب را وبرخے سلطانِ ذکر را وطائفہ ذکر نفی واثبات وذکر لطائف ہمہ معلوم گردید وموجب ازدیادِ شکر گردید لیکن باید کہ منظورِ نظر احوالِ خود باشد وحرکات وسکناتِ خود منظور بود۔ مبادا مشاہدۂ احوال مریدان در عجب اندازد کہ سم قاتل ہست وترقیاتِ مریدان باید کہ سبب انفعال وخجلت باشد وخود را لائق این معنی ندانند ہمیشہ خود را در زمرۂ مبتدیان دانستہ طلب زیادتی باید۔

ہنوز ایوانِ استغنا بلند ہست　　　　مرا فکر رسیدن ناپسند ہست

والسلام اولاً وآخراً۔

مکتوب سیزدہم۔ بہ شیخ عطاء اللہ سورتی در بیانِ طریق بر سبیل اجمال۔

نحمدہٗ ونصلی ونسلم۔ برادرِ گرامی، حقایق آگاہ شیخ عطاء اللہ معلوم نمایند کہ ابتدائے معاملہ این بزرگواران از قلب ہست واز گذشتِ آن بروح بعد ازان بہ لطیفۂ سر بعد ازان بہ لطیفۂ خفی وپس ازان کار وبار بہ لطیفۂ اخفیٰ ہست وہر یک ازین لطائف زیرِ قدم نبی ہست از انبیاء اولوالعزم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات قلب زیرِ قدم حضرت آدم ہست علیہ السلام وروح زیرِ قدم حضرت ابراہیم وحضرت نوح علیہما السلام ولطیفہ سر زیرِ قدم حضرت موسیٰ ہست علیہ السلام۔

ولطیفۂ خفی زیرِ قدمِ حضرتِ عیسیٰ است علیہ السلام ولطیفۂ اخفیٰ زیرِ قدمِ حضرت خاتم الانبیاء است علیہ وعلیٰ آلہٖ افضل الصلوٰۃ و ہر یکے ازین لطائف فنائے وبقائے است فنائے قلب بحصول تجلّی افعال است وبقائے او بہ آں ومعنی لطیفۂ روح تجلیاتِ صفات است ومعنی لطیفۂ سر شیون واعتبارات ومعنی لطیفۂ خفی صفاتِ سلبیہ تنزیہیہ وفنائے لطیفۂ اخفیٰ تجلّی ذات عز شانہٗ بہ حصول انجامد۔ این است منتہائے عروج لطائف خمسہ عالمِ امر بعد ازان معاملہ بہ عالمِ خلق است کہ نفس ناطقہ وعناصرِ اربعہ باشد وسیر این لطائفِ خمسہ عالمِ خلق بہ ولایتِ علیا وکمالاتِ نبوت مطابق است واز گذشتِ آن حقیقتِ کعبہ ربانی جلوہ می فرماید وبعد ازان سالک بہ حقیقتِ قرآن مجید واصل می شود۔ پس ازان قرب حقیقتِ صلوٰۃ است وکمالاتے کہ فوق حقیقتِ صلوٰۃ است علیحدہ است ومعاملہ کہ بہ حقیقت الحقایق واسرار محبوبیت متعلق است خود از بیان خارج است ودرین مقام بہ بعضے احادیث شریفہ از متشابہات ومقطعات قرآنی ادراک می فرمایند۔ اسرار ودقائق این مقام بہ استتار و بہتر الیق است۔ ع قلم اینجا رسید وسر بہ شکست۔

بیانِ طریق علی السبیل الایجاز این است کہ حضرت مجدّد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہ آن مخصوص اند۔ وتسلیکِ طلاب بہ آن راہ نمودہ اند۔ والسلام۔

مکتوب چہاردہم۔ بہ سیادت ونقابت پناہ میر محمد ابراہیم درجواب مکتوبِ او کہ از ملاحت ونزول بے کیف وعنایت جناب سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰت واکمل التحیات وشوقِ زیارت بیت اللہ نوشتہ بود۔

اِنِّیْٓ اُلْقِیَ اِلَیَّ کِتٰبٌ کَرِیْمٌ۔ صحیفۂ شریفہ کہ مشتمل بر احوالات بلند و

مقاماتِ ارجمند بودہ رسیدہ خوش وقت ساخت ع

اے وقتِ تو خوش کہ وقتِ ما خوش کردی

آنچہ از یافتنِ زیور و مروارید در بر خود و معلوم نمودن طاقتے زر بفت کہ گرداگرد مروارید باشند بر سر خود و احساس کردن حنا در دست و پاے و غیر آن مندرج ساختہ بودند ہمہ بہ وضوح انجامید و سبب لذاتِ معنویہ گردید۔ امید ہست کہ این ہمہ عنایات ناشی از مقامات ملاحت گشتہ باشند وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ تشخیص این قسم امور کما حقہ تعلق بہ حضور دارد لہٰذا این احقر را آرزوے تمام است کہ یک چندگاہ صحبتِ طولانی بہ شما واقع شود و افادہ و استفادہ خاطر خواہ بہ وقوع آید و امرِ شما تمام ادا یابد تا کہ این مرام بہ حصول پیوند د خوش گفت ؎

آسودہ شب باید و خوش مہتابی ... تا با تو حکایت کنم از ہر بابی

و نیز نوشتہ بودند کہ بعضے اوقات مفہوم می شود کہ بادشاہ در خانۂ ارذل الناس در آید و از شوکت و حشمت بادشاہ چہ قسم احوال رو دہد ہمیں حالت بعینہ معلوم می کند احتمال دارد کہ این معاملہ کنایت از نزول بارگاہِ عظمت و جلال باشد کہ بلا کیف ہست تفصیل این معاملہ نیز بمشافہہ تعلق دارد و معاملہ بس نازک و میدانِ عبارت تنگ وَیَضِیْقُ صَدْرِیْ وَلَا یَنْطَلِقُ لِسَانِیْ۔ لِکُلِّ وَقْتٍ۔ لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا۔ این قسم نزول بلا کیف از جملہ حقایق حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ تا کرا باین دولت بنوازند۔ ع با کریمان کارہا دشوار نیست۔

و معاملہ فوقِ تعینِ حبی اگر خوب منقح شدہ باشد اعلام نمایند و درین باب فقیر بخصوصیت غائبانہ متوجہ ہست و الصاق و اتصال خاص سابق نبودہ درین روزہا باطن خود را

بباطنِ شما می یابد و ہمیں سبب توجہاتِ غائبانہ بے خواست درحقِ شما نمودہ می آید

ایضاً اندراج نمودہ بودند کہ الطاف و عنایات جنابِ مبارک سرورِ عالم و عالمیان

علیہ من الصلوٰتِ افضلہا و من التسلیماتِ اکملہا خیلے درباب این عاصی مفہوم می شود

و بعضے اوقات اعضاے خود را اعضاے جنابِ مبارک علیہ السلام می یابد اول

دلیل ہست بر اتحاد بحقیقۃ الحقایق و ظاہر شدن عنایات و مہربانی حضرتِ ایشان

چہ عجب شما یکے از مقبولانِ خاص آن حضرت اید و آنچہ از اظہارِ شوق کعبۃ اللہ و

ملہم شدن بآنکہ شد ایدر این راہ را آسان خواہیم نمود نوشتہ بودند مطالعہ آن ذوقین

ساخت امید ہست کہ این راہ جامع صورت و حقیقت ہر دو یا شد چہ فی الحقیقت حقیقت

کعبۂ ربانی فوق تعین حبی تعلق دارد بلکہ مقاماتِ صفات و افعال نیز فوقِ این تعین ہست

تا آنکہ بہ حقیقتِ قرآن مجید وصولِ نظری بہم رسانیدہ نظارہ فوق الفوق نماید قدم را

اینجا گنجائش نیست وصولِ نظری اوست ع بس - بلا بودے اگر این ہم نہ بودے - والسلام

مکتوب پانزدہم - نیز بہ میر مذکور در جوابِ مکتوب او کہ از مقاماتِ عالی و

ظاہر شدن مشائخ عظام و مغلوب گشتن نسبت آنہا در جنب نسبتِ حضرات نوشتہ بود -

آنچہ از مزجِ ملاحت با صباحت و معاملہ کن مکن (عہ) و غیر آن اندراج

نمودہ بودند مطالعہ آن سببِ لذاتِ معنویہ گردید - معاملہ کن مکن خیلے عظیم الشان

است و نوافل و مباحاتِ دیگران در حقِ این قسم عارف داخلِ فرائض می گردد و معیتے

و محبتے کہ نصیب وقتِ شما ہست دقیقہ از دقائق فرو نہ گذاشتہ نطوبیٰ و بشریٰ ؎

الا اے طوطیِ گویاے اسرار ... مبادا خالیت شکر ز منقار

نوشتہ بودند کہ حضرت خواجہ قطب الدین بہ منزلِ من آمدہ باعث شدند کہ برسرِ مراد

عہ نہیں پڑھا جا سکا۔

به فاتحه خواندن بیا۔ من نظر به غیرتِ تو نموده اقدام نه نمودم تا آنکه آثارِ غیرتِ خواجه مذکور معلوم شد و در نظر آمد و خواستند که مرا التصرف بکنند و بارِ خود بر من انداخته و خیلے زور نمودن چنداں که کردند من نرفتم و از همین جا فاتحه خواندم۔ مخدوما، چون ایشان پیر بجد بودند و خواطرِ ایشان عزیز بوده چه می شد اگر لمحهٔ رفته فاتحهٔ ایشان می خواندند۔ لیکن همتے و غیرتے که در نهادِ شما کاین است این قسم امور مستبعد نیست۔ حق پیر پرستی همین است که از شما به ظهور آمده۔ و نیز نوشته بودند که چون به بلدهٔ تهانیسر رسیدم حضرت میر انجیو و سلطان العارفین شیخ بایزید بسطامی ظاهر شدند حضرت میر انجیو سکوت و مراقبه داشتند و شیخ بسطامی حرفهاے شکر آمیز می فرمودند من متوجه نسبتِ این عزیزان گشتم و تحقیقت نسبتهاے ایشان را دریافتم کاش نسبتهاے این بزرگواران نسبت به حضرتِ ما حکمِ قطره داشتے نسبت به دریاے محیط۔ للہ سُبحَانَهُ الحَمدُ که به شمّه از کمالاتِ پیرانِ خود آگاه شدید۔ والسلام۔

مکتوب شانزدهم۔ نیز بمیر مذکور در جوابِ مکتوبِ او که از ظاهر شدن اثرِ توجه غائبانه نوشته بود و بیان آنکه ظهورِ همچو اثر منوط بمعیت و خصوصیت است و ذکر ناحق شناسی بعضے یاران و اظهارِ تاسف بر فقدانِ طالبِ صادق درین زمان و مَا یُنَاسِبُ ذٰلِكَ۔

نحمدهٗ و نصلی و نسلم از ین مشتاق مهجور به آن یارِ وفادار سلامِ سلامت انجام برسد از اثرِ توجهِ غائبانه که منشاے آن بزعمِ این فقیر نسبتِ ملاحت بوده نگاشته بودند که بحدے غلبه کرده که در تمام حویلی انوارِ آن منتشر شده صریح دانست که درین وقت توجهے بحالِ من نموده باشند للہ سُبحَانَهُ الحَمدُ که غائبانه اثرِ این قسم عنایت خاص مدرک شده۔ این همه مترتب بر معیتے و خصوصیتے است که نسبتِ شما کائن است

این نوع معیت دقیقہ را از دقائق فرد نمی گذارد کہ نصیب محب صادق نہ گردد خصوص محبتے و ندوستے کہ نصیب وقت شما ہست سبب غبطۂ خواص و عوام ہست والحق ہکذا چہ این قسم لوازم صدقِ طلب کہ از شمایہ ظہور انجامیدہ اگر از دیگران عشر عشیر آن بہ وقوع آید غنیمت باید دانست۔ ہرگاہ نظر بہ احوال و اطوار شما می افتد شکر نمودہ می آید کہ درین وقت طالبِ صادق ہم بہم برسد کہ قدر این دولت را شناسد و الا اکثرے با وجود آنکہ بہ کمالاتِ عالی رسیدہ اند اندک بے التفاتیِ ظاہری را کہ بہ اسباب دنیوی تعلق دارد بہ آن کمالات و بشارات عدیل نمی دانند و این قسم حق عظیم بہ چیز حقیر لایعنی بر ضائع می سازند خصوص از ان ہنگام کہ این عاصی را آشنائی بادشاہ درمیان آمدہ و بہ این بلا مبتلا شدہ۔ طالب صادق کہ از حبِ جاہ و ریاست خود خالی باشد کمتر بدست می افتد کو طالبے کہ دیوانہ وار از جمیع تعلقات وارستہ محض للّٰہ فی اللّٰہ صحبت دارد و ہیچ اعتراضے را بہ سبب اغراضِ فاسدۂ خود در حرکات و سکنات راہ نہ دہد و ننگ و ناموسِ خود را یک سو داشتہ خود را فرشِ راہ سازد۔ و جمعے بہ تعظیم و توقیر و تقدیم و تاخیر مجالس قانع و خورسند اند و طائفہ را منتہاے مقاصد معرفت سلطانِ وقت ہست والحال اِنَّ ھٰذِہِ الْمَعْرِفَۃَ لَیْسَ لَھَا عِنْدَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ مِقْدَارُ مِثْلَ الْبَعُوْضَۃِ الغیاث الغیاث ازین حق ناشناسان ع

گر بگویم شرح این بے حد شود

اما حمد اللّٰہ سبحانہٗ کہ باوجود آن بعضے طالبانِ صادق ہم رسیدہ اند و لَوْ عَلٰی اَقَلِّ الْنُّدْرَۃِ کہ محل موجب اطمینانِ خاطر می نماید۔ ع بلا بودے اگر این ہم نہ بودے۔ عمر بگذشت و حدیثِ درد ما آخر نہ شد شب بہ آخر شد کنون کوتہ کنم افسانہ را۔ والسلام

مکتوب ہفدہم ۔ بہ خان سعادت نشان مکرم خان در جواب مکتوب او کہ محتوی بر بلند ہمتی واسولہ سوال چند بودہ ۔ وبیان آنکہ بے لشارۂ محبوبیت حصولِ ایمان بغیب دشوار ہست وبیان آنکہ قطع نمودن تمام دائرۂ نفی مخصوص بہ حضرت خلیل اللہ است چنانکہ مقامِ اثبات خاصہ حضرت حبیب اللہ ہست وبیان آنکہ حصولِ ایمان بغیب منوط بہ عدم ملاحظہ اسماء وصفات وشیون واعتبارات ہست ۔ وما یناسب ذلک۔

نحمدہٗ ونصلی ونسلم ۔ صحیفہ شریفہ کہ مشتمل بودہ بر بلند ہمتی وعدم اکتفا بر آنچہ در شہود ومشاہدہ در آید سبب امید وارہائے کثیرہ گردید۔ اِنَّ اللّٰہَ سُبْحَانَہٗ یُحِبُّ مَعَالِی الْھِمَمِ ۔ علو ہمت وسمو فطرتِ جبلیِ شما ہست وعلو استعداد وبلند پرواز ذاتی واصلی ۔ شما نوشتہ بودند کہ گاہ گاہ بعضے حالاتِ اصل روی دہند۔ اگر در قید کتابت آرم کاغذہا سیاہ شوند اما مناسب حالِ خود ہمی دانم در تستر حلاوت دیگر است ہم چنین ہست ۔ لیکن اخفاء وتستر از نامحرمان زیبا ہست بخیر خواہان حقیقی ودوستان صمیمی ظاہر ساختن مضائقہ نہ دارد ۔ بلکہ در طریقت لازم وناگزیر۔ وعادت مستمرۂ مشائخِ کرام وراہ گفتگوے ہموارہ مفتوح می باشد ومذکور اسرار ومعارف واسطہ می شود۔ وآنچہ نوشتہ بودند کہ کمالِ بشریت در مقامِ عبدیت ہست تا آنکہ تصفیہ عنصر خاک بروجہ اتم نہ شود مشکل کہ ازین مقام بہرۂ کامل فراگیرد الامر نکذا خوش گفتہ

خاک شو خاک تا بروید گل ۔۔۔ کہ بجز خاک نیست مظہرِ گل

ونیز نوشتہ بودند کہ بہ یقینِ جازم معلوم شد کہ ایمان بہ غیب درین نشاء افضل از ایمان شہادت ہست ۔ چرا کہ ہرچہ مشہود می شود بے شائبۂ شبہ ومثال نخواہد بود الخ مطالعۂ آں خیلے ذوقین ساخت چہ از ہزاران یکے را باین دولت مشرف

می سازند بلکہ تا انشاء محبوبیت نباشد ازین مقام دم نمی توان زد۔ جمیع مراتب نفی را درگذاشتن وتمام دائرہ نفی را قطع نمودن مخصوص بہ حضرت ابراہیم ہست علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات۔ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ نص قاطع درباب آن حضرت صادر گشتہ و جمعے کہ در زیر قدم آن حضرت اند ولایت ابراہیمی دارند نیز بہ تبعیت و وراثت علی قدر الاستعداد بہرہ ازین مقام بدست می آرند۔ بالجملہ راس و رئیس این مقام حضرت خلیل الرحمٰن ہست علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات ومقام اثبات خاصہ حضرت حبیب اللہ ہست صلی اللہ علیہ وسلم و خالی خلے را ازین امت بہ طفیل او علیہ الصلوٰۃ والسلام می نوازند وَهُمُ الْأَقَلُّوْنَ وتا تمام نفی پس پشت نہ دہند حظ وافر از مقام اثبات حاصل نہ شود۔ و نیز باید دانست کہ ایمان غیب علی وجہ الاتم وقتے متحقق شود کہ ہیچ اسم وصفت ملحوظ نباشد و از جمیع اعتبارات و شیونات گذشتہ ایمان بہ غیب ہویت حاصل نماید۔ بسیار باشد کہ بعضے صفات و شیونات را از غایت لطافت از ذات غز شانہ جدا نیابد۔ و گرفتاری آن را عین گرفتاری ذات فہمد عزیزے کہ آنہا تا این زمان در بند ایمان شہود ہست خیلے حدت بصر باید کہ بہ امتیاز چون بایں فرق مہتدگردد وَلَا يَنْبَغِيْ فِيْ بَصِيْرَتِهٖ صِفَةً وَّلَا اِسْمٌ وَّلَا رَسْمٌ وَّلَا اِعْتِبَارٌ خوش گفت ؎

فراق دوست اگر اندک ست اندک نیست درون دیدہ اگر نیم موست بسیارست

استغفر اللہ مثل من دور از کارے را بہ امثال این نوع سخنان چہ کار آن قدر در لجۂ عصیان فرو رفتہ ہست کہ چہ شرح دہد ارتکاب مشتبہات و محرمات نقد وقت است و عزائم امور از دست رفتہ آرزومند ہست کہ قدم از دائرہ مباح و رخصت بیرون نہ افتد آن ہم میسر نہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔ والسلام۔

مکتوب ہشتم ۔ بہ مرزا محمد میرک در تعبیر واقعۂ عالی کہ نوشتہ بود۔

نحمدہٗ ونصلی ونسلم۔ اشفاق پناہی برادر گرامی معین الفقراء مرزا محمد میرک بہ اعلاے مراتب کمال وتکمیل برسند۔ صحیفۂ شریفہ رسیدہ خوش وقت ساخت باید کہ ہمین این احوال را نویسان باشند کہ سبب توجہات غائبانہ ہست۔ نوشتہ بودند کہ در واقعہ می بینیم کہ درختے ہست لبشان وخیلے سایہ دار و زیر آن پلنگ نشاندہ وشخصے می گوید کہ ہر جا خواہی این پلنگ ترا می برد و این درخت ہمراہ ہست۔ ومی بینیم کہ قصد رفتن جاے کردہ ام۔ پلنگ معلق می رود ودرخت سایہ کنان ہست وحال آنکہ در اثناے راہ سپت وبلندی ہم درمیان آمدہ ہست وآفتاب ہم بہمان طریق بگذشت۔ تعبیر این را امید دارم متوجہ شدہ بنویسید۔ مخدوما، واقعہ بسیار عالی ہست مطالعہ آن خیلے محظوظ ساخت می اند کہ ایمائی بہ آن معاملہ بہا شد آنچہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ در مکتوبات قدسی آیات نوشتہ اند کہ مطمئنہ بعد از شرح صدر کہ از لوازم کمالات ولایت کبریٰ ہست از مقام خود عروج فرمودہ بر تخت صدر ارتقا می نماید وآنجا تمکن وسلطنت پیدا می کند واستیلا بر ممالک قرب می فرماید۔ واین تخت صدر فی الحقیقت فوق جمیع کمالات عروج ولایت کبریٰ ہست بر آیندۂ این تخت راہ نظر بالبطن مسطون نفوذ می کند وبہ غیب الغیب مراتب می نماید۔ بلے کسے کہ بہ ارفع امکنہ صعود فرماید لبصر او تا با بعد البعاد نفوذ خواہد کرد الیٰ آخرہ۔ سریر عبارت ازین تخت باشد ودرخت سایہ دار گویا کنایت از باطن حضرت محبوب سبحانی حضرت الشان ہست اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ چون شما از مقبولان آن حضرت اید ہمیشہ سایۂ آن حضرت بر شما ہست وامید ہست کہ وجہد ترقیات باطنی ترقی ظاہری نیز نصیب وقت گردد واین واقعہ مثمر برکات صوری ومعنوی باشد۔

بادشاہے کہ از عنایتِ خویش — ہر دو عالم بیک گدا بخشد

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔ والسلام

مکتوب نوزدہم۔ بہ خان سعادت نشان محتشم خان در بیان آنکہ حقیقت کعبہ بہ آخرین تحقیقات حضرت الشان فوق تعینات ثلثہ قرار یافتہ و حقیقۃ الحقائق کنایت از تعین حبی گشتہ و مراتب صفات ثمانیہ و حقیقت کعبہ و حقیقت قرآن و جز آن بما ورا این تعین مقرر شدہ و اظہار فقدان طالب صادق درین آوان۔

نحمدہٗ ونصلی ونسلم ؎

انصاف بدہ اے فلکِ مینا فام — تا زین دو کدام خوب تر کرد خرام

خورشید جہان تابِ تو از جانب شرق — یا ماہِ جہان گردِ من از جانب شام

خبر قدوم مسرت لزوم محبان و مشتاقان را فرحت فراوان رسانید لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ الْحَمْدُ وَالْمِنَّۃُ عَلٰی ذٰلِکَ چون قدم رنجہ فرمودہ اند زود تر تشریف آرند کہ مشتاقان زیر بار انتظار اند و آرزوے استماع اخبار بیت اللہ و روضۂ مقدسہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دارند۔ حقیقتِ کعبہ حسنا بہ اندازۂ آخرین تحقیقات حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فوقِ تعینات ثلثہ قرار یافتہ و حقیقت الحقائق کنایت از تعین حبی گشتہ و منتہاے وصول قدمی نیز تا این تعین متحقق شدہ۔ و حقیقتِ کعبہ و مراتب صفات ثمانیہ و حقیقتِ قرآن مجید و غیر ذلک بما ورا این تعین مقرر گشتہ سیر این مراتب بوصول نظری متعین گردیدہ۔ امید کہ آن برادر گرامی ازین ہر دو سیر گشتہ بجہتِ تنورِ این بقعۂ ظلمانی نزول فرمودہ باشند۔ نزول بہ اندازۂ عروج است و چون عروج بہ این درجہ رسد دعوت صاحب آن

اتم خواہد بود و بہ نزولِ اتم مشرق خواہد گردید ع

این کار دولت ست کنون تا کرا دہند

ہو دیگر متعلق بہ شفاہ حضور دارد زود تر برسند کہ معاملۂ صحبت درین اوقات بہ نوعِ دیگر ہست بہ گفتن و نوشتن راست نمی آید۔ محرمے مثل شما کو کہ برمزد اشارۃ حرفے ازان بے نشان یا وے توان درمیان آورد و بر بعضے اسرار خاصہ اطلاع توان داد وکو طالبے مانند شما کہ خان ومان وعز وجاہ خود را بر باد دادہ باشند تا سلعۂ باوے در دل توان گفت. طالبے کہ خالی از اغراض باشد درین اواخر الزمان حکم عنقائے مغرب دارد لیکن با وجود عدم خلوص ہم خالی نمی یابند یعنے طالبانِ صادق بہم رسیدہ اند وَهُمُ الْاَقَلُّوْنَ ۔ والسلام.

مکتوب بستم ۔ بہ بادشاہ دین پناہ در فضیلت خوش وقت گردانیدن مومن ودر دیدن قصور اعمال ومتہم داشتن منیات وَمَا يُنَاسِبُ ذٰلِكَ .

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ لَتُبْلَوُنَّ فِيْ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْآ اَذًى كَثِيْرًا وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ. کمترین دعا گویان بعد از عرض سلام وتحیہ معروض مقدس معلی می گرداند کہ ورودِ فرمانِ عالی شان سبب سربلندی وموجب مزید اطمینان خاطر ومقہوری اعدائے دین ورغم ظنونِ فاسدہ گردید اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِيَدِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ فِي الْحَدِيْثِ مَنْ اَدْخَلَ عَلٰى مُؤْمِنٍ سُرُوْرًا فَقَدْ سَرَّنِيْ وَمَنْ سَرَّنِيْ فَقَدِ اتَّخَذَ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا وَمَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ تَمَسَّهُ النَّارُ اَبَدًا ۔

اگر ہزار غم است از جہانیان بر دل | ہمین بس است کہ او غمگسار ما باشد

وَنِعْمَ مَا قِیْلَ ؎

لَیْتَکَ تَحْلُوْا وَالْحَیٰوۃُ مَرِیْرَۃٌ | وَلَیْتَکَ تَرْضٰی وَالْاَنَامُ غِضَابُ

وَلَیْتَ الَّذِیْ بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ عَامِرٌ | وَبَیْنِیْ وَبَیْنَ الْعَالَمِیْنَ خَرَابُ

فِی الْحَدِیْثِ اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُہٗ بَعْضًا. قَالَ عَزَّ مَنْ قَائِلٍ وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی. حضرت سلامت اٰمین حقیر خود را از اہل دین و دیانت بمراحل ابعد می داند. لیکن آن حضرت بہ مقتضائے حسن ظن کہ دارند مہربانیہا فرمودہ اند مورد عنایات والطاف ساختند ؎

گر بر تن من زبان شود ہر موئے | یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد

والا اگر حقیقت کساد و شرارت نہانی او ظاہر شود احدے پیرامون او نہ گردد. و از صحبت و آشنائی او گریزان بود. اما چون برات تہمت از خود نیز ضروری است شمہ از حقیقت بہتان اعداء اللہ قبل ازین معروض داشتہ بود الحمدللہ کہ بر خاطر اشرف مبرہن گردید نحمدہ اللہ لیکن از مکر عداوت دشمن درونی اَعْدٰی عَدُوِّکَ نَفْسُکَ الَّتِیْ بَیْنَ جَنْبَیْکَ. در حق او عاد گشتہ غافل و فارغ بال است واز عیوب کمینۂ خود چشم پوشیدہ بہ عیوب دیگران درآویختہ اصلاح خود را گذاشتہ باصلاح مردم پرداختہ کریمہ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ نقد وقت است حاصل روزگار او خودکامی و ہوس رانی است و برزم روزگار او خودشناسی و ظاہر آرائی است. وطاعت او طاعت ہواست و عبادت او سمعہ و ریاست. کلام او بے غرض نفسانی نیست وسکوت او بے وسوسۂ شیطانی نہ. استغنائے او طمع آمیز است

وانزواے اوکبر انگیز۔ بالجملہ طالب دنیاست وتارک عقبیٰ۔ این ہم قالی نہ حالی۔ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ ہموارہ بہ مزید دعاے فتح ونصرت و مقہوری اعداء دین کہ شیوۂ قدیمی این خیرخواہ ست رطب اللسان ست یَنْصُرُكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِیْزًا۔ والسلام

مکتوب بست ویکم۔ نیز بہ جناب سعادت نشان مکرم خان در بیان ظاہر شدن توجہ خاص حضرت عروة الوثقیٰ درحق الشان بعد یدن واقعہ عالی دین یاب۔

باسمہ سبحانہ وَالَّذِیْنَ اِذَا اَصَابَهُمُ الْبَغْیُ هُمْ یَنْتَصِرُوْنَ۔ فی الاثر هٰذَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ظُلِمَ عَلَیْهِ وَبُغِیَ عَلَیْهِ وَکُذِبَ هُمْ یَنْتَصِرُوْنَ۔ قَالَ یَنْتَصِرُ مُحَمَّدٌ بِالسَّیْفِ۔ مرحمت نامہ گرامی کہ از وفور شفقت ومہربانی مرسل بودہ درعین انتظار ونگرانی پرتو وصول افگندہ سبب مسرت بے اندازہ گردید وانواع خوش وقتی حاصل روزگار دوستان ہوا خواہان گشت ما شتیاق ملاقات گرامی را مضاعف گردانید ؎

شکر خدا کہ یار سفر کردہ می رسد اے کاش ہر چہ زودتر از در درآمدے

لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ کہ غلبہ وتسلط تمام برآمدن میسر شد وَهٰذَا مِنْ اَعْجَبِ الْعَجَائِبِ وچرا نباشد کہ توجہ خاص حضرت عروة الوثقیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شامل حال آن مشفق ست کَمَا ظَهَرَ لَنَا قَبْلَ وُصُوْلِ هٰذَا الْخَبَرِ بہ ایام لسیرہ اِنَّهٗ قَدَّسَ سِرَّهٗ خَرَجَ مِنَ السَّرْهَنْدِ یَوْمَ اِسْتِقْبَالِکُمْ وبعد اندسیدن این صحیفہ کریمہ درحلقۂ فجر ظاہر شد کہ آن برادر داخل خانقاہ شدہ اند وانوار استقامت سنت سنیہ بر جبہہ تابان ولائح ست وحضرت پیردستگیر قدسنا اللہ سبحانہ بسرہ الاقدس

و حضرت والدۂ مرحومہ در مسکن فقیر حاضر شدہ اند و فقیر در خدمتِ حضرت ایشان برائے ضیافتِ آن جناب مقید ست و گویا شادی درخانہ برپا گردیدہ۔ از مشاہدۂ این واقعہ رامید ہائے عظیمہ در حق آن برادر بہم رسیدہ و اشتیاق را حدے و نہایتے نماند والسلام

مکتوب بست و دوم ۔ بہ بادشاہ دین پناہ در بیان آنکہ مطلوب در آن جناب دین خالص و قلب سالم است تحریض بر تخلیۂ سر از ماسوی و تخلیص قلب از اعدائے او سبحانہ' وَمَا يُنَا سِبُ ذٰلِكَ۔

حَامِدًا وَّ مُصَلِّيًا ۔ امابعد احقر فقرا بعد از عرض سلام و تحیۃ معروض می دارد کہ اخوی شیخ عبداللطیف از خدمتِ آن حضرت دعا خوان و از شکر و ثنا رطب اللسان رسیدہ و فرمانِ والاشان با حکایتِ پر موعظت کہ از روئے کرم و عنایت نامزد این درویش و خاکیش شدہ بود مصحوب مشارٌ الیہ شرفِ ورود نمودہ موجب ازدیادِ دعائے ظہر الغیب گردید۔ حقایقِ بلند و معانی ارجمندِ آن لذت و ذوقِ فراوان بخشید۔ ع

شکر نعمتہائے تو چندانکہ نعمتہائے تو

الحق کہ دران حضرت جل و علا دینِ خالص می طلبند و دلِ سالم از تعلقِ ماسوی می خواہند۔ کریمہ اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ۔ و کریمہ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ دو گواہ عدل اند برین مدعی و دو شاہد صدق اند برین معنی۔ دلے کہ مسکن ماسوی است در بارگاہ کبریا خوار و بے نواست۔ و تہی از انوار او تعالیٰ۔ ع در خانہ دو مہمان نہ گنجد۔ ؎

آمد سحر آن دلبر خونین جگران	گفتار تو بر خاطر من بار گران
شرمت بادا کہ من بسویت نگران	باشم تو نہی چشم بہ سوئے دگران

فکر تخلیۂ سر از اہم مہام است کہ مہمانِ عزیز خانہ خالی می خواہد اَنَا عِنْدَ مُنْكَسِرَةِ الْقُلُوْبِ

لاَ عَجَلی۔ در عالمِ حقیقت انکسارِ دل سببِ سلامت اوست برعکس عالمِ مجاز ہر چند
شکستہ تر بود از نایافتِ مرادات و از گنجایشِ ماسوی سالم تر و قابل تر بود برائے
ظہورِ انوارِ کبریا۔ دلی کہ گرفتارِ غیر ست از وے چہ توقع خیر ست و روحے کہ مائل بہ کمتر
است نفسِ امّارہ از و بہتر ست۔ آنجا ہمہ سلامتی قلب می طلبند و خلاصی روح می جویند
و ما گرفتاران در فکرِ تحصیل اسبابِ گرفتاریِ روح و قلبیم۔ ہیہات ہیہات ؎

عمر بگذشت و حدیثِ درد ما آخر نشد　　شب بہ آخر شد کنون کوتہ کنم افسانہ را

والسلام۔

مکتوب بست و سوم۔ نیز بہ بادشاہ دین پناہ در ذکر بعضے فوائد کہ از
مکتوباتِ قدسی آیات انتخاب نمودہ اند۔

امابعد۔ احقر دعاگویان قدیمی بعد از عرض سلام و تحیہ معروض مقدس
معلیٰ می گرداند کہ بعضے فوائد از مکتوبات جدِّ بزرگوار قدس سرہٗ انتخاب نمودہ
بہ حضورِ لامع النور ارسال داشت امید کہ تمام بہ مطالعہ خاص در آیند منہا مارا
بنفس کار ہست نہ فضل فتوحاتِ مدینہ از فتوحاتِ مکیہ مستغنی ساخت منہا و این حال
تا مدت مدید کشید و از شہور بہ سنین انجامید۔ ناگاہ عنایتِ بے غایت حضرت اللہ
جل سلطانہٗ از دریچۂ غیب در عرصہ ظہور آمد۔ و پردۂ روپوش بے چونی و بے چگونگی
را برانداخت۔ علومِ سابق کہ مبنی از اتحاد و حدتِ وجود بودند رُو بہ زوال آوردند۔
و احاطہ و سریان و قرب و معیتِ ذاتیہ کہ دران مقام منکشف شدہ بود مستتر گشتہ و
بہ یقین معلوم گشت کہ صانع راجل شانہٗ با عالم ازین نسبتہائے مذکورہ ہیچ ثابت نیست
احاطہ او تعالیٰ علمی ہست چنانچہ مقرر اہلِ حق ہست۔ شکر اللہ تعالیٰ سعیہم منہا

از علوم و معارف و از احوال و مقامات در رنگِ ابرِ نیسان ریختند و کارے کہ بلّٰہ کہ بعنایت اللہ سبحانہٗ کردند والحال آرزوے نماندہ است۔ الّا آنکہ احیاءِ سنّتے از سننِ مصطفویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ نمودہ آید احوال و مواجید مر اربابِ ذوق اسلم باشد۔ می باید کہ ظن را بہ نسبتِ خواجہ بزرگوار قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم معمور داشتہ ظاہراً بہ کلیہ بہ متابعتِ سننِ ظاہریہ متحلّی و مزین دارند ع

کار این است غیر این ہمہ ہیچ

منہا۔ بعد از طے منازلِ سلوک و قطعِ مقاماتِ جذبہ معلوم شد کہ مقصود ازین سیر و سلوک تحصیل مقامِ اخلاص است کہ مربوط بہ فناءِ آلہِ آفاقی و انفسی است و این اخلاص جزوے است از اجزاے شریعت۔ چہ شریعت را سہ جزو است۔ علمؑ و عملؑ و اخلاصؑ پس طریقت و حقیقت خادمِ شریعت اند در تکمیلِ جزوِ او کہ اخلاص است حقیقتِ کار این است۔ اما فہم ہر کس اینجا نہ رسد اکثر عالم بہ خواب و خیال آرمیدہ اند بجوز و مویز اکتفا نمودہ اند از کمالاتِ شریعت چہ دانند و بہ حقیقتِ طریقت و حقیقت چہ وا رسند۔ شریعت را پوست خیال می کنند و حقیقت را مغز می دانند و نمی دانند کہ حقیقتِ معاملہ چیست بہ ترہاتِ صوفیہ مغرور اند و بہ احوال و مقامات مفتون۔ ھَدَاھُمُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ سَوَاءَ الطَّرِیْقِ۔ منہا۔ جمعے را ازین طائفہ کہ بہ حقیقتِ نماز آگاہ نہ ساختند و بہ کمالاتِ مخصوصہ اطلاع نہ بخشیدند۔ معالجاتِ امراضِ خود را از امور دیگر جستند و حصولِ مراداتِ خود را بہ اشیاءِ دیگر مربوط ساختند۔ بلکہ گروہے ازینہا نماز را دور از کار دانستہ مبنائے آن را بر غیر و غیریت داشتند لاجرم تسکین خود را از سماع و نغمہ و وجد و تواجد جستند و مطلوبِ خود را در پردہ ہائے نغمہ

مطالعه نمودند و رقص و رقاصی هیدن خود گرفتند با آنکه شنیده باشند مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِی الْحَرَامِ شِفَاءً ۔ اگر شمه از حقیقت کمالاتِ صوتیه بر ایشان منکشف شدے ہرگز دم از سماع و نغمه نه زدندے و یاد وجد و تواجد نه کردندے ۔ منها ۔ حضرت خواجه احرار قدس اللّٰه سرہُ الاقدس می فرمودند که اگر من شیخی کنم هیچ شیخے در عالم نه ماند ۔ اما مرا کارِ دیگر فرمودند و آن ترویج شریعت و تائیدِ ملت ہست لاجرم به صحبت سلاطین می رفتند و بتوسلِ ایشان ترویج شریعت می فرمودند تَمَّ کَلَامُهُ الشَّرِیْف ۔ بجاو واثق ست که موجب انبساطِ خاطرِ مقدس گردد و به ملال نه انجامد ۔ والسلام

مکتوب بست وچهارم ۔ به مرحومه و مغفوره روشن دارے بیگم در بیان آنکه ولایتِ کبریٰ مذہبِ تابعین پرتو افگنده بعدهٗ رد به استتار آورده و از اولیا حضرت ایشان مابه اظهار آن مخصوص گشته اند و ذکرِ معارف و خصائص این طریقه بر سبیلِ اجمال و بیان آنکه حصولِ کمالات مذکوره در محبتِ خیر البشر علیه الصلوٰة والسلام به مجردِ ایمان آوردن بوده بعدهٗ مختفی گشته و معارفِ فنا و بقا و توحیدِ وجودی شایع شده تا آنکه نوبت به حضرتِ ایشان رسیده و کمالاتِ مذکوره از سر نو جلوه گر گردیده ۔ وَمَا اَمِنَّا بِسَبَبِ ذٰلِکَ ۔

یا اُمِّیْ سُبْحَانَهٗ حَامِدًا وَّ مُصَلِّیًا ۔ مکتوب شریف که مشتمل بر احوالِ شما و مریدانِ شما بوده رسیده سبب لذاتِ معنویه گردید ۔ ع

اے وقتِ تو خوش که وقتِ ما خوش کردی

آنچه از حصولِ ولایتِ کبریٰ و یافتنِ ذات و صفاتِ او سبحانهٗ نزدیک تمامِ ذات و صفاتِ خود نوشته بودند به وضوح انجامید ۔ شکرِ این دولتِ عظمیٰ بجا آرند لئن

شکر نعم لاَزِیدَنَّکُم۔ این ولایتِ عظیم الشان ولایتِ انبیاء علیہم الصلوٰت و التسلیمات ہست حضرتِ ایشان مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ باظہار آن مخصوص گشتہ اند۔ و درین ہزار سال ہیچ یکے از اولیاء اللہ تکلم نہ نمودہ در زبان ہیچ شیوع داشت۔ در تیج تابعین ہم پرتو افگندہ بود و بعد از آن رو بہ استتار آوردہ و ولایتِ صغریٰ کہ عبارت از فنا و بقا باشد ظہور تمام داشت تا آنکہ نوبت بحضرت امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رسیدہ و این معمہ را برآن حضرت کشودند و حال آنکہ این ولایت شروع کار آن حضرت ہست۔ چہ بعد از تمامی این ولایت علیا ہست کہ ولایت ملائکۂ عظام ہست علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ و التسلیمات و از گذشت آن کمالاتِ نبوت و رسالت ہست و بعد از آن کار و بار بہ حقیقتِ کعبۂ ربانی می افتد و فوقِ آن حقیقتِ قرآن مجید و بلند تر از آن حقیقتِ صلوٰۃ ہست و بعد از آن حقیقۃ الحقایق کہ عبارت حقیقتِ محمدی ست جلوہ گر می شود۔ و اسرار مقطعات و متشابہات قرآنی منکشف می گردد و اسرار محبوبیت در میان می آرند این ہست بیان طریقہ کہ حضرت حق سبحانہٗ و تعالیٰ حضرتِ ایشانِ ما را بہ آن طریق ممتاز ساختہ ہست از ابتدا تا نہایت بنیادش نسبتِ نقشبندیہ ہست۔ برین بنیاد کوشکہا و عمارتہا ساختند۔ تخم از بخارا و سمرقند آوردہ در زمینِ ہند کہ مایہ اش از خاکِ یثرب و بطحیٰ ہست کشتند و بہ آبِ فضل سالہا آن را سیراب داشتند و بہ تربیتِ احسان مربی ساختند چون آن کشت و کار بہ کمال رسید این علوم و معارف ثمرات بخشید۔ باید دانست کہ سلوکِ این طریقِ عالی مربوط ہست بہ رابطۂ محبت کہ شیخ مقتدا کہ بہ سیر محبوبی بہ این راہ رفتہ باشد و بہ قوتِ انجذاب بہ این کمال منصبغ گشتہ نظر او

شافی امراضِ قلبیہ است و توجہِ او دافعِ عللِ معنویہ۔ صاحبِ این کمالات امامِ وقت است و خلیفۂ روزگار اقطاب و بدلا بہ ظلالِ مقاماتِ او خورسند اند و اوتاد و نجبا از بحارِ کمالاتِ او بہ قطرہ قانع۔ نورِ ہدایت و ارشادِ او در رنگِ نورِ آفتابِ بے جوارست او بر ہمہ کس فائض است۔ فلیعت کہ بخواہد۔ و این کمالات کہ بہ تفصیل ذکر یافتند در صحبتِ خیر البشر علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰت بہ مجرد ایمان آوردن بہ اصحابِ آن حضرت علیہ السلام می رسیدند و ہر کہ یک بار بہ شرفِ صحبتِ او علیہ الصلوٰۃ و السلام مشرف می شد از جمیع کمالات بہرہ ور می گردید۔ بعد از زمانِ آن سرور علیہ الصلوٰۃ و السلام این کمالات مختفی شدند و کمالاتِ فنا و بقا و معارفِ توحیدِ وجود و غیر آن کہ حاصلِ ولایتِ صغریٰ است شیوع پیدا کردہ بودند تا آنکہ حضرت حق سبحانہٗ ہمچنین عارفِ کاملے را برانگیخت و از پرتوِ آن کمالات جلوہ گر شدند۔ جماعۃ کہ بہ شرفِ صحبتِ حضرت مجدد الف ثانی حضرت ایشان مشرف شدند ازین کمالات حظ وافر گرفتند حق سبحانہٗ این فقیر را دران جماعۃ محشور دارد و در کفش گاہ محبانِ آن حضرت داخل گرداند۔ و باید کہ این چند سطر را بہ اتفاق عصمت مآب خانم جیو و بی بی حافظہ بخوانند تا از کمالاتِ پیرانِ خود آگاہ گردند و جمیع اہلِ طریقہ را بشنوانند کہ سبب مزید اعتقاد گردد۔ و احوالِ جماعۃ کہ داخلِ طریق شدہ بہ تفصیل نوشتہ بودند ہمہ بہ وضوح انجامید و سبب امید وار بہا گردید جمعے را کہ ذکر لطائف شدہ است طریقِ ذکر سلطانی را نشان دہند و جمعے کہ ذکر سلطان و نفی اثبات گرفتہ اند طریق فنائے قلب را نشان دہند بالجملہ بہ احوالِ طالبان خوب مقید باشند خصوص ہمشیرہ دینی خیر النسا خیلے رشیدہ و مستعد می نماید۔ آنچہ از احوال و وقائع نوشتہ ہمہ معلوم گردید

این قسم طالبان مغتنم اند۔ وہمشیرہ بی بی حافظہ خوب استعداد دارد سجال او مقید باشند واز احوال خود وجماعہ کہ داخل طریق اند ہمین طریق می نوشتہ باشند کہ سبب توجہات غائبانہ ہست۔ والسلام

مکتوب بست و پنجم۔ بہ معارف آگاہ شیخ محمد باقر لاہوری دربیان آنکہ انفتاح معاملہ مقطعات قرآنی اول درحق آن حضرتؒ بودہ وکذلک شروع بشارات حقائق ثلثہ بل اکثر خصائص حضرت مجدد الف ثانی از یاران آن حضرت شدہ وبیان ترقیات اصحاب خویش وذکر شمہ الطاف وعنایات حضرت ایشان کہ درحق آن قبلہ بہ وقوع آمدہ وتعداد منن الہی عزشانہ'۔

نحمدہ' ونصلی ونسلم۔ امابعد فَقَدْ وَصَلَ مِنْ جَنَابِكُمْ كِتَابٌ كَرِيْمٌ۔ كِتَابٌ يُعْرَفُ فِيْ وُجُوْهِ عِبَارَاتِهٖ نَضْرَاتُ النَّعِيْمِ. آنچہ از سوانح جدیدہ ویافتن خلعت دربر خود ومشاہدہ نمودن بعضے عنایات عالی اندراج یافتہ بود فرحت بر فرحت افزود۔ ہمانا کہ این خلعت جدید ناشی از حقیقت قرآن مجید گشتہ وخلعت سابق کہ در حضور بہ آن معتد شدہ بودند کنایت از حقیقت کعبہ معظمہ بودہ والآن جمع بین الحقیقتین شدہ وراہ وصول بہ آن مرتبہ مقدسہ کہ فوق تعین حبی ہست وسعی پیدا کردہ وہر حرفے از حروف قرآنی خصوص حروف مقطعات ومتشابہات موصل آن کعبہ مقصود ہست وشاہ راہے ہست میان محب ومحبوب ملاحظہ نمایند کہ بہ کدام یکے از حروف مقطعات مشابہت دارید وراہ وصول خود می یابید۔ این حقیر خود در زمان حیات حضرت ایشان مناسبت خود را بہ حرف الف یافتہ بود وحظ وافر گرفتہ بحکم وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اظہار این نعمت عظمی می نماید کہ اول انفتاح

این معاملہ عظیمہ در حق این عاصی بودہ۔ بعد ازان بہ بعضے یارانِ این حقیر بحکم وَ لِلْاَرْضِ مِنْ کَاْسِ الْکِرَامِ نَصِیْبٌ نصیبے رسیدہ۔ بعد ازان چون بشارات انتشار یافتند بعضے یاران بہ خدمتِ حضرتِ ایشان معروض داشتند کہ چون این معاملہ فخیمہ بہ اصحاب فلانے درمیان آمدہ ماہم امیدواریم تا آنکہ بعد از توجہاتِ کثیرہ بہ بعضے فرمودہ اند و علیٰ ہٰذا القیاس اکثر خصائص حضرت مجدّد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بتوسل این دوراز کار بہ ظہور آمدہ و شروع بشارات از یارانِ فقیر شدہ و بہ فضل اللہ سبحانہٗ در امور عظام کہ تشخیص کردہ بہ خدمت حضرتِ ایشان عرض می کردم غالب آن بود کہ درجۂ پذیرائی می یافت چنانچہ بشارتِ حقیقتِ صلوٰۃ اول از یارانِ فقیر شروع شدہ۔ و کذالک حقیقتِ کعبۂ معظمہ و حقیقتِ قرآن مجید و معاملۃ التفصیل و بہ بعضے از منسوبانِ این درویش اسرارِ ملاحت و کمالاتِ خلت نیز فرمودہ بودند۔ و سفر اول کہ فقیر بموجب طلب سلطانِ وقت بہ شاہجہان آباد رفتہ بود معاملہ بعضے یاران را فوقِ تعین حبی بہ تخمین و ظن بخود می یافت۔ چون شرفِ حضور یافت در اول صحبت تصدیق نمودند۔ و معاملہ ترقی آن را از ذاتِ موہوب و نصیب یافتن ازان کہ سالہا سر بستہ بود اول بہ این فقیر درمیان آمدہ و باوجود این عصیان و گرفتاری ہا ے کہ معاملۂ ارشاد روز افزون ہست۔ و بعد از ارتحال آن حضرت آن اجتماع باقی ہست اثر فرمودۂ آن حضرت ہست کہ بہ فقیر فرمودہ بودند کہ مناسبتِ بارشاد داری بارہا بہ فقیر می فرمودند کہ غیر مکرر شان و جامعیت در تو معلوم می شود فَوَقَعَ بِحَمْدِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ کَمَا اَخْبَرَنَا قَدَّسَنَا اللّٰہُ سِرَّہُ الْاَقْدَسَ۔ و گاہے می فرمودند کہ جمیع

کہ از تو توجہ می گیرند بہ ما احتیاج نہ دارند و بالجملہ عنایات و الطاف کہ این عاصی روسیاہ از آن حضرت در خود و یاران خود مشاہدہ نمودہ اثر منتہائے عظیمہ او سبحانہٗ ہست. لہٰذا شمۂ ازان بمعرضِ بیان آوردہ شد مقصود ازان تعداد منتہائے الٰہی ہست عزشانہٗ نہ تفضیلِ خود بر دیگران بس ؎

دلے چون شہ مرا برداشت از خاک | سزد گر بگذرانم سر ز افلاک
من آن خاکم کہ ابر نوبہاری | کند از لطف بر من قطرہ باری
اگر بر روید از تن صد زبانم | چو سوسن شکر لطفش کے توانم

والسلام۔

مکتوب بست و ششم۔ بہ پادشاہ دین پناہ در فضائل تعزیت و تحریص براکرام سلاطین و بیان آنکہ بہر ظل را بہ اصل خود شاہ راہ ہست و ذکر فضائل اشتغال بہ حق و ذکر او سبحانہٗ۔

نحمدہٗ و نصلی و نسلم۔ اما بعد۔ کمترین دعاگویان پس از عرضِ سلام معروض باریافتگان محفلِ مقدس معلّٰی می گرداند۔ ورود مرحمت آمود فرمانِ والاشان و تشریف خلعات کہ بہ تقریب عزا بر مصیبت از روے عنایت شرف صدور یافتہ بود باعثِ امتیازی فقراو بی نو۔ گردید و موجب مزید دعاء دولت دوسرا و منصوری مخاذیل اعدا گشت. اَخرَجَ الترمذیُ من حدیثِ ابنِ مسعودٍ رضیَ اللہ عنہُ من عزّٰی مُصَابًا فَلَہٗ مِثْلُ اَجْرِہٖ۔ واَخرجَ ابنُ ماجہ مِنْ حدِیث ابنِ عُمر رضیَ اللّٰہُ عنہُ مَا مِن مُؤمِنٍ یعزی اخاہُ بمُصِیْبَۃٍ اِلَّا کَسَاہُ اللّٰہُ تعالٰی من حلل اُلکرامۃِ یَوْمَ القِیٰمَۃِ کَذَا فِی تَنْزِیْہِ الشَّرِیْعَۃِ

وَاَخْرَجَ الْخَطِیْبُ مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا مَنْ اَدْخَلَ عَلٰی اَخِیْہِ الْمُسْلِمِ فَرْحًا وَسُرُوْرًا فِیْ دَارِ الدُّنْیَا خَلَقَ اللّٰہُ مِنْ ذٰلِکَ خَلْقًا یَدْفَعُ بِہٖ مِنْہُ الْاٰفَاتِ فِیْ دَارِ الدُّنْیَا فَاِذَا کَانَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ کَانَ مِنْہُ قَرِیْبًا فَاِذَا مَرَّ بِہٖ ہَوْلٌ اَفْتَزَعَہٗ قَالَ لَہٗ لَاتَخَفْ فَیَقُوْلُ مَنْ اَنْتَ فَیَقُوْلُ اَنَا الْفَرْحُ وَالسُّرُوْرُ الَّذِیْ اَدْخَلْتَہٗ عَلٰی اَخِیْکَ فِیْ دَارِ الدُّنْیَا۔ کَذَا فِیْ غَایَۃِ الْعُمَّالِ۔ بمی داند کہ شکر عموم نعمتِ امنیت کہ شامل کافہ برایاہست ادا نمایند باسپاس خصوص عنایت کہ درباده غربا ہست بہ تقدیم رسانند مَنْ لَمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ۔ فِی الْجَامِعِ الصَّغِیْرِ اَلسُّلْطَانُ ظِلُّ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ فَمَنْ اَکْرَمَہٗ اَکْرَمَہُ اللّٰہُ وَمَنْ اَہَانَہٗ اَہَانَہُ اللّٰہُ۔ وازانجا کہ ظل را باصل شاہ راہ ہست امید کہ باطن حق مواطن بدوام حضور ونگرانی ملتذ بوده بہ مقتضاے تعشقی کہ ظل را بہ اصل کائن ہست فنا وبقا دران حریم متعال حاصل نموده رفع حجب فرموده باشند فی غَایَۃِ الْعُمَّالِ لِلشَّیْخِ الرَّضِیِّ الْمُتَّقِیْ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا کَانَ الْغَالِبُ عَلَی الْعَبْدِ الْاِشْتِغَالُ بِیْ جَعَلْتُ بُغْیَتَہٗ وَلَذَّتَہٗ فِیْ ذِکْرِیْ۔ فَاِذَا جَعَلْتُ بُغْیَتَہٗ وَلَذَّتَہٗ فِیْ ذِکْرِیْ عَشِقَنِیْ وَعَشِقْتُہٗ فَاِذَا عَشِقَنِیْ وَعَشِقْتُہٗ رَفَعْتُ الْحِجَابَ فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ۔ شمول عنایت دربار فضائل مآب اخوی شیخ عبداللطیف باعث خوش وقتی دعاگو گردید امید وارست کہ مورد مزید الطاف والا شود کہ بکمالات ظاہر وباطن محلی ہست۔ فی الحدیث اَکْرِمُوا الْعُلَمَآءَ وَوَقِّرُوْہُمْ وَاَحِبُّوا الْمَسَاکِیْنَ وَجَالِسُوْہُمْ۔ اخوان دینی شیخ محمد باقر وحافظ محمد محسن کہ بہ تقریب تعزیت رسیده اند

عرض سلام می نمایند۔ والسلام

مکتوب بست و ہفتم۔ ارسل الی واحد من اہل الحرمین حین توجہ الی الہند بروئیۃ سید الانام فی المنام علیہ الصلوۃ والسلام واعطائہ خلعۃ الخاصۃ لسلطان الوقت وامرہ بالباسہا ایاہ۔

نحمدہ ونصلی ونسلم وبعد فقد وصل الینا من جنابکم العالی کتاب کریم یعرف فی وجوہ عباراتہ نضرات النعیم فتشرفنا وفرحنا بوصولہ غایۃ الفرح والسرور وعدت لنا من یشوق الی لقائکم الکریم وکیف لا فانکم توجہتم من الدیار النورانیۃ والتنویر ہذہ البقعۃ الظلمانیۃ وقد تشرف وتنور جمیع الہند لقدومکم المبارک لعل اللہ یجمع بیننا وبینکم بمنہ وکمال کرمہ وما کتبتم من رؤیۃ سید الانام علیہ وعلی الہ الصلوۃ والسلام واعطائہ صلی اللہ علیہ وسلم خلعۃ الخاصۃ بمولانا السلطان وامرکم بالباسہ ایاہ فہو امر غریب وبشارۃ خاصۃ ما ظہر الی الآن واللائق بحضرت السلطان ان یکافی ویجازی فی مکافات ہذا الاحسان بجائزۃ لم یعط احدا قبلکم بل ینفق ما فی یدیہ شکر اللہ تعالی ویخلل بالعباء کما فعلہ الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ ولکن السلطان ما عرف حقیقتکم وما اطلع علی فضائلکم وکمالاتکم ونحن کتبنا المکاتیب ببعض محبینا من اعوان السلطان وعرفنا فضلکم وکمالاتکم والغالب ان یقدر المعرفۃ لعظم قدرہا ویعامل معکم بما ہو جری

بِمَا لَكُمْ۔ ثُمَّ اِنَّ الْاَخَ الصَّالِحَ الْجَامِعَ بَیْنَ الْعُلُوْمِ الشَّرْعِیَّۃِ وَالطَّرِیْقَۃِ الشَّیْخُ مُحَمَّدْ بَاقِرْ لَہٗ مَعْرِفَۃٌ بِمَوْلَانَا السُّلْطَانِ وَھُوَ مُقِیْمٌ فِیْ جَھَانْ آبَادِ فَلَابُدَّ لَکُمْ اَنْ تَجْمَعُوْا بِہٖ وَقَدْ کَتَبْنَا لَہٗ اَیْضًا کِتَابًا مُشْتَمِلًا بِبَعْضِ فَضَائِلِکُمْ وَاَنْتُمْ فِیْ حِفْظِ اللّٰہِ وَمَرْضَاتِہٖ وَلَا تَنْسَوْنَا مِنْ صَالِحِ دُعَائِکُمْ۔ والسلام۔

مکتوب بست و ہشتم ۔ بہ سیادت و نقابت پناہ میر محمد ابراہیم در ذکر توجہ غائبانہ کہ در تشخیص نسبت مشار الیہ فرمودہ اند و جواب آنچہ از غلبۂ حیرت و ظہور نسبت بے کیفی نوشتہ بود و بیان سر کثرت عروج و قلت نزول و ذکر اسباب آن و جواب سوال او کہ گاہے تشبث بہ اسباب نزول نمودہ و عروج رو دادہ و بیان آنکہ منشاء ہواجس اہل کمال طبائع و عناصر ست کہ در القاء آن حکم و مصالح است و راہ ترقی مفتوح۔ وَمَا یُنَاسِبُ ذٰلِکَ۔

باسمہ سبحانہ۔ نحمدہٗ و نصلی و نسلم۔ سیادت و نقابت پناہا وعدۂ توجہ غائبانہ در حق شما رفتہ بود۔ اتفاقاً شبے توجہ خاص در تشخیص نسبت شما نمودہ شد و خیلے بطول انجامید در بدو نظر معاملہ کہ فوق تعین حبی ہست قریب الحصول معلوم شد بعد از دقت نظر و توجہ بسیار عروج نظری بہ آن مرتبۂ مقدسہ نیز لائح گردید۔ وَالْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰہِ سبحانہٗ فقیر را بر متخیلات خود اعتماد نیست مکشوفات و معلومات خود را داخل اوہامات و خیالات می داند۔ صحیفۂ شریفہ کہ مشتمل بر احوالات بلند و مقامات ارجمند بود رسیدہ سبب لذات معنویہ گردید۔ ع

اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

از غلبۂ حیرت و ظہور نسبت بے کیفی کہ نوشتہ بودند نیک مبارک ہست اعرفہم باللہ

اَشَدُّہم تحیّراً فیہ۔ وآنچہ نوشتہ بودند کہ اکثر اوقات عروج رومی دہد ونزول کم وجہش آن ہست کہ چون معاملہ عارف بصرف ذات فرشانہ می افتد نزول بے علاقہ متعذر ومتعسر می گردد وبہ ہمین اشارت ہست کہ آنچہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ در مکتوبات جلد ثالث برنگاشتہ اند کہ گاہ باشد کہ درین وقت ظلمت جوار نافع آید وکفر وفسق ہمسایہا بدو نماید چنانچہ منقول ہست کہ آن حضرت را مدتے نزول در نقطہ عدم صرف کہ مقابل وجہ صرف ہست واقع نمی شد تا آنکہ روزے در مسلمانہ جہانگیر بادشاہ تشریف بردہ بودند از کثرت ظلمت جوار آن نزول متوقع بحصول انجامید۔ وبعضے اوقات۔ درین ہنگام کثرت مباشرت نساء جمیلہ وتناول نمودن طعام لذیذ علاقہ نزول می گردد وسبب جامعیت تام در مقام تکمیل وارشاد می شود ومعاملہ بجائے می رسد کہ تا زمانے کہ تشبث بہ این دو امر نمایند در جانب تکمیل وارشاد تعلیل تمام رُو می دہد۔ چنانچہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ در مکتوبات جلد اول قلمی نمودہ اند۔ این قسم امور از اسرار معارفہ خاصہ ہست خال خالے را بگردِ این دولت شریک سازند۔ وآنچہ نوشتہ بودند بعضے اوقات تشبث بہ اسباب نزول کردہ ہست وعروج رو دادہ آیا درین چہ سر خواہد بود و سرش کمال مناسبت ہست بہ بزرگان خود فطوبیٰ لکُمْ وَ بُشریٰ۔ نوشتہ بودند کہ پیش بادشاہ استادہ بود ناگاہ بخاطر گذشت کہ چہ شود کہ بادشاہ فلان مہربانی را بمن کند کہ باعث عزت شود۔ ہمان زمان ندا در دادند الہاماً کہ تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا۔ آن زمان دانستم کہ از جملہ وساوس شیطانی بودہ ہست استغفار بسیار کردم تا بعدے کہ آن وسوسہ زائل شد بلکہ محسوس شد کہ مثل دُود از سینہ بدر رفت۔

الحمدللہ کہ زود بر موقع خطا متنبہ ساختند و منشاء این قسم ہواجس و وساوس اہل کمال را طبایع و عناصر ہست کہ در ابقاے آن حکم و مصالح است و راہ ترقی مفتوح گردانند و فی الحدیث۔ اِنَّہٗ لیغانُ علیٰ قلبی وَ اِنّی لَاَستغفرُ اللّٰہَ فی الیوم سبعین مَرَّۃً۔ ہمین ظلمت ہست کہ خواص را بہ عوام مشتبہ می سازد و خاک در چشم محجوبان می اندازد خوش گفت۔ ؎

کار پاکان را قیاس از خود مگیر ۔۔۔ گرچہ باشد در نوشتن شیر و شیر ۔ والسلام

مکتوب بست ونہم۔ بہ سلطان عبدالرحمن در ذکر اجتماع اہل اللہ و تحریص بر صحبت۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ عنایات و الطاف الٰہی غرشانہ شامل حال باد صحیفہ شریفہ کہ مصحوب قاصد ارسال داشتہ بودند رسید و سبب خوش وقتی گردید دو کوزہ شیرینی کہ بجہت ختم حضرات خواجہا قدس اللہ اسرارہم فرستادہ بودند وقت افطار با جمعے از اہل دل ہر دو ختم نمودہ شد امید ہست کہ مقبول افتد۔ مخدوما درین رمضان المبارک حضرت ایشان ختم قرآن مجید نمودند و سال گذشتہ این قدر قوت نداشتند طرفہ اجتماع اہل اللہ و یاران طریق بر پا شدہ کہ پیشتر این قسم نہ شدہ باشد قریب بہ پانصد کس رسیدہ اند۔ پسران شیخ نیز بہ کمال فدویت و خاکساری تا رمضان اینجا اقامت دارند و لطیفے خدمات شایستہ از آنہا بہ وقوع می آیند۔ اگر درین طور وقت رخصت گرفتہ می رسیدند عین وقت ہست کہ معاملہ کمال و تکمیل بہ مرتبہ تمامی رسیدہ۔ خوش گفت۔ ؎

گر شنود قصۂ این بوستان ۔۔۔ مکہ شود طائف و ہندوستان ۔ والسلام

مکتوب سی ام۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در بیان اجتماع اہل طلب و ذکر میرزادہا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ترقیاتِ ظاہری و باطنی نصیب وقت باد۔ صحیفہ شریفہ کہ مصحوب قاصد مرسول داشتہ بودند رسیدہ۔ سبب مسرت گردید للہ سُبحانہ الحمد کہ احوال این حدود بہ خیریت و عافیت گذران است حضرت ایشان درین رمضان دو ختم شنوانند۔ اجتماع یاران بسیار بود کہ قریب پانصد و ششصد کس جمع شدہ بودند پسر کلان شیخ میر مرحوم یک ختم خواند و پسر میانگی ہم یک ختم کرد۔ عجب جوانان موفق اند خدماتِ حضور از کفش برداشتن و دولنے برداشتن و غیر ذالک بر خود گرفتہ بودند۔ بالجملہ خیلے خدمتِ فقرا نمودند در اعتکاف عشرۂ آخر شریک بودند۔ بجانبِ شما ہم خاطر خیلے نگران است دخواہانِ ترقی دارین شما است اگر درین رمضان رخصت حاصل نمودہ مشتاقان را از زیارت استغفار تخفیف می دادند بر محل بود۔ والسلام۔

مکتوب سی و یکم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ۔

عنایت نامہائے گرامی بتواتر رسیدند۔ و فقیر زادہا سالماً غانماً از سر تا قدم مملو احسانہا و انعامہائے آن سلطان الفقرا داخل وطنِ مالوف شدند۔ زمانی آن قدر ہر واحد از فقیر زادہا و خدام و صوفیان ہر کدام آن قدر شکر عنایات والطاف بجا آوردند کہ چہ شرح دہد۔ حق سبحانہ تعالیٰ دنیا و آخرتِ شمارا معمور کناد۔ دیگر طلب یکے از یاران صاحبِ علم ظاہر و باطن نمودہ بودند بموجب امر آن جناب یکے را از میانِ یاران انتخاب نمودہ شدہ است۔ لیکن ہندوستانی است ملا شاہ محمد نام دارد و متوطن بلدہ تتہ خیلے صاحب حال است و در علم ظاہر مہارت تمام دارد

اگر باز اشارہ فرمایند مشارٌ الیہ روانہ نمودہ آید اغلب آنکہ پسند خاطر مبارک آید کہ بسیار بہ تواضع و شکستگی موصوف ہست۔ والسلام۔

مکتوب سی و دوم۔ نیز بموی الیہ در فضیلتِ تواضع و شکستگی۔

حامداً و مصلیاً۔ امابعد ؎

گر بر تنِ من زبان شود ہر موئے — یک شکر تو از ہزار نہ توانم کرد

عنایت نامہ رسید بسبب اطمینان خاطر پریشان گردید ع

اے وقت تو خوش کہ وقتِ ما خوش کردی

اعزاز و اکرام فقیر زادہا کہ روزِ داخل شدن شہر از آن معدنِ جود و کرم بہ وقوع آمدہ بتفصیل معلوم شد مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہُ۔ امید ہست کہ این ہمہ فروتنی و شکستگی موجب رفعت دارین گردد لیکن بہ سبب این ہمہ تکلیف و زیر خرچ آمدن آن جناب خاطر مستحیی ہست جَزَاکُمُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ عَنَّا وَعَنْ اَوْلَادِنَا وَعَنْ اَصْحَابِنَا خَیْرَ الْجَزَاءِ۔ درین سفر از سر نو یک تعلق بہ شما پیدا شدہ و امید وار ہمہ کثیر بر آن متفرع گردیدہ۔ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ ہمیشہ آن جناب را بخیریت داشتہ افزونی طاعت و توفیق در عبادت کرامت فرماید۔ والسلام۔

مکتوب سی و سوم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در تعزیت۔

اَمَّا بَعْدُ۔ فَاَعْظَمَ اللّٰہُ لَکَ الْاَجْرَ وَاَلْھَمَکَ الصَّبْرَ وَرَزَقَنَا وَاِیَّاکَ الشُّکْرَ فَاِنَّ اَنْفُسَنَا وَاَمْوَالَنَا وَاَھْلِیْنَا وَاَوْلَادَنَا مِنْ مَوَاھِبِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ الْبَھِیَّۃِ وَعَوَارِیْہِ الْمُسْتَوْدَعَۃِ یُمَتِّعُ بِھَا اِلٰی اَجَلٍ مَعْدُوْدَۃٍ وَیَقْبِضُھَا بِوَقْتٍ مَعْلُوْمٍ ثُمَّ اِفْتَرَضَ عَلَیْنَا الشُّکْرَ اِذَا اَعْطٰی وَالصَّبْرَ اِذَا ابْتَلٰی اِنَّمَا

يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ. استماع این خبر وحشت اثر سبب محزونی وگرانی خاطر دوستان گردید. چون مقام بندگی وبے چارگی است غیر از رضا به قضا چاره نه. به آیت ترجیع خورسند باشند. حضرت حق سبحانه وتعالیٰ در عمر شما افزونی کرامت فرموده از دیادے دراداے توفیق طاعات عطا فرماید. محبّان ودوستان را درین مصیبت شریک دانند وجزع وفزع نه نمایند. وبه صبر وشکیبائی متصف بوند. والسلام.

مکتوب سی وچهارم. به مقبول فقرا روشن رائے بیگم دربیان آنکه وسعت سینه دلالت بر شرح صدر دارد. واین شرح منتهائے ولایت کبریٰ است وخواب واقعه عالی که نوشته بود وبیان آنکه یافتن بالیدگی در لطائف در بقا ضروری نیست.

اَلْحَمْدُ فَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ —
وسعت سینه که در ولایت کبریٰ معلوم شود دلالت بر شرح صدر دارد. واین شرح صدر منتهائے این ولایت است. وفوق این ولایت ملائکه عظام است وآنچه از ظاهر شدن فرشتها وحوران درمراقبه نوشته بودند احتمال دارد که نظرے بمقام فرشتها افتاده باشد. فقیر درین باب خیلے مقید است. امید وار است که مشترمی از آن ولایت به شما عطا فرمایند آنچه باز بینند آگاه سازند. ومعلوم نمودن بالیدگی هیچ ضرور نیست در وقت تحقق بقا بالله بعضے را ظاهر میشود وبه بعضے نمی شود ومعامله شما الحال فوق فنا وبقا است. والسلام

مکتوب سی وپنجم. به سلطان وقت در تعزیت مغفوره روشن رائے بیگم. وذکر شمۀ توفیق آن مرحومه وبشارت مغفرت در حق آن مبروره.

إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ
اللّٰهِ سُبْحَانَهُ وَبَرَكَاتُهُ إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلِلّٰهِ مَا أَعْطٰى وَكُلٌّ بِأَجَلٍ مُسَمًّى
فَلْتَصْبِرُوْا وَلْتَحْتَسِبُوْا أَمَّا بَعْدُ فَأَعْظَمَ اللّٰهُ لَكُمُ الْأَجْرَ وَأَلْهَمَكُمُ الصَّبْرَ وَرَزَقَنَا
وَإِيَّاكُمُ الشُّكْرَ فَإِنَّ أَنْفُسَنَا وَأَمْوَالَنَا وَأَهْلِيْنَا وَأَوْلَادَنَا مِنْ مَوَاهِبِ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ الْبَهِيَّةِ وَعَوَارِيْهِ الْمُسْتَوْدَعَةِ تُمَتَّعُ بِهَا إِلٰى أَجَلٍ مَعْدُوْدٍ وَ
يَقْبِضُهَا بِوَقْتٍ مَعْلُوْمٍ ثُمَّ افْتَرَضَ عَلَيْنَا الشُّكْرَ إِذَا أَعْطٰى وَالصَّبْرَ إِذَا
ابْتَلٰى فَإِنَّ فِي اللّٰهِ عَزَاءً مِنْ كُلِّ مُصِيْبَةٍ وَخَلَفًا مِنْ كُلِّ هَالِكٍ فَبِاللّٰهِ
فَثِقُوْا وَإِيَّاهُ فَارْجُوْا فَإِنَّ الْمَحْرُوْمَ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ. کمترین دعاگویان و
خیرخواہان بعرض والا می رساند کہ از استماع این واقعۂ ہائلہ آن قدر بایں عاصی
و دیگر فقرائے این طریقہ علیہ غم و اندوہ رو آوردہ کہ چگونہ معروض دارد رَضِيْنَا
مَا بِقَضَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى الیقین کہ آن حضرت بہ آیۂ ترجیع خرسند خواہند بود. آن مرحومہ
محترمہ درین اواخر عمر عجب توفیق یافتند و در حق مساکین و محتاجان نصیبے شفقت
داشتند جزاہا اللہ سبحانہ خیر الجزاء و آنچہ شیوۂ خیرخواہی حقیقی ہست این حقیر با جمعے
از درویشان سرگرم ہست بہ دعا و استغفار ممد و معاون. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ إِلَّا كَالْغَرِيْقِ
الْمُتَغَوِّثِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَلْحَقُهُ مِنْ أَبٍ أَوْ أُمٍّ أَوْ أَخٍ أَوْ صَدِيْقٍ فَإِذَا لَحِقَتْهُ
كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيُدْخِلُ عَلٰى أَهْلِ الْقُبُوْرِ
مِنْ دُعَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ أَمْثَالَ الْجِبَالِ وَإِنَّ هَدِيَّةَ الْأَحْيَاءِ إِلَى الْأَمْوَاتِ
الْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ. مالے مستور الحال پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم در لفظہ دید

که می فرمایند که چون بیگم مرحومہ خدمتِ فقرا بسیار نموده بود ازین سبب ایشان را بخشیدند۔ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيزٍ۔ والسلام۔

مکتوب سی و ششم ۔ بہ سیادت پناہ و نقابت پناہ میر محمد ابراہیم در ذکر واقعہ عالی کہ در حق آن حضرت دیدہ و جواب آنچہ از احوالِ خویش نوشتہ و بیان آنکہ تصفیہ عناصر ثلثہ بہ ولایتِ علیا تعلق دارد و تصفیہ عنصر خاک کمالات نبوت مخصوص است۔

نحمدہٗ ونصلی۔ صحیفہ شریفہ جنابِ سیادت پناہی در عینِ انتظار رسیدہ کمالِ بہجت و مسرت بخشیدہ۔ واقعہٗ عالی کہ نوشتہ بودند کہ آن حضرت علیہ الصلوٰۃ والسّلام در حق تو می فرمایند کہ از محبانِ خاصِ ماست و جمیع امورِ دینی و دنیوی بوے تفویض کہ آنچہ او خواہد بکند بہ وضوعِ انجامید و سربلندی حاصل گشت این عاصی قابلِ ہیچ چیز نیست۔ لیکن ع

دادِ حق را قابلیت شرط نیست

ع شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را

بالجملہ ع برین مژدہ گر جان فشانم رواست

و آنچہ احوالِ خود نوشتہ بودند کہ اکثر اعتبار مثل دُود از چشم و گوش و از دہن و بینی صعود می کند مثل ابرہا شدہ بہ جانبِ آسمان می رود۔ روزے در مراقبہ نشستہ بودم کہ خود را می دیدم کہ آتش شدہ ام و تمام عالم را احاطہ کردہ ام بعد ازان می بینم کہ آب شدہ ام کہ جاری شدہ یا زمی رود و باز می بینم کہ خاک شدہ ام و در من ہیچ حس و حرکت نماندہ ہمہ بمطالعہ درآمد و سببِ

حضرت گردید۔ احوال مسطور صریح است در تصفیۂ عناصر۔ و برآمدن غبار مثل دود اوّل دلیل برآن بدانند کہ تصفیۂ عناصر ثلثہ سوائے عنصر خاک تعلق بہ ولایت علیا دارد و تصفیہ عنصر خاک مخصوص بہ کمالات نبوت است در حضور ہم ازین قسم امور عالی بیان می نمود۔ الحال امید است کہ رو بقوت آوردہ باشند امیدوار بوند و بہ استقامت زندگی زندگانی نمایند فَاِنَّ الْاِسْتِقَامَۃَ فَوْقَ الْکَرَامَۃِ۔ و آنچہ از ملاقات نمودن بندگان حضرت و مہربانی و اعزاز نمودن آن حضرت مرقوم بود سبب خوش وقتی دوستان گردید آنچہ حضرت میر جیو در روضۂ متبرکہ در حق این عاصی فرمودہ اند موافق حسن ظن شما است و الّا این دور از کار مطلقاً قابل این قسم امور نیست۔ والسلام۔

مکتوب سی و ہفتم۔ بہ سلطان عبد الرحمٰن در بیان آنکہ جمعیت ماہِ رمضان سبب جمعیت تمام سال است و تحریص بر ذکر و مراقبہ و بیان فضیلت نفقہ بر فقراء۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ الْحَمْدُ وَالْمِنَّۃُ کہ آثار مزید توفیق روز افزون است و مع ہٰذا شفقت و مہربانیہائے شما بحال فقراء فَحَمْدُ اللّٰہِ ثُمَّ الْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ قدوم ماہِ مبارک رمضان بخیریت و خوبی مبارک و میمون باد۔ یقین کہ استماع قرآن مجید میسر شدہ باشد جمعیت و خوبی ماہ مبارک رمضان سبب طراوت تمام سال است فَطُوْبٰی لِمَنْ مَضٰی عَلَیْہِ ہٰذَا الشَّھْرُ الْمُبَارَکُ وَ رَضِیَ عَنْہُ شکر این نعمت عظمی بجا آرند لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ۔ دیگر الحمد للہ کہ حقائق و معارف آگاہ شیخ شاہ محمد منظور نظر خاص شدند و صحبت ایشان پسند خاطر افتاد و اگر مجلس سکوت و مراقبہ بالیشان می داشتہ باشند گنجائش دارد خوش گفت۔ ؎

یک دو کس یک دو نفس بہر خدا بنشینند آسمان سجدہ کند بہر زمینے کہ درو

شیخ مشارٌ الیہ ہم از شمولِ عنایات و مہربانیہا کہ شامل حال الیشان ہست خیلے نگاشتہ بود۔ خانۂ الیشان آباد تلطف و تفقد این قسم مردم نامراد و بے نوا کہ از تکلفات وجود و ہستی گذشتہ اند باعثِ ترقیات دارین ہست و موجبِ نجاتِ اُخروی۔ امید کہ بیش از بیش بحال شیخ مومی الیہ مشفق و مہربان باشند وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی مَنْ لَّدَیْکُمْ۔ فقیرزادہا محمد اعظم و محمد حسین و محمد شعیب سلام می رسانند و السلام

مکتوب سی و ہشتم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در جوابِ مکتوبِ او۔

حضرت حق سبحانہٗ و تعالیٰ بہ الطاف و عنایاتِ خویش ممتاز گردانیدہ۔ بہ استقامتِ ظاہر و باطن موصوف داراد۔ صحیفہ شریفہ آنجناب قاصد رسانید و عریضہ کہ در خدمتِ حضرت الیشان مرسول داشتہ بودند بنظر مبارک درآمد مکتوب عالی مشتمل بر معارفِ عالیہ بنام شما مرقوم نمودہ اند لیک داخل مکتوبات نیز ساختند مطالعہ خواہند ساخت وبکنہہ آن خواہند رسید و کیفیتے کہ بعد از مطالعۂ آن رُو دہد اطلاع خواہند داد و وسعت را در قلب ملاحظہ نمایند امید کہ دریچہ از غیب در باطنِ شما کشادہ گردد۔ والسلام۔

مکتوب سی و نہم۔ بہ پادشاہِ دین پناہ در شرح احوال ایشان و بیان آنکہ بنائے این طریقہ علیہ بر خلوت در انجمن ہست و بیان فرق در حضور مبتدی و حضور منتہی۔

باسمہٖ سبحانہٗ۔ حامداً و مصلیا و مسلماً۔ سلام و تحیہ ازین محب اُخروی در معرضِ قبول آرند۔ للہ سبحانہ الحمد کہ استیلائے نسبت و حضور او تعالیٰ بر نہجے غلبہ نمودہ است

کہ در اماکنِ غفلت و ہنگامِ اختلاط بیشتر جلوہ می فرماید وَھٰذَا مِنْ اَعْظَمِ عِنَایَاتِہٖ تَعَالٰی۔ در نفحات الانس در احوال حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہٗ می آرد کہ شخصے از ایشان پرسید کہ در طریقۂ شما ذکر و صوت و سماع می باشد فرمودند کہ نمی باشد پس گفت بنای طریقہ بر چیست۔ فرمودند خلوت در انجمن بظاہر با خلق و بباطن با حق ؎

از درون شو آشنا و از برون بیگانہ وش　　این چنین زیبا صفت کم می شود اندر جہان

آنچہ حق سبحانہٗ تعالٰی می فرماید رِجَالٌ لَّا تُلْھِیْھِمْ تِجَارَۃٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ اشارہ بہ این مقام است تَمَّ کَلَامُہٗ اَنْشَیْلِیْف۔ عزیزے فرمودہ ؎

در دلِ ما غمِ دنیا غمِ معشوق شود　　بادہ گر خام بود پختہ کند شیشۂ ما

اما باید دانست کہ فرق است میانِ حضورِ مبتدی و حضورِ منتہی۔ بنسبت مبتدی ضعیف است۔ آن قدر قوت نہ دارد کہ باوجود مشاغل شتی بر حالِ خود باشد۔ اما حضور ی کہ منتہی را عنایت شدہ است قوت تمام دارد و در مواضعِ غفلت متزاید می گردد۔ و این حضور را حضور خود بخود می گویند۔ یعنی حضرتِ حق سبحانہٗ خود را خود حاضر است چہ این حضور بعد از فنا و لحوق صفات بہ اصل اورا مرحمت شدہ است بخلاف مبتدی کہ ظلماتِ نفسِ او ہنوز باقی است آن قدر قوت نہ دارد کہ تحملِ ظلماتِ دیگر نماید فظَھَرَ الْفَرْقُ بَیْنَ حُضُوْرِ الْمُبْتَدِیْ وَحُضُوْرِ الْمُنْتَھِیْ وَالْفَارِقُ اَلْفَنَاءُ شَتَّانَ مَا بَیْنَھُمَا شکر این نعمتِ عظمٰی بجا بیارند لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ والسلام اولاً و آخراً۔

مکتوب چہلم۔ در بیان ظاہر شدن اسرار لازم الاستتار و معلوم نمودن توجہ جمیع عالم بجانب خویش۔

باسمہٖ سبحانہٗ۔ فضائل و کمالات دستگاہا درین روزہا طرفہ معاملہ عجیبہ گذشت

واسرارِ لازم الاستتار درمیان آوردند۔ ومعلوم می شد کہ توجہ جمیع عالم از محیط عرش تا مرکز فرش بہ جانب احقر ست۔ و دران وقت شما را با خود اتحادِ خاص می یافت لائح شد کہ شما در بحار آن اسرار غواصی نمودہ وانوار وبرکات را کہ در وقتِ عروج مشرف شدہ بودند ہمراہ خود آوردہ نزول نمودند وبہ نظرِ ظنِ غالب خود آن اسرار بہ مقامِ ملاحت می یافت وَالْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ شکرِ این عطیۂ عظمیٰ بجا آرند کہ غائبانہ موردِ این ہمہ عنایات گشتہ اند لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ۔ والسلام

مکتوب چہل ویکم - بہ سلطان عبدالرحمٰن در نصیحت وبیان آنکہ فنائے قلب نتیجہ تجلی افعال است وکمالِ فنا منوط بہ تجلی ذات وَمَا یُنَاسِبُ ذٰلِکَ۔

حامداً ومصلیاً - حق سبحانہٗ وتعالیٰ با خود دارد واز اندیشۂ غیر خود رہائی کرامت فرماید ع اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ ؎

ہرچہ جز عشق خدائے احسن است　　گر شکر خوردن بود جان کندن است

او تعالیٰ از کمالِ کرم خویش بہ کسبِ مرضیاتِ خود سرگرم دارد۔ دنیائے دون حضیت قدیم ہیچ کس را از دور ونزدیک بر یک حال نہ گذاشتہ عاقبت از دوستان وخویشان بریدہ قطع دنیائے بے مدار باید کرد۔ عاقل آن است کہ عمرِ چند روزہ خود را صرفِ طاعتِ حق کردہ متوجہ دار خلود باشد ؎

گوئے توفیق وسعادت درمیان افگندہ اند　　کس بمیدان در نمی آید سواران راچہ شد

ہمت بران گمارند کہ در جمیع امور چہ در خوردن وچہ خفتن وچہ گفتن از حدود شرعیہ تجاوز واقع نہ شود ودر لباس نیک احتیاط نمایند۔ لباس حریر بر رجال حرام است سعی تمام مبذول دارند کہ بہ این محظور شرعی مرتکب نہ گردند کہ ابتلائے عام است

وبر ذکر چندان مداومت نمایند که ماسوائے مذکور از ساحتِ سینہ رخت بربندد۔
بنوعے کہ اگر بہ تکلف یاد کنند بیاد نیاید۔ این حالت خبر بہ فنائے قلب است ونتیجہ
تجلی افعال۔ بعد ازان اگر فضل الٰہی عز شانہٗ مدد نماید شروعے در تجلیاتِ صفات خواہد
افتاد ونفس را فی الجملہ فنائے واطمینانے حاصل خواہد شد کمالِ فنا وابستہ تجلی ذات
است درین موطن بہ فنائے اتم مشرف می گردد۔ چون محبتِ این سبب درست آید
امید وار باشند فَاِنَّ الْمَرْءَ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ بشارتے ست عظمیٰ۔ صحیفہ شریفہ کہ مشعر بر
کمال اختصاص ومحبت بودہ رسید مسرت بے اندازہ گردید امید کہ تا ہنگام ملاقات
راہ مراسلات را مفتوح دارند کہ سبب توجہات غائبانہ است۔ والسلام

مکتوب چہل ودوم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در تحریص بر صحبتِ فقرا، واستقامت۔

باسمہٖ سبحانہٗ۔ نامہ نامی کہ نامزدِ این احقر شدہ بود بہ ورودِ آن مفتخر ومباہی
گردید۔ وچیز ہائے کہ از راہِ شفقت ومہربانی فرستادہ بودید رسید بغایت خوش شدیم

اے وقتِ تو خوش کہ وقتِ ما خوش کردی

این ہمہ تصدیع کشیدید خانہ شما آباد۔ آنچہ از ضبطِ اوقات وتقید بہ ذکر ومراقبہ و
صحبت سکوت داشتن با میر انجیو مرقوم بود فرحت بر فرحت افزود زَادَکُمُ اللّٰہُ
سُبْحَانَہٗ اِسْتِقَامَۃً وَّتَرَقِّیَاتِ الظَّاہِرِ وَالْبَاطِنِ صحبت وتوجہ خدمت میر انجیو
مغتنم شمردہ بیش از بیش سرگرم باشند وآنچہ از واردات رُو دہد نویسان باشند
کہ سبب توجہات غائبانہ است دیگر خاطر ہموارہ خواہانِ استقامت ظاہر وباطن
آن عالیشان است فَاِنَّ الْاِسْتِقَامَۃَ فَوْقَ الْکَرَامَۃِ۔ والسلام۔

مکتوب چہل وسوم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در بیانِ علو ارشاد وتکمیل حضرت الشان

و ذکر برخے از ترقیات اصحاب خویش و تحریص بر تواضع و ما یناسب ذلک۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حامداً و مصلیاً۔ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ آں محب الفقراء را بہ ترقیاتِ صوری و معنوی سربلند داشتہ بہ عافیت و استقامت موصوف داراد۔ صحیفہ شریفہ کہ بہ این کمترینِ درویشانِ سلسلۂ احمدیہ معصومیہ فرستادہ بودند رسید خوش وقت ساخت و عریضہ کہ در خدمتِ حضرتِ ایشان ارسال داشتہ بودند بہ نظرِ مبارک در آمد۔ چون آن حضرت چند روز ضعیف بیشتر اند قوت نہ داشتند کہ جواب بنویسند۔ ازین جہت قاصد را دو سہ روز نگاہ داشتہ چند کلمہ بہ دستخطِ خاص حاصل نمودہ فرستادہ شد۔ دیگر معلوم فرمایند کہ معاملہ تکمیل و ارشاد کہ درین روزہا طراوت پیدا کردہ تا کجا بیان نماید خصوص یارانے کہ بتوسل این عاصی بہ حضرت ایشان محبت درست نمودہ اند امتیازِ خاص دارند پیران شیخ میر بکمال خاکساری خود را فرشِ خانقاہ ساختہ بودند و اکثر اوقات ملازم این مسکین می بودند در اندک مدت ترقیاتِ عالی نمودند چندے از یاران را ہمراہ خود بجہت حلقہ و مجلس سکوت گرفتہ اند و یکسر کمالاتِ دستگاہ میان شیخ پیر دران شہر مغتنم اند گاہ گاہے اگر ہم صحبت شدہ باشند بغایت احسن است۔ غرض دیگر ہمہ احدہ و زناد قہ چہ قدر رفتگی دارند۔ اگر طریق راہ تواضع و شکستگی پیش گیرند کمال زیبائی است۔ والسلام۔

مکتوب چہل و چہارم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در تحریص بر صحبتِ حضرتِ ایشان و نازبرداری فقراء بابُ اللہ۔

حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ حضرت واہب العطیات عز شانہ بہ ترقیاتِ ظاہر

و باطن آن جناب مشفق الفقرا را مستعد گردانیده به معیت فقرا منکسر القلوب موصوف دارا د بالنّبیِّ العربیِّ و آلہِ الأمجادِ علیہ و علیہم الصلوٰتُ و التسلیمات۔ اشفاق پناہا اشتیاقِ ملاقات سامی را چہ شرح دہد کہ از حد افزون است در صحیفۂ شریفہ کہ مصحوب جلوہ دار مرسل بود نگاشتہ بودند کہ در شہر رمضان المبارک رخصتے حاصل نمودہ متوجہ این حدود خواہند شد۔ و معلوم شریف الشان باد کہ چون الشان بہ دخول طریقہ علیہ مستعد گشتہ اند و مدار این طریقہ بر صحبت ہست اگر صحبتِ حضور پر نور میسر گردد خود نورٌ علیٰ نور ہست و گرنہ تا رسیدن حضور با جماعۃ اہلِ کمال کہ اصحابِ حضرتِ الشان اند انعقاد صحبت نمایند تا سبب جمعیتِ باطن گردد و بعضے فقرا ہر چند بہ حسب ظاہر حقیر و شکستہ باشند اما نظر از ظاہر معروف داشتہ مترصد ثمرات و نتائج باطنیہ آنہا باشند و ناز برداری فقرا را سعادت دانند ؎

ہر کہ عاشق شد اگرچہ نازنین عالم است نازکی کے راست آید بار می باید کشید

می باید کہ منزل شریف از جمع یاران طریق خاہ مشخص باشد و جماعۃ و از صوفیہ بمراقبہ و حضور بسر می بردہ باشند کہ سبب ترقیاتِ صوری و معنوی ہست۔ و السلام

مکتوب چہل و پنجم ۔ نیز بہ مشار الیہ در ذکر دعا و توجہ در حق او و تحریص بر تعمیر اوقات۔

حامداً و مصلیاً۔ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ ظاہر را بہ ظاہر شریعت تجلّی داشتہ و باطن را از حقیقتِ آن منور گردانیدہ بہ ترقیاتِ صوریہ و معنویہ مستعد و ممتاز دارا د بمنہ و کمالہ کرمہ از دعاے ظہر الغیب غافل نداند بعضے اوقات بے خواست دعا و توجہ خاص در حق شما نمودہ می آید امید واریم کہ آثار آن بزودی ظہور فرمایند

و باید کہ از کیفیاتِ ظاہر و باطن اطلاع می دادہ باشند کہ سبب مزید ارتباط معنوی ہست پارہ از تبرکات حضرت الیشان مرحوم کہ اَعَزُّ مِنْ بَکْبُرِیتِ اَحْمَرْ است مصحوب حاجی عوض برائے شما فرستادہ شد این قسم تبرکات بغایت دشوار ہست و اندک بجمعۂ فقیر رسیدہ بود نظر بر کمال اتحاد و اخلاص شما نمودہ قلیلے ازان فرستادہ شد و آنچہ از تقید بہ ذکر قلبی و تلاوتِ قرآن و مراقبہ و نماز و ذکر لسانی نگاشتہ بودند مسرت بر مسرت افزود و ہمیں دستور اوقات را بذکر و فکر معمور دارند۔ والسلام۔

مکتوب چہل و ششم۔ بہ روشن رائے بیگم مرحومہ در بیان آنکہ معتبر در فنا آن ہست کہ در بیداری خود را معدوم بیند و بیان آنکہ قائلان وحدتِ وجود تفرقہ در میان ظل و اصل نمی کنند و آنچہ از حضرت خواجہ عبدالخالق منقول ہست کہ اگر یکے از فرزندانِ من دران وقت بودے منصور را ازان مقام گذرانیدے موافق مذاق حضرتِ الیشانِ است و کَمَا یُنَاسِبُ ذٰلِکَ۔

حامداً و مصلیاً۔ نوشتہ بودند کہ در بیداری چشم خود را گم می یابد و صفات را از خود جدا می بیند و پرتو صفاتِ حق می یابد۔ بغایت اصیل ہست چہ معتبر در فنا ہمان ہست کہ در تیقظ و بیداری خود را معدوم بیند و ہمچنین ہست در سائر احوال بعضے مردم بہ خواب و خیال آرمیدہ اند و از حقیقتِ معاملہ غافل اند ؎

چو غلام آفتابم ہمہ ز آفتاب گویم نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم

صفاتِ خود را پرتو صفاتِ حق یافتن علامتِ تجلی صفات ہست و فنا و لطیفہ روح از ظہور صفاتِ الٰہی عز شانہٗ حاصل میشود بسیار خوب فہمیدہ۔ این مراقبہ را نوشتہ اند و از لطافتِ استعداد شما خبر می دہند جمعے کہ صفات خود را عین صفاتِ حق می یابند

دبہ وحدتِ وجود قائل اند تفرقہ میانِ ظل و اصل نمی توانند کرد وظل را عین اصل می دانند۔ چنانچہ مختار شیخ محی الدین عربی است ومنصور حلاج وبایزید بسطامی درین مقام گذشتہ اند۔ وآنچہ نوشتہ بودند کہ این دید موافق فرمودہ حضرتِ ایشان است الحق ہمین طور است چہ نزدِ آن حضرت افراد عالم مظہر اسماء وصفات اند۔ وظلالِ آن مرتبۂ مقدسہ این دید بغایت عالی است واز مقامِ وحدت وجود بلند است چہ محبوسان مقامِ وحدت از کمالات کہ فوقِ این مقام اند محروم اند والے اگر بہ شیخ کامل نہ رسند وبند این مقام باشند حضرتِ ایشانِ ما قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ الاقدس طالبانے را کہ کشف توحید وجودی می شد بتصرف ازان مقام در می گذرانیدند وآنچہ در کتاب رشحات از خواجہ عبد الخالق نقل می کنند کہ اگر یکے از فرزندانِ من دران وقت بودے منصور را ازان مقام گذرانیدے موافق مذاقِ حضرتِ ایشانِ ماست ﷲ سُبْحَانَہٗ الْحَمْدُ شمارا ہم مدتِ قلیلہ درین مقام داشتہ متوجہ فوق ساختند۔ چنانچہ در یکے از نوشتہائے شما کہ سابق نوشتہ بودند کہ من صفاتِ خود را عینِ صفاتِ حق می یابم معلوم شدہ بود۔ شکر بجا آرند کہ از کوچہ تنگ توحید برآمدہ بہ شاہراہ افتادید۔ مشائخ بسیار درہمین مقام رفتہ اند درین راہ غیب الغیب بے تصرفِ پیرِ کامل راہ رفتن بغایت دشوار است۔ مقامِ شیخی سخت مقامے است عالی وکار ہر بے سر وبرگے نیست ؎

ہزار نکتۂ باریک تر ز مو اینجاست　　نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند

وآنچہ از احوالِ جماعۃ کہ داخلِ طریق شدہ اند نوشتہ بودند بہ مطالعہ آن سبب خوش وقتی ہا گردید۔ ودیگر آنچہ نوشتہ بودند کہ بعضے از آنہا در مراقبہ چیزہا مشاہدہ

می نمایند بغایت عالی ہست خصوص احوال حافظہ فاطمہ کہ در مشغولی خود رانمی بینند ظاہر پرتوے از فنا یہ طریقِ انعکاس از باطنِ شما بوے رسیدہ۔ و بحال او بشیتر متوجہ باشند۔ والسلام

مکتوب چہل و ہفتم۔ بہ بی بی عرب خانم در تعزیت سید امیر خان مرحوم و بیان شمہ از مصائب کہ بر سلف گزشتہ و تحریص بر صبر۔

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی۔ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَا اَصَابَتْھُمْ مُصِیْبَۃٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ہ نمی داند کہ چہ نویسد و چگونہ شرح دہد کہ از استماعِ خبرِ وحشت اثر واقعۂ ہائلہ خان مغفرت نشان محبوب القلوب تغمدہ اللہ سبحانہ بغفرانہ چہ قسم الم و اندوہ بہ این دل افگار رسیدہ و چہ نوع الم وغم رُو نمودہ بہ گفتن و نوشتن راست نمی آید۔ روزے کہ این خبر رسیدہ حالے کہ بہ جمیع اہل خانہ طاری شد کہ تابِ بیان نہ دارد۔ و اگر بعضے موانع از مرض و دم اندرون و مثل آن نمی بود فقیر خود بجہت تعزیت در انجا می رسید این ماتم تنہا بہ شما نیست ما ہم شریک این ماتم ایم۔ لیکن چہ توان کرد کہ ہیچکس را ازین شاہ راہ گریز نیست ہرگاہ انبیاء و اولیا علیہم الصلوٰت والتسلیمات در دنیا ہمیشہ نہ باشد بدیگران چہ رسد اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ۔ نص قاطع ہست ما را و شما را ہم ہمین راہ در پیش ہست جَآءَتِ الرَّاجِفَۃُ تَتْبَعُھَا الرَّادِفَۃُ۔ جَآءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْہِ

آہ زین منزلے کہ در پیش است کہ گذرگاہ شاہ و درویش است

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نوشتہ اند کہ امام اجل محی السنۃ در حلیۃ الابرار می نویسند کہ در زمانِ عبد اللہ بن زبیر سہ روز طاعون واقع شد

و دران طاعون ہشتاد و سہ پسر از حضرت انسؓ کہ خادم حضرت پیغمبر ما بود علیہ و علی آلہ الصلوٰت والتسلیمات و آن سرور در حق او دعاے برکت فرمودہ فوت کردند و چہل پسر از حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فوت شدند ہرگاہ کہ بہ اصحاب کرام خیر الانام علیہ و علی آلہ الصلوٰت والتسلیمات این معاملہ فرمایند ما عاصیان در کدام حساب۔ نیز آنحضرت قدسنا اللہ بسرہ الاقدس در ہنگام واقعۂ ارتحال حضرت میان محمد صادق مخدوم زادہ کلان بزنگاشتہ اند کہ مفارقت فرزندی اعزی از اعظم مصائب ہست معلوم نیست کہ کسے بہ مثل این مصیبت مصاب شدہ باشد اما صبر و شکر کہ حضرت سبحانہ و تعالیٰ درین مصیبت این ضعیف قلب را کرامت فرمودہ از اجل نعم و اعظم انعامات ہست۔ از حضرت حق سبحانہ مسئلت می نماید کہ جزاے این مصیبت ممد بہ آخرت باشد در حدیث ہست کہ حق تعالےٰ می فرماید کہ اے ابن آدم اگر تو صبر کنی نزد صدمۂ اولی راضی نمی شوم براے تو ثوابے را غیر جنت۔ والسلام

مکتوب چہل و ہشتم۔ در بیان آنکہ فتح و نصرت دو قسم ست یکے صورت آن کہ مربوط بالشکر غزا ست۔ و دوم حقیقت او کہ منوط بہ لشکر دعا ہست و در ترجیح قسم ثانی بر اول۔

وَ لَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ فضائل و کمالات دستگاہا آنچہ از زبان مبارک بیان ایماے کہ بحکم حدیث نفیس مَا خَابَ مَنِ اسْتَخَارَ وَمَا نَدِمَ مَنِ اسْتَشَارَ فرمودہ اند مرقوم بود بہ وضوح انجامید۔ این فقیر ہموارہ در اداوقات رجا و آدان مظنۂ اجابت دعا در زمان اجتماع فقرا فتح و نصرت بر اعداے آفاقی و نفسی

می خواہد و تقویت و تائید دولتِ قاہرہ کہ ترویج شریعتِ باہرہ بہ آن منوط است از لشکر دعا کہ ارباب فقر و اصحاب بلا اند می جوید۔ فتح و نصرت دو قسم است قسمی ہست کہ آن را تعلق بہ اسباب ساختہ اند و آن صورتِ فتح و نصرت است کہ تعلق بہ لشکر غزا دارد و قسم دیگر حقیقتِ فتح و نصرت است از نزد مسبب الاسباب است و کریمہ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ اشارہ بہ آن است متعلق بہ لشکر دعا ست پس لشکر دعا بہ واسطہ ذل و انکسارِ خود از لشکرِ غزا سبقت نمود و از سبب بہ مسبب دلالت فرمود۔ ع

بردند شکستگان ازین میدان گوے

فرمود و ایضاً دعا رد قضاے نماید چنانچہ مخبرِ صادق فرمود علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ۔ و سیف و جہاد این قدرت ندارد پس لشکر دعا باوجود ضعف و شکستگی بقوت تر اند از لشکر غزا۔ و نیز لشکر دعا ہمچون روح است مر لشکر غزا قالب است مرادرا پس لشکر غزا را از لشکر دعا چارہ نبود کہ قالب بے روح قابلِ تائید و نصرت نباشد۔ ازینجا ست کہ گفتہ اند کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ یَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِیْکِ الْمُھَاجِرِیْنَ۔ ہرچند این فقیر شایانِ آن نیست کہ خود را در عدادِ لشکرِ دعا داخل سازد۔ اما بمجرد اسم فقر و احتمالِ اجابت خود را از دعا فارغ نمی دارد و امید وار است کہ آن حضرت بدانچہ عزیمت فرمایند مبارک و میمون باشد رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ والسلام۔

مکتوب چہل و نہم۔ در ذکرِ فیوض و برکات کہ در عرس حضرت ایشان ظاہر شدہ و بیان آنکہ درین قسم اوقات از غلبۂ حضور غفلت بہ تکلف ہم میسر

نمی شود و کفر و فسق ہمسایہ یا مدد می نماید۔ و بیان آنکہ شمول انعام الٰہی جل شانہ و عموم مغفرت او سبحانہٗ درین طور اوقات متوقع است وَمَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ ذَالِكَ۔

لَهُ الحمد۔ و سلام و تحیہ ازین عاصی قبول فرمایند۔ عجائب فیوض و برکات از امروز ظهور فرموده۔ آن قدر ریزش انوار و برکات شده کہ قوت بشری از برداشت آن عاجز است نَحْمَدُ اللهَ ثُمَّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ درین قسم اوقات ہر چند بہ تکلف خود را بہ غفلت انداختہ می شود میسر نمی شود۔ چنانچہ شیخ الاسلام ہرویؒ می فرماید کہ ہر کہ یک ساعت مرا از حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ غافل سازد امید است کہ جمیع گناہانِ او بہ بخشند۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ در مکتوباتِ قدسی آیات قلمی فرموده اند کہ چون معاملۂ عارف بہ صرفِ ذاتِ عز شانہٗ می افتد عروج و ترقی متعسر می گردد۔ دران وقت کفر و فسق ہمسایہ مدد می فرماید و ہر چند اختلاط بہ اہلِ غفلت بیشتر راہِ ترقی کشاده سرّش آنست کہ ظلمت ہم برائے ظهورِ نور الانوار در کار است و بضدها تتبین الاشیاء۔ و در ہمین مقام سالک بہ طوع و رغبت خود بہ اہلِ غفلت محشور می شود۔ سبحان اللہ عجب کاروبار است۔ آنچہ بدیگران مانع ترقی است اہل اللہ را زینۂ ترقی است و عروج۔ وَهٰذِهٖ مَعْرِفَةٌ دَقِيْقَةٌ خَارِجٌ عَنِ الْاِدْرَاكِ الْخَوَاصِ فَكَيْفَ الْعَوَامِ ؎

فریادِ حافظ این ہمہ آخر بہ ہرزہ نیست ہم قصہ غریب و حدیثِ عجیب ہست

و این ہمہ شمول انعامات در مجلس این قسم اعراس وغیرہ گاہ گاہ افاضہ می شود و مانند ابر نیسان بہ جمیع خلائق می ریزند وَاِنْ كَانُوْا مِنْ اَهْلِ الْغَفْلَةِ۔ و درین طور اوقات مرجوہ عموم مغفرت متوقع است بے تکلف در از نفسی نموده می آید کہ طرفہ سکرے روداده حضرت میاں بجیو قدس سرہٗ بہ علوِ شانِ خاص ظاہر می شوند۔ والغیب عند اللہ سبحانہٗ۔ والسلام

مکتوب پنجاہم ۔ بہ کمالات دستگاہ شیخ محمد باقر لاہوری درجواب مکتوب او که از ظاہر شدن مقام عالی نوشته بود۔ دبیان آنکه مرتبه که فوق تعین حبی است عمده درحصول آن حقیقت قرآنی است و مرتبه که فوق تعین وجودی است حقیقت صلوٰة را دران مدخلت تمام است۔ دبیان آنکه قرار یافتن معامله ذات بحت فوق تعین وجودی پیش از ظهور تعین حبی است۔ و بعدهٔ آن مرتبه داخل تعینات گشته وجواب سوالے که نموده بود۔

باسمه سبحانه، بحمدهٔ ولفضلی ونسلم۔ بجناب آن برادر ارشاد مرتبت سلام سلامت انجام برسد۔ صحیفهٔ شریفه متعاقب یک دیگر رسید خوش وقت ساختند چون مشتمل بر احوال بلند بوده مسرت بر مسرت حاصل گردید۔ آنچه نوشته بودند که مقامی عالی ظاہر شد خود را آنا گلو دران مقام داخل یافت و معلوم شد که مرتبهٔ مقدسه ذات بحت ذات ست تعالت و تقدست۔ ہمانا که این مرتبهٔ مقدسه آن مرتبه باشد که آخرین ذات است و فوق تعین حبی است و عمده درحصول زین دولت حقیقت قرآن مجید ہست و مرتبه که فوق تعین وجودی است حقیقت صلوٰة دران مدخلے تمام است۔ چنانچه در مکتوبات قدسی آیات واقع است که حدت درنظر دران مقام وابسته به ادائے صلوٰة است۔ دران وقت مرتبهٔ ذات بحت تعالت و تقدست فوق تعین وجودی قرار یافته بود۔ و سیر و سلوک به آن مقام عالی منتهی باشد و چون تعین حبی بمنصهٔ ظهور آمد معامله سابق داخل تعینات شد و کاروبار در وصول قدمی به وصول نظری قرار یافت و درین ہنگام عروج نظری به حقیقت قرآن مجید منوط گشت۔ برین تقدیر تناقض لازم نمی آید و جوابے از سوال شما نیز پیدا شد

کہ حقیقتِ صلوٰۃ بہ اصل الاصل متعلق است وحال آنکہ التذاذِ خاص در تلاوتِ قرآن مجید بہ حدے معلوم می گردد کہ در ادائے صلوٰۃ مفقود است۔ چہ اصل الاصل گفتن بین از ظہورِ تعین حبی است۔ واگر بعد از گذشتن تعین حبی کیفیت والتذاذ زیادہ از صلوٰۃ فہمند وجہے دارد چہ حیلولت حقیقتِ صلوٰۃ درمیان حقیقتِ قرآن مجید ومرتبۂ مقدسہ ذات بحت تعالت وتقدست از حضرت قبلہ گاہی مسموع نہ شدہ واللہ اعلم بالصواب بعد از نمازِ جمعہ چون بزیارت روضۂ منورہ رسیدہ شد معیت خاص شمارا با خود یافت امید غالب است کہ تنزلے از آن مقام عالی شدہ باشد۔ والسلام

مکتوب پنجاہ ویکم۔ بہ حاجی اسد اللہ وزیر آبادی در بیان درجاتِ متابعت آن حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام وتحریص بر طولِ محبت واعتقاد تام بر وجہے کہ ذرہ اعتراض را بہ شیخ راہ نہ دہد وتعلق حصول برکاتِ صحبت بر آن وبیان آن کہ مجرد اخلاص بے مشقت کافی است وَمَا یَنَا سِبُ ذٰلِکَ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ حقائق ومعارف آگاہ حاجی الحرمین الشریفین حاجی اسد اللہ سلام وتحیہ قبول نمایند۔ مکاتیب شریفہ متعاقب یک دیگر می رسند ودر ارسالِ جواب کوتاہی واقع می شود معذور خواہند داشت وَالْعُذْرُ عِنْدَ کِرَامِ النَّاسِ مَقْبُوْلٌ۔ ثانیاً معلوم نماید کہ متابعتِ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہفت درجہ است درجہ اولیٰ را علمائے ظواہر بیان فرمودہ اند۔ واین صورتِ متابعت است وشش درجہ دیگر مخصوص بہ اہلِ باطن است نوشتن ہر درجہ بہ تفصیل در حوصلۂ کتابت نمی گنجد۔ لیکن مجملاً آنکہ در درجۂ ششم کمالات واسرارِ محبوبیت ذاتی مکشوف می شوند ونصیبے از حروف متشابہات قرآنی و

منزلے از حروف مقطعات فرقانی حاصل روزگار می شوند و این حروف متشابہات ومقطعات رمزے ہست خاص میان محب ومحبوب و ہر چند این معاملات مخصوص بہ انبیاء اند علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات لیکن بہ بعض افراد این امت بہ طریق تبعیت نیز شربے ازاں حاصل داشتہ اند۔ درجہ ہفتم متعلق نزول ہست کہ بہ تکمیل وارشاد خلق تعلق دارد تا کدام صاحب دولت را بہ این ہمت درجہ مشرف سازند۔ و این قسم اسرار ومعاملات ورائے شہود ومشاہدہ ہست، و ورائے فنا و لقا و ورائے تجلیات وظہورات و ورائے ولایت صغریٰ و ولایت کبریٰ و ولایت علیا ہست ع

گر بگویم شرح این بے حد شود

و بہ گفتن و نوشتن راست نمی آید۔ طول صحبت و اعتقاد تام بہ شیخ کامل ومکمل درکار ہست بنوعے کہ جمیع حرکات وسکنات شیخ در نظر مرید زیبا و مستحسن در آید و ذرہ اعتراض را راہ نہ دہد و ہر چہ می کند بہ الہام می کند و بہ اذن او سبحانہ جمیع امور را سرانجام می دہد۔ پس برین تقدیر اعتراض را گنجائش نباشد۔ اگر بہ رخصت ومباح عمل می نمایند بہ فضل اللہ سبحانہ حکم فرائض و واجبات می گیرند رخصت عزیمت پیدا می کند و تا این قسم اعتقاد بہ پیر نہ داشتہ باشد از برکات وثمرات صحبت محروم مطلق ہست۔ اگر چہ سالہا در صحبت بگذراند و ریاضتہائے شاقہ پیش گیرد کہ غیر از حرمان نتیجہ نیست۔ ومجرد اخلاص ومحبت بے مؤنت ریاضت ومشقت در حصول کمالات کافی ہست۔ آرے اگر مشقت وریاضت با محبت و اخلاص جمع شود نور علیٰ نور خواہد بود والا محبت مجرد محبت ہم بہ کمال می رساند۔ باید کہ بحال خود نیک تامل نمایند۔ اگر این قسم اعتقاد کہ مذکور شد در خود یابند پس سیر سرہند را القصد نیاز

روضۂ مطہرہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مغتنم دانند و چند گاہ مجاورت آن روضۂ مطہرہ منورہ اختیار نمایند و گوہرے ازان کمالات کہ بالا ذکر یافت بدست آرند۔ واگر این نوع اعتقاد و گرویدہ در خود نہ فہمند پس تصدیع نہ کشند و دیگرے را در تصدیع نیندازند۔ چون ملکہ روئی کہ طلب نصائح و فوائد نمودہ بودند بنا بر آن شمہ ازان چہ علم داشت ابلاغ نمود۔ والا این حقیر سراسر بشارات ونقص مغتنم است زیادہ چہ تضیع اوقات نماید۔ والسلام۔

مکتوب پنجاہ و دوم - بہ شہزادہ سلطان محمد معظم در فضیلت ذکر خفی و مزیت دوام حضور کہ مخصوص این طریقہ است و بیان آنکہ افادہ و استفاضہ این طریقہ علیہ انعکاسی است و بیان آنکہ ذکر ہر چند از اسباب وصول است اما مشروط برابطہ و فنا فی الشیخ است۔ وَمَا یُنَاسِبُ ذٰلِكَ۔

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ۔ فی الحدیث اَلذِّكْرُ الَّذِیْ لَا تَسْمَعُهُ الْحَفَظَةُ تَزِیْدُ عَلَى الَّذِیْ تَسْمَعُهُ الْحَفَظَةُ سَبْعِیْنَ ضِعْفًا۔ در نفحات در احوال شیخ ابی سعید بن ابی الخیر مذکور است کہ شیخ را گفتند فلان کس بر روے آب می رود۔ گفت سہل است بزغی وصعوہ نیز بر آب می رود گفتند فلان کس در ہوا می پرد گفت زغنی و مگس نیز در ہوا می پرد۔ گفتند فلان کس در یک لحظہ از شہرے بہ شہرے می رود گفت شیطان نیز در یک نفس از مشرق بہ مغرب می رود۔ این چنین چیز ہا بس قیمت نیست۔ مرد آن بود کہ درمیان خلق نشیند و داد و ستد کند و زن خواہد و با خلق درآمیزد و یک لحظہ از خدائے خود غافل نباشد۔ احقر دعاگویان بعد از تبلیغ سلام و تحیہ بعرض عالی متعالی می رساند

که بموجب امر عالی بعضے فوائد که تعلق به شغل باطنی دارند معروض می دارد استماع فرمایند. شغل باطنی در طریقهٔ اکابر این طریق بر اقسام است. قسم اول ذکر اسم ذات طریقهٔ آن بالمشافه بیان کرده شد که از کیفیت آن اطلاع بخشند عمده آنست که ذکر ملکهٔ دل می گردد و صفت لازمهٔ او شود چنانچه سمع صفت سامعه و بصر صفت باصره بعد از حصول این حالت کار و بار به لطیفهٔ روح است و روح به جانب یمین صدر است و بعد انصرام معامله روح و قطع الاحوال و المعارف متعلقه بها ینکشف اللَّطَائِفُ الثَّلٰثَةُ الْاٰخِرُ ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ یَنْشَرِحُ الصَّدْرُ وَیَضْمَحِلُّ النَّفْسُ ثُمَّ عُوْمِلَ مَعَهٗ مَا عُوْمِلَ وَیَصِیْرُ مِنْ مُلُوْكِ الدِّیْنِ. باید دانست که افاده و استفاده این طریق انعکاسی و انصباغی است و مدار معامله به صحبت است به شرط مناسبة الطرفین ذکر هر چند از اسباب وصول است لیکن غالباً مشروط به رابطه و فنا در شیخ است. لهٰذا گفته اند که مقدمهٔ فنا فی الشیخ مقدمهٔ فنا فی الله است این رابطه فقط یا الطاف شیخ کامل بے التزام طریق ذکر موصل است. چنانچه التزام ذکر که خالی ازین رابطه باشد موصل نیست وَمَنْ جَمَعَ بَیْنَهُمَا فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا. و ذکر نفی و اثبات هم فوائد بسیار دارد. در تطهیر باطن سیر از ماسوا او را دخل عظیم است. بعد از اطلاع بر کیفیت اسم ذات طریق آن نوشته خواهد شد درین باب منتظر امر عالی است و دیگر مراتب خیر خواهی و دعاگوئی ظاهر و باطن که مرکوز خاطر فقیر است از حیطهٔ تحریر و تقریر خارج است و ظهور آثار بر مزید عنایات بادشاهانه است

ع شاهان چه عجب گر بنوازند گدا را

بقیة المعروض آنکه جامع علوم ظاهری و باطنی نتیجة الاکابر سید علی عرب منتظم

طلب عالی ہمت والیفاے وعدہ از مکارم اخلاق۔ بالجملہ سید مذکور از عزیزان است قابل محبت وعنایت۔ برادر گرامی فضائل مآب حافظ مقصود علی کہ سالہا در صحبت فقرا بسر بردہ مشمول عنایات والطاف خاصہ خواہد گردید و بعضے التماسہا در خلوت بعرض عالی خواہد رسانید۔ ارشاد پناہ شیخ محمد باقر کہ از خلفاے رشید این طریقہ است صحبت وملاقات او غنیمت است۔ والسلام

مکتوب پنجاہ وسوم ۔ نیز بشاہزادہ مذکور در بیان آنکہ مقصود از سیر و سلوک تحصیل مقام اخلاص است وبیان آنکہ طریقت وحقیقت خادم شریعت اند وَمَا يُنَاسِبُ ذٰلِكَ۔

حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا۔ امابعد احقر دعاگویان بعرض عالی متعالی می رساند کہ از ان ہنگام کہ بہ شرف ملازمت استعداد یافتہ ہموارہ محبت خاص بہ آن جناب عالی در خود می فہمد و در مراتب دعاگوئی وخیر خواہی روز افزون ہرچند از قدیم بہ استماع اخبار حق پرستی واستقامت بر طریقۂ مرضیہ کہ حضرت حق سبحانہ تعالےٰ بہ خصوص بہ آن صاحب عالم کرامت فرمودہ شادان وخورم بودہ غائبانہ دل را نگرانی وہواداری ہم رسیدہ۔ لیکن بعد از مشاہدۂ اخلاق واوصاف حالت دیگر دارد و مراتب ہواخواہی ولوازم دعاگوئی در تضاعف واشتیاق ملازمت گرامی بیش از بیش۔ خوش گفت ؎

تا دیدہ رخت عمرے سودا بتو ورزیدم ۔۔۔ فارغ ز تو چون باشم اکنون کہ رخت دیدم

بہ موجب حدیث نفیس مَنْ اَحَبَّ اَخَاهُ فَلْيُعْلِمْ اِيَّاهُ۔ شمہ از ان معروض داشت۔ یقین کہ آن حضرت ہم عنایت وشفقت خاص بحال این دعاگوے

داشته باشید بقیة المعروض آنکه مقصود از سیر و سلوک و قطع مقامات جذبه و سلوک بتحصیل مقام اخلاص است که مربوط به فنائے الٰہیہ آفاقی و انفسی است و این اخلاص جزوے است از اجزائے شریعت چه شریعت را سه جزو است علم و عمل و اخلاص۔ پس طریقت و حقیقت خادم شریعت اند در تکمیل جزو اوکہ اخلاص است حقیقت کار این است و فہم ہر کس به اینجا نه رسد اکثر عالم به خواب و خیال آرمیده اند و به جوز و مویز اکتفا نموده اند از کمالات شریعت چه دانند و به حقیقت طریقت وا رسند۔ شریعت را پوست خیال می کنند و حقیقت را مغز می دانند که حقیقت معامله چیست بترہات صوفیه مغرور اند و بحال و مقامات مفتون ہداہم اللہ تعالیٰ سبحانہٗ سواء الصراط جاذب الفقیر والامیر مشفق الصغیر والکبیر قاضی محمد منیر که وسیله این دعاگوے است بجناب عالی متعالی بعضے مطالب معروض خواہند داشت توقع که جواب باصواب مرحمت شود صلاح آثار برادر گرامی حافظ مقصود علی از مدتے صحبت فقراء قیام دارد۔ امیدوار عنایات و الطاف بادشاہانہ است والسلام اولاً و آخراً۔

مکتوب پنجاه و چهارم ۔ به ملا محمد جان درسکی در بیان بعضے خصائص و کمالات مجدد الف ثانی قدس سرہٗ۔

نحمدہٗ و نصلی و نسلم۔ به جناب آن برادر گرامی سلام سلامت انجام برسد بعضے از خصائص و کمالات فرمایا که حضرت حق سبحانہٗ به محض فضل و کرم خویش بحضرت مجدد الف ثانی عطا فرموده است نوشته می شود بگوش ہوش استماع نمایند از آنجمله آن است که آن حضرت مبشر شده بودند به آن که دنیا ترا حکم آخرت دادیم

این کلمۂ جامعہ مشتمل ہست بر چندین بشارات چنانچہ بہ تفصیل حضرت ایشان ما در بعضے مکاتیب شرح این را قلمی فرمودہ اند و چند معنی داخل آن درج نمودہ یکے از آنہا آنکہ تنعم و تلذذ و ترفع این دار فنا کہ موجب نقصان درجات آخرت ہست در حق دیگران و در حق آن حضرت موجب رفع درجات ہست و عین مرضی محبوب آیۂ کریمہ وَلَقَدْ اٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ۔ گویا ایمائے است بہ این معاملہ وَھٰذِہٖ نِعْمَةٌ عَظِيْمَةٌ فِيْ حَقِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ و از انجملہ آن ہست کہ بہ آن حضرت الہام واقع شد کہ این نسبت خاصہ تو در بعض فرزندان تو تا قیام قیامت باقی ماند۔ و از انجملہ آن ہست کہ می فرمودند کہ اگر مشتے از خاک پاک قبر من در قبر شخصے باندازند امیدوار بہائے عظیمہ ہست در حق او قلیلے ازان تربت مقدس باقی ماندہ اگر بندگان حضرت بفرمایند برائے ایشان فرستادہ شود۔ و از انجملہ آن ہست کہ فرمودہ اند کہ معارف و اسرار ما کہ در مکتوبات قدسی آیات مرقوم گشتہ بہ نظر حضرت مہدی موعود خواہد در آمد و مقبول حضرت او خواہد گردید۔ و ازان جملہ آن ہست کہ می فرمودند کہ از من تا مہدی دیگرے بہ این کمالات ظہور نہ خواہد نمود۔ و از انجملہ آن است کہ آن حضرت مبشر گشتہ بودند کہ بقعہ کہ قبر مبارک ایشان در انجا ہست یا محلے آن روضہ ہست از ریاض جنت۔ و ازان جملہ ہست آن کہ ورائے کمالات ولایت کہ اولیائے امت بہ آن ممتاز بودہ اند و سکریات و شطحیات در غلبات از انہا سر بر زدہ بہ آن حضرت راہے کہ موصل کمالات نبوت ہست مکشوف یافتند کہ ہیچ ولی سوائے اصحاب و تابعین بہ آن تکلم نہ نمودہ۔ و از انجملہ ہست آن کہ بے طریق ریاضات و مجاہدات شدیدہ بلکہ با رعایت توسط احوال طریق تسلیک طلاب آنحضرت اقرب ہست

به وصولِ مطلوب و این طریق به وجودِ مبارک حضرت ایشان ما شیوع پیدا کرده از فرزندانِ دیگر این قسم خدمت به وقوع نیامده۔ و ازان جمله است عدم تعین سجادہ و ایضاً عدم تقید بیک مرد مرس فی الحقیقة جانشین کسے است کہ بیشتر رشد و ارشاد از وے به وقوع آید وَهٰذَا بِخِلَافِ مَا هُوَ مَرْسُوْمٌ عِنْدَ مَشَائِخِ هٰذَا الْوَقْتِ دیگر تا کجا احصا نماید کہ خارج از حیطہ نوشتن است شنیدہ شد کہ سیادت مآب میر محمد ابراہیم ترک منصب نمودند۔ عجب از ایشان کہ فقیر را مطلع نہ ساختند و این همہ استعجال نمودند اَلْخَيْرُ فِيْمَا صَنَعَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ۔ رَزَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى الْاِسْتِقَامَةَ الَّتِيْ هِيَ فَوْقَ الْكَرَامَةِ۔ دیگر آنچہ از شوق زیارت حرمین شریفین با رفاقت میر محمد ابراہیم نوشتہ بودند مبارک است يَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا۔ کاش مرا ہم این سعادت میسّر شود۔ لیکن خدمات و رضامندی حضرت والدہ از اہم امور است ایشان اذن نمی فرمایند به خدمت بادشاه دین پناه بموجب وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ نیز عرض نمایند اگر ایشان رخصت دادند ما ہم رخصت نمودیم ازین قاع ہر چند یک ظلم از عبادات نافلہ به وجوہ فاضل تر است۔ اگرچہ فرض گشتہ خود حاجت پرسیدن نیست فَاِنَّ حَقَّ اللّٰهِ تَعَالٰى سُبْحَانَهٗ مُقَدَّمٌ عَلٰى سَائِرِ الْحُقُوْقِ۔ والسلام۔

مکتوب پنجاه و پنجم۔ در وصولِ برکات از حقیقت حضرت جبرئیل و یافتن اتحاد خاص به این حقیقتِ علیا و اشاره به حقیقت حضرت اسرافیل

بعد الحمد والصلوٰة به آن برادر عزیز می رساند که احوال و اوضاع فقراء این حدود بخیر و عافیت است و غیر از ماتم عصیان اندوہے واقع نیست امید کہ

بدعاء ظہر الغیب ممد و معاون باشند دیگر از سوانح جدیدہ آنکہ از حقیقت حضرت جبریل علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام درین روزہا انوار و برکات فراوان فائض گشتند و طرفہ اتحادے بہ آن حقیقت معلوم شد و عنایت خاص آنحضرت را در حق خود یافت وَالْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وحقیقت حضرت اسرافیل علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام و مناسبت آن بہ حقیقت الحقائق در مکتوبات جلد ثالث حضرت مجدد الف ثانی در مکتوب تعین حبی نگارش فرمودہ اند از انجا مطالعہ خواہند نمود۔ والسلام۔

مکتوب پنجاہ و ششم ۔ اُرْسِلَ اِلٰی سُلْطَانِ الْوَقْتِ فِی الْاِحْتِرَازِ عَنِ الْمَظَالِمِ وَالْمَنْعِ عَنْ اِعَانَۃِ الظَّلَمَۃِ وَالرَّفَضَۃِ وَاِغْرَازُھُمْ فِی الزَّجْرِ عَنِ التَّسْوِیْفِ فِیْ ذَالِکَ۔

حَامِدًا وَّمُصَلِّیًا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَبَرَکَاتُہٗ تَعَالٰی۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَتْ لَہٗ مَظْلَمَۃٌ لِاَخِیْہِ مِنْ عِرْضِہٖ اَوْ شَیْءٌ فَلْیَسْتَحْلِلْہُ مِنَ الْیَوْمِ قَبْلَ اَنْ لَّا یَکُوْنَ دِیْنَارًا وَّلَا دِرْھَمًا اِنْ کَانَ لَہٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِہٖ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ لَہٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَیِّئَاتِ صَاحِبِہٖ فَحُمِلَ عَلَیْہِ۔ وَاَیْضًا قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ فِیْنَا۔ قَالُوْا الْمُفْلِسُ فِیْنَا مَنْ لَّا دِرْھَمَ لَہٗ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِصَلٰوۃٍ وَّصِیَامٍ وَّزَکٰوۃٍ وَّیَاْتِیْ قَدْ شَتَمَ ھٰذَا وَقَذَفَ ھٰذَا وَاَکَلَ مَالَ ھٰذَا وَسَفَکَ دَمَ ھٰذَا وَضَرَبَ ھٰذَا فَیُعْطٰی ھٰذَا

حسناتہ وھذا من حسناتہ فان فنیت حسناتہ قبل ان یقضی ما علیہ ثم طرح فی النار۔ ہرگاہ فرالفس را این حال خواہد شد فما بال النوافل فاعتبروا یا اولی الابصار۔ وبالجملہ اعانۃ الظلمۃ والرفضۃ واعزازھم واحترامھم اعانۃ لھم علی المعصیۃ قال سبحانہ تعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان فالحذر ثم الحذر۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھلک المسوفون۔ والسلام۔

مکتوب پنجاہ وہفتم ۔ نیز بہ بادشاہ دین پناہ در فضیلت سلطان عادل وسفارش درویشی۔

حامداً ومصلیاً ومسلماً۔ اما بعد کمترین دعاگویان وخیرخواہان بعد از عرض سلام معروض مقدس معلی می گرداند کہ دعاگوے قدیمی ہموارہ بہ دعاے ظہر الغیب کہ شیوۂ قدیمی است رطب اللسان است وچرا نباشد کہ تقویت دین متین ونصرت ملت مبین وابستہ بہ سلاطین عظام است فی الحدیث الاسلام والسلطان اخوان توامان لا یصلح واحد منھما الا بمصاحبہ فالاسلام اس والسلطان حارس وما لا اس لہ منھدم وما لا حارس لہ ضائع الدیلمی عن ابن عباس وایضاً فی الحدیث السلطان العادل المتواضع ظل اللہ ورمحہ ویرفع للوالی العادل المتواضع فی کل یوم ولیلۃ عمل ستین صدیقاً کلھم عابد مجتھد ابو الشیخ عن ابی بکر۔ حضرت سلالت جامع الفضائل برادر دینی حافظ مقصود علی کہ حافظ قرآن مجید وبحلیۂ صلاح وتقوی آراستہ است وسابق بہ منصب دوصد پنجاہی سربلندی داشت ومدتے بہت کہ

در صحبتِ فقراء بہ وضع صلاح و وصف عبادت می گذارند و جمعے کثیر با خود وابستہ دارد امید وار است کہ یومیہ فراخورِ او از پیشگاہِ خلافت و جہان داری مرحمت شود کہ درین کبر سن بہ جمعیت بہ عبادت و دعا گوئی مشتغل باشد۔ اخوی کمالات دستگاہی شیخ عبد اللطیف کہ از مدتے بہ مرض مبتلا بود والحال شفا یافتہ بہ دعائے محمودی دارین آن حضرت مشغول ہست و بعرض سلام جرأت می نماید۔ والسلام

مکتوب پنجاہ و ہشتم ۔ بہ شاہزادہ سلطان معظم در ذکر بعضے خصائص و مزایائے این طریقہ علیہ و بیان آنکہ عمدہ در حصول آنہا وحدانی التوجہ ساختن ہست خود را در خدمت پیر کامل و فانی شدن ہست در وے۔

حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ اما بعد۔ احقر دعا گویان بہ عرض عالی متعالی می رساند کہ اثنان ہنگام کہ عنایت نامہ گرامی رسیدہ طرفہ مجتبے بہ جناب آن صاحب عالم مید اشد عنایات کہ دران مندرج ہست شکر آن را چہ گونہ ادا نماید توقع چنان ہست کہ از حاشیہ خاطر عاطر منسی نہ فرمایند و از دعا گویان و خیر خواہان دارین تصور فرمایند۔ بہ مقتضائے ہوا خواہی بعض خصائص و مزایای این طریق عالی کہ بنیادش نقشبندیہ ہست و بران بنیاد کوشکہا و عمارتہا بنا ساختہ اند معروض می دارد۔ بدانند طریقے کہ بزرگان ما اختیار کردہ اند بدایتش از عالم امر ہست مِنَ الْقَلْبِ وَالرُّوْحِ وَالسِّرِّ وَالْخَفِیِّ وَالْاَخْفٰی وحصُوْلِ الْاَحْوَالِ الْمُوَاجِیْدِ وَالتَّجَلِّیَاتِ یَخْتَصُّ بِکُلِّ فَرْدٍ مِنْ ھٰذِہِ اللَّطَائِفِ الْمَذْکُوْرِ ثُمَّ یَصِیْرُ النَّفْسُ مَعَ تَوَابِعِھَا مُضْمَحِلًّا مُتَلَاشِیًا فَانِیًا مُسْتَھْلِکًا ثُمَّ یَنْشَرِحُ الصَّدْرُ بِحَقِّ الْاِنْشِرَاحِ ثُمَّ یَحْصُلُ التَّصْفِیَۃُ وَالتَّزْکِیَۃُ لِلْعَالَمِ الْخَلْقِ وَنَفْیٌ بِالْعَالَمِ الْخَلْقِ اللَّطَائِفُ الْاَرْبَعَۃ

مِنَ الْهَوَاءِ وَالْمَاءِ وَالنَّارِ وَالتُّرَابِ فَيَجْتَنِبُ يُعَامِلُ مَعَهُمَا يُعَامِلُ وَهٰذِهِ الْأَحْوَالُ لَا يَتَيَسَّرُ إِلَّا بِمُتَابَعَةِ سَيِّدِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ مِنَ الصَّلٰوةِ أَفْضَلُهَا وَ مِنَ التَّحِيَّاتِ أَكْمَلُهَا۔ حقیقت کار این است اما فہم ہر کس اینجا نہ رسد اکثر عالم بہ خواب وخیال آرمیدہ اند وبجوز ومویز اکتفا نمودہ از کمالات شریعت چہ دانند وبہ تحقیقت وطریقت چہ وا رسند شریعت را پوست خیال می کنند وحقیقت را مغز می دانند۔ نمی دانند کہ حقیقت معاملہ چیست بہ ترہات صوفیہ مغرور اند وباحوال ومقامات مفتون هَدَاهُمُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ سَوَاءَ الصِّرَاطِ بخلاف این اکابر کہ بہ ظاہر وباطن بر شریعت قدم راسخ دارند واز نص بہ فص نمی گرایند واز فتوحات مدنیہ بہ فتوحات مکیہ التفات نمی نمایند آن تجلی ذاتی کہ دیگران را برقی است این بزرگواران را دائم است شہود وحدت را در کثرت در قدم اول گذاشتہ بہ فوق الفوق شتافتہ اند نظر شان شافی امراض قلبیہ است وتوجہ شان دافع علل معنویہ بہ نیم التفات شان آن حاصل است کہ در جاہای دیگر بہ عبادات وریاضات بدست نیاید۔ خوش گفت ؎

نقشبندیہ عجب قافلہ سالار انند | کہ برند از رہ پنہان بہ حرم قافلہ را
از دل سالک رہ جاذبہ صحبت شان | می برد وسوسۂ خلوت وفکر چلہ را

والیضا باید دانست کہ عمدہ در حصول مطالب ارجمند وحداثی التوجہ ساختن است خود را در خدمت شیخ کامل مکمل وفانی شدن است در و لہذا فرمودہ اند کہ فنا فی الشیخ مقدمۂ فنا فی اللہ سبحانہ رزقنا اللّٰهُ سبحانہٗ وَإِيَّاكُمْ شَيْئًا مِّنْ هٰذِهِ الْمَعَارِفِ وَالْأَسْرَارِ ؎

دادیم ترا ز گنج مقصود نشان　　گر ما نرسیدیم تو شاید برسی

فضائل مآب برادر گرامی حافظ مقصود علی بخدمت عالی فرستاده شد یقین کہ عنایات والطاف خاصہ شاملِ حالِ او خواہند مرعی داشت بعضے ادعیہ ماثورہ و اعمالِ مجربہ نظر بہ محض خیر خواہی دارین نمودہ مصحوب حافظ ارسال داشتہ بمطالعہ خاص خواہد در آمدہ والسلام اولاً و آخراً۔

مکتوب پنجاہ و نہم ۔ بہ سلطانِ وقت در بیان آنکہ بلا و مصیبت ہر چند بظاہر تلخ است اما فی الحقیقت ترقی بخش است۔ و بیان آنکہ از ضغطۂ قبر ہیچ کس را نجات نیست و در دید قصورِ اعمال و متہم داشتن نیات و ذکرِ فضائل مبطون و امثال آن۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ فِی السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَفِی الشِّدَّۃِ وَالرَّخَاءِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ مَا اُوْذِیَ نَبِیٌّ نَحْوَ اِیْذَائِہٖ وَمَا ابْتُلِیَ رَسُوْلٌ مِثْلَ اِبْتِلَائِہٖ بِھٰذَا صَارَ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ وَسَیِّدَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ۔ وَرَدَ فِی الْحَدِیْثِ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ یُعَزِّیْ اَخَاہُ بِمُصِیْبَتِہٖ اِلَّا کَسَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْ حُلَلِ الْکَرَامَۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَنْ اِبْنِ حَزْمٍ۔ کمترین دعا گویان محمد سیف الدین بعرض والا می رساند کہ بہ ورودِ فرمانِ عالیشان سر بلند گردید غریب نوازی فرمودند و دلہائے شکستہ را بدست آوردند فی الحدیث مَنْ عَزّٰی مُصَابًا فَلَہٗ اَجْرُہٗ۔ مثل این ہمہ تفقدات و مراحم بہ احوالِ نامرادان دلالت بر کمالِ تواضعِ آن حضرت دارد ؎

من کہ باشم کہ بران خاطرِ عاطر بگذرم　　لطفہا می کنی اے خاکِ درت تاجِ سرم

چون شیوهٔ دعاگوئی و خیرخواہی از قدیم داریم ہموارہ بہ دعائے سلامتی دارین آن حضرت رطب اللسان می باشیم خصوص درین ایام مصیبت از صمیم قلب دعاہا درحق آن حضرت نمودہ شد بہ اجابت قرین باد مصیبت و بلا ہر چند در ظاہر تلخ و بے مزہ است لیکن فی الحقیقت ترقی بخش است و بحلاوت و طراوت چہ جفائے محبوب بنسبت بہ انعام او بیشتر لذت بخش و فرح آور است لِاَنَّ فِی الْجَلَالِ وَالْاِیْلَامِ مُرَادُ الْمَحْبُوْبِ خَالِصٌ بِخِلَافِ الْجَمَالِ وَ الْاِنْعَامِ فَاِنَّهُمَا مَشُوْبَانِ بِمُرَادِ النَّفْسِ ۔ در دنیا نمکین کہ ہست ہمین اندوہ و حزن ہست خوش گفت ؎

غرض از عشق تو ام چاشنی درد و غم است ورنہ زیر فلک اسباب تنعم چہ کم است

آرے ماتم و مصیبت کہ بسبب از عصیان است کہ باوجود مشاہدهٔ این قسم امور ہیچ متنبہ نمی شویم و بیش از بیش بہ حظوظ نفسانی راغبیم و خواہان ترفع و تعلی خود۔ حالانکہ نص قرآنی است تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا و در احادیث کثیرہ وارد شدہ کہ از عذاب قبر ہیچ کس را نجات نیست فَمِنْهَا مَا اَوْرَدَ الطِّبْرَانِیُّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ تُوُفِّیَتْ زَیْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ فَرَاَیْنَاهُ مُهْتَمًّا شَدِیْدَ الْحُزْنِ فَتَحَدَّ عَلَی الْقَبْرِ وَجَعَلَ یَنْظُرُ اِلَی السَّمَاءِ ثُمَّ نَزَلَ فِیْهِ فَرَاَیْتُهُ یَزْدَادُ حُزْنًا ثُمَّ خَرَجَ فَرَاَیْتُهُ سُرِّیَ عَنْهُ فَتَبَسَّمَ فَسَاَلْنَاهُ فَقَالَ كُنْتُ اَذْكُرُ ضِیْقَ الْقَبْرِ وَضُعْفَ زَیْنَبَ وَكَانَ ذٰلِكَ یَشُقُّ عَلَیَّ فَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ یُّخَفِّفَ عَنْهَا فَفَعَلَ وَلٰكِنْ ضَغَطَهَا ضَغْطَةً سَمِعَهَا مِنْ بَیْنِ الْخَافِقَیْنِ اِلَّا الْجِنَّ وَالْاِنْسَ ۔ وَمِنْهَا مَا اَخْرَجَ سَعِیْدُ ابْنُ مَنْصُوْرٍ وَابْنِ اَبِی الدُّنْیَا عَنْ زَاذَانَ قَالَ لَمَّا دَفَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

ابنته رقیة جلس عند القبر فتربّد وجهه ثم سرّی عنه فسأله اصحابه فقال ذکرت ابنتی وضعفها وعذاب القبر فدعوت الله ففرّج عنها و ایم الله لقد ضمّت ضمّة سمعها مابین الخافقین الا الجن والانس۔ در منها ما قال رسول الله صلی الله علیه وسلم هذا الذی تحرّک له العرش وشهده سبعون الفا من الملائکة لقد ضم ضمّة ثم فرّج عنه یعنی سعد بن معاذ قال الحسن تحرّک له العرش فرحًا بروحه۔ ہرگاہ بہ این جماعۃ کہ مثوائے اہل اسلام اند این نوع سلوک نمایند وائے بر ما عاصیان خصوص معاملہ این روسیاہ کہ بہ عصاۃ دیگر نمی ماند ہمتش مصروف بظاہر آرائی وقبول خلق است ومطمح نظر او حظوظ عاجلہ ومنتہائے مقاصد او ترفع وتکبر بر اقران فالویل کل الویل چنان باید نمود کہ این نوع مخادع را چہ قسم جزا خواہد بود وما ظلمهم الله ولکن کانوا انفسهم یظلمون این است حاصل عمر ونسخہ سیر وسلوک تا بمن بعنوان این عاصی را تصور فرمودہ گمان صلاح ودرویشی دور نمایند ودر قطار اہل دنیا داخل دانند وچنانچہ با گمانت بہ حسب ظاہر مہربانی می فرمایند این دور از کار را نیز ازین زمرہ دانستہ مہربانی می فرمودہ باشند نہ بعنوان صلاح ودرویشی کہ بمراحل از ان دور ومہجور است۔ واین معنی را بر تکلف وتحمل محمول نہ فرمایند کہ واقع ونفس الامری است حضرت سلامت ضعیفہ مرحومہ کہ قریب بہ سیزدہ وچہاردہ سال بہ انواع امراض مبتلا بود کہ یکے از انہا علت بطن است۔ ودر حدیث آمدہ کہ من قتله بطنه لم یعذّب فی قبره۔ ونیز وارد شدہ کہ المبطون شهید عن ابی هریرة رضی الله عنه ان اکثر شهداء امتی لاصحاب الفرش ورب قتیل

بَیْنَ الصَّفَّیْنِ ۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِبُغْیَتِہٖ نظر بہ این احادیث امیدوار عظیمہ ہست و الْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ ۔ والسلام ۔

مکتوب شصتم ۔ الیناً بہ سلطانِ وقت در بیان آنکہ دید قصورِ اعمال مشعر از کمال ہست ۔ و این معرفت مراقبہ اخص خواص ہست ۔

اما بعد می رساند کہ فرمانِ عالیشان و عطر کہ از روے عنایت مرحمت شدہ بود در ورودِ کرامت آمود فرمود و فلانے بہ زبانی نیز اظہار تفقدات مقدس نمودہ ادائے سپاس بے قیاس نمود ۔ و باعثِ جمعیتِ خاطر شد و موجب مزید دعاء دولت دوسرا کہ از قدیم وظیفۂ فقر ہست گشت ۔ این فقیر از اشتغال بہ این امر خطیر ہموارہ فارغ نیست و نخواہد بود وَ کَیْفَ یَفْرُغُ کہ از عہد بعید ربقۂ خیر اندیشی در رقبۂ جان او داد و این سررشتہ را متین و مستحکم می دارد وَ لِلّٰہِ الْمِنَّۃُ کہ آثار خیر خواہی بر ضمیر فیض پذیر ہم مبرہن گردید و این معنی مرارًا بر زبانِ الہام ترجمان گذشتہ والآن نیز رجا بقاے مناسبتِ معنوی واثق کہ این ہمہ عنایات از آثار ہست و دید قصور کہ مرقوم قلم محتشم گردیدہ مشعر از کمال دید ہست از انجا کہ ممکن مرآت کمالاتِ وجوب ہست و تقابل لازم مرآت پس ممکن ہر چند در دید قصور بیش تقابلِ کمالات آن مرتبۂ مقدسہ آئینہ داری بیش و لضدہا تتبین الاشیاء و این معرفت مراقبۂ اخص خواص ہست و کُلّ لِسَان مناسب ہست ۔ والسلام ۔

مکتوب شصت و یکم ۔ غالبًا بہ والدۂ شاہزادہ سلطان محمود مرحوم در تحریص بر محبت و اخلاص بہ جنابِ تقدس نقاب بارگاہ ثریا جاہ تتق نشین ہودج عصمت و شہریاری ثمرہ گزینِ سرادقات مکرمت و جہان داری احقر فقرا عرض

می دارد کہ ہرچند بہ جنابِ عالی نور دیدۂ دانش و بینش خلافتِ جہانبانی نورِ حدیقۂ آفرینشِ سلطنت و کامرانی شاہزادہ والا درجہ ملاقاتِ صوری نہ شدہ لیکن ازانجا کہ الطاف و عنایتِ خاصہ در غیبت شاملِ حال فقرا بے نوا فرمودہ بہ نشانِ خاص مرحمت اختصاص نگاشتہ اناملِ قدسی کو اہل ممتاز و مفتخر می فرمایند لوازمِ وظائف دعاگوئی روز افزون می شود و مراسمِ ہوا جوئی و خیر خواہی در تحقیق و ارتباط معنوی مزید می گردد و قدسیہ سلامت مدار این طریقۂ علیہ بر محبت و اخلاصِ قلبی و اتحاد حقیقی است ہرگاہ این معنی میسر گشت مقاصد دارین حاصل گردید۔ اگر کسے در ظاہر دوربست و اخلاص صمیمی بہ این سلسلۂ علیہ دارد بہ سبب محبت از راہ معیت بتوجہاتِ باطنی این بزرگواران تمام امید مرام صوری و معنوی است و ترقیاتِ محبت با فقرا ثمرۂ رفعتِ دنیا و آخرت است۔ والسلام۔

مکتوب شصت و دوم۔ بہ روشن رائے بیگم مرحومہ در جواب مکتوب او کہ از تصفیۂ عناصر و جز آن نوشتہ بود۔ و بیان آنکہ در ظہورِ انوارِ کعبۂ ربانی تصفیہ عنصرِ خاک دخل تمام دارد و در تحریص بر تعمیر اوقات۔

صحیفۂ شریفہ کہ متضمن وارد عالی بودہ رسیدہ مطالعۂ آن سبب لذات معنویہ گردید۔ الحمد للہ سبحانہ کہ در انوار و برکات کہ در حضرتِ دار الارشاد فائض و دارد اند شریک می باشید و ہموارہ از راہ محبت معنویہ ہمراہ اید۔ و آنچہ نگارش یافتہ بود کہ در تصفیہ عناصر بود دم نورے ظاہر شد می تواند کہ این نور از حقیقت کعبۂ ربانی منعکس گشتہ باشد۔ چنانچہ سابق ایماے بہ این معنی رفتہ بود و توجہ غائبانہ درین امر معروف نمود۔ حمد اللہ سبحانہ کہ پرتوے از انوار کعبہ در باطن یافتہ

اگرچہ بہ طریقِ انعکاس باشد نعمتے ہست عظمیٰ بتصفیۂ عناصر خصوص تصفیہ خاک را دخل تمام ہست در ظہور آن نورِ صرف۔ وچون این تزکیہ وتصفیہ بحدِ کمال خواہد رسید امید ست کہ اصالتہً آن نسبت ظہور فرماید امیدوار باشند واوقات را بہ ذکر وفکر معمور دارند۔ واین حقیر را بہ توجہاتِ غائبانہ ممد ومعاون دانند۔ شب چہارشنبہ با جمعے از درویشان در مسجد معتکف شدیم۔ خیمہ کہ فرستادہ بودید بہ وقت رسید سہ چوبہ دیدادشے را در صحن مسجد استادہ کردہ فقرا بہ آسودگی بسر می برند وبدعاے خیریتِ شما رطب اللسان اند۔ والسلام۔

مکتوب شصت وسیوم۔ در بیان سببِ قبض وبستگی باطن وتحریص برمحبت واستقامت در جمیع امور۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ صحیفۂ شریفہ آن برادرِ گرامی در عینِ انتظار رسید وخوش وقت ساخت وسببِ توجہ غائبانہ گشت چون مشتمل بر درد وشوق بودہ فرحت بر فرحت افزود۔ ع

اے وقتِ تو خوش کہ وقتِ ما خوش کردی

اشعارِ رنگین ودلکش بہ مطالعہ درآمد وحظہا از خواندنِ آن یافتم۔ ؎

الا اے طوطیِ گویاے اسرار مبادا خالیت شکر ز منقار

باید کہ بہ ہمین آئین از احوالِ خیر مآلِ خویش اطلاع می دادہ باشند کہ موجب مزید ارتباط وسببِ توجہات غائبانہ ہست۔ دیگر از قبض وبستگی باطن درآزار نباشند کہ قبض وبسط مرد وبازوے طیرانِ عروج اند با آنکہ گویم کہ سالکے کہ علم بہ احوالِ خود ندارد بسا ہست کہ نسبت بہ باطنِ او ہمیشہ جلوہ گر باشد وظاہر را ازان علم نباشد

دریاین سبب منقبض و محزون بود۔ غیر از قبض و بستگی از احوالِ خود تعبیر نتواند کرد۔
استعدادات طلاب مختلف افتادہ اند عمدہ کار محبت و رسوخ است بہ شیخ خود
واستقامت تام است بر اتباعِ شرعیہ در جمیع امور چہ در ماکول و مشروب و ملبوس
وچہ غیر آن اگر این معارف نقدِ وقت است۔ ہیچ غم نیست چہ این دولتِ عظمیٰ
بے تجلّی بہ نسبت صورت پذیر نیست۔ و اگر درین دو چیز مسطور خللے واقع شود و با
وجود آن احوال و جمعیتِ باطن بحال باشد غیر از خرابی و استدراج ہیچ نیست
بالجملہ این حقیر را از یادِ خود غافل نہ دانند و از دعا و توجہ ممد و معاون شناسند
در وقت تحریر کتابت توجہ بہ جانب شما نمودہ شد و امیدواری تمام حاصل گشت
بلکہ بحکم اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ نسبتِ خاصہ سائر باطن شما جلوہ گردید۔ وَ
اَلْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ۔

مکتوب شصت و چہارم۔ دربیان آنکہ حضورِ معتبر نزد اکابر این طریقہ حضورِ بے غیبت است و بیان یادداشت و تفصیل آن و بیان آنکہ مقصود از سیر و سلوک تحصیل مقام است و مدحِ این طریقہ علیہ و ترجیح آن بر سائر طرق۔

مخدوما در عبارات اکابر این سلسلۂ علیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم
واقع شدہ است کہ نسبتِ ما فوقِ ہمہ نسبتہا است از نسبت حضور و آگاہی خواستہ
اند حضورے کہ نزدِ ایشان معتبر است حضورِ بے غیبت است کہ تعبیر از ان بہ
یادداشت نمودہ اند۔ پس نسبتِ این عزیزان عبارت از یادداشت باشد کہ
بہ فہمِ قاصرِ فقیر قرار یافتہ برین تفصیل است تجلّیِ ذات عبارت از ظہورِ حضرتِ
ذات است تعالیٰ و تقدس و حضورِ او سبحانہٗ بے ملاحظۂ اسماء و صفات و شیون

واعتبارات و آن تجلی را برقی گفته اند یعنی لمع لیسیر ارتفاع شیون واعتبارات متحقق می شود و باز در پردهٔ شیون واعتبارات متواری می گردد پس برین تقدیر حضور بے غیبت متصور نباشد بلکہ زمان لیسیر حضور ہست و اغلب اوقات غلبہ۔ پس این نسبت نزدِ این عزیزان معتبر نباشد و حالانکہ تجلی را مشائخ سلاسل دیگر نہایت النہایت گفته اند۔ ہرگاہ این حضور دوام پذیرد و اصلا استتار قبول نہ کند و ہموارہ بے پردهٔ اسماء و صفات و شیون و اعتبارات متجلی شود حضور بے غیبت خواهد بود۔ پس نسبتِ این اکابر را بانسبتہاے دیگران قیاس باید نمود و بے تکلف فوق ہمہ باید داشت۔ این قسم حضور اگرچہ پیشِ اکثر مردم مستبعد می نماید۔ شعر

هَنِيْئًا لِأَرْبَابِ النَّعِيْمِ نَعِيْمُهَا　　وَلِلْعَاشِقِ الْمِسْكِيْنِ مَا يَتَجَرَّعُ

این نسبت علیہ بر نہجے غرابت پیدا کردہ ہست کہ اگر فرضًا پیشِ اربابِ ہمین سلسلہ بزرگ گفته شود محتمل کہ اکثر آنہا در مقامِ انکار آیند و باور نہ دارند نسبتے کہ الحال درمیانِ اربابِ این خانوادهٔ بزرگ متعارف شدہ ہست عبارت از حضورِ حق است سبحانہٗ و شہود او تعالٰی بر وجہے کہ از وصف شاہدے و مشہودے منزہ باشد و توجہے ہست معرا از جہاتِ ستہٴ متعارفہ۔ اگرچہ جہت فوق متوہم باشد و بظاہر دوام پذیرد و این نسبت در مقامِ جذبہ فقط نیز متحقق می گردد۔ فوقیتِ آن را وجہے ظاہر نیست بخلافِ یادداشت بمعنی سابق کہ حصولِ آن بعد تمامی جہت جذبہ و مقاماتِ سلوک ہست و علو درجۂ آن بر ہیچ احدے مخفی نیست۔ اگر خفاے ہست در حصولِ اوست و لیس حاسدے اگر از حسد انکار

نماید و نا قصے از نقص خود محو کند معذور ہست ؎

قاصرے گر کند این طائفہ را طعن قصور | حاش للہ کہ بر آرم بہ زبان این گلہ را
ہمہ شیران جہان بستۂ این سلسلہ اند | روبہ از حیلہ چسان بگسلد این سلسلہ را

مخدوما بعد از طے منازلِ سلوک و قطع مقاماتِ جذبہ معلوم شد کہ مقصود ازین سیر و سلوک تحصیل مقامِ اخلاص است کہ مربوط بہ فنائے آلہہ آفاقی و انفسی است و این اخلاص جزوے است از اجزائے شریعت۔ چہ شریعت را سہ جزو است علم و عمل و اخلاص۔ پس طریقت و حقیقت خادمِ شریعت اند در تکمیلِ جزوِ او کہ اخلاص است حقیقتِ کار این است۔ اما فہم ہر کس اینجا نرسد۔ اکثر عالم بخواب و خیال آرمیدہ اند و بجوز و مویز اکتفا نمودہ اند از کمالاتِ شریعت چہ دانند و بحقیقت و طریقت چہ وارسند۔ شریعت را پوست خیال می کنند و حقیقت را مغز می دانند نمی دانند کہ حقیقتِ معاملہ چیست بہ ترہاتِ صوفیہ مغرور اند و بہ احوال و مقامات مفتون۔ ہَدَاہُمُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ سَوَاءَ الصِّرَاطِ۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ۔ بدانکہ طریقے کہ اقرب است و اسبق و اوفق و اوثق و اسلم و احکم و اصدق و اولیٰ و اعلیٰ و ارفع و اجل و اکمل طریقہ نقشبندیہ است قدس اللہ تعالیٰ ارواح اہالیہا و اسرار موالیہا۔ این ہمہ بزرگی این طریق و علوِ شانِ این بزرگواران بہ واسطۂ التزام متابعتِ سنتِ سنیہ است علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ و اجتناب از بدعتِ نامرضیہ ایشانند کہ در رنگ اصحاب کرام علیہم الرضوان من الملک المنان نہایت کار در بدایت شان مندرج گشتہ۔ و حضور و آگاہی ایشان دوام پیدا کردہ و بعد از وصول بدرجہ کمال فوق آگاہیہا دیگران شد۔

درمیان نباشد لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ وَکَانَ فِیْ قَوْلِہٖ سُبْحَانَہٗ وَاذْکُرْ رَّبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ اَیْ لِنَفْسِکَ اِیْمَاءٌ اِلٰی ھٰذَا وَھٰذِہٖ الدَّوْلَۃُ الْقُصْوٰی لَا تَتَیَسَّرُ اِلَّا بِصُحْبَۃِ اَھْلِ الْبَاطِنِ بِشُرُوْطِ حُسْنِ الظَّنِّ از ان حضرت استفسار نمایند کہ بیشتر التذاذ در مراقبہ ذکر قلبی است یا در ذکر نفی و اثبات یا در تلاوت قرآن مجید و یا در ادائے نماز بطول قنوت لِکُلٍّ مِّنْھَا وَقْتٌ مُعَیَّنٌ وَحَالٌ مَخْصُوْصٌ۔ واز تحسین عدد ذکر نفی و اثبات نیز استفسار نمایند بالجملہ در خیر خواہی آن حضرت خود را معاف ندارند۔ این حقیر ناقابل ہم غائبانہ این امر خیر غافل نیست و بہ این تقریر نسبت شما نیز بیشتر توجہ مصروف است در ترقیات و تنویر باطن شما از ینجا ملحوظ می گردد و اتحاد خاص باخود می فہمد اغلب کہ نسبت ضمنیت آغاز نمودہ باشد بمشیت سبحانہ۔ بعد از وضوح تام بازہم استشعار خواہیم نمود۔ ظاہر شدن توجہ غائبانہ و دریافتن اثر آن می تواند کہ عبارت ازین معاملہ عظیم باشد وَالْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ۔

مکتوب شصت و ششم۔ بہ بختاور خان در فضائل قضاء حوائج مسلمان۔

نحمدہٗ ونصلی ونسلم فِی الْاَرْبَعِیْنَ لِلشَّیْخِ الْاِمَامِ الْمُتْقِنِ الْحَافِظِ قُدْوَۃِ الْمُحَدِّثِیْنَ رُکْنُ الدِّیْنِ اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْعَظِیْمِ بْنِ عَبْدُ الْقَوِیِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْمُنْذِرِیُّ الحافظ۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَضٰی لِاَخِیْہِ حَاجَۃً کُنْتُ وَاقِفًا عِنْدَ مِیْزَانِہٖ فَاِنْ رَجَحَ وَاِلَّا شَفَعْتُ لَہٗ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ وُصْلَۃً لِاَخِیْہِ الْمُسْلِمِ اِلٰی ذِیْ سُلْطَانٍ فِیْ مَبْلَغِ بِرٍّ اَوْ تَیْسِیْرِ

مکتوب شصت و پنجم - به حقائق آگاهی حافظ محمد محسن دہلوی در فضائل ذکر قلبی و بیان آنکه کمال در ذکر بلکه جمیع عبادات آنست که وجودِ ذکر و عابد درمیان نه باشد وَمَا یُنَاسِبُ ذٰلِکَ۔

بعد الحمد والصلوٰۃ وارسال ملتمیات به جناب آن برادر گرامی می رساند که انچه از عنایت و شفقت بندگان حضرت والعقاد مجلس سکوت قلبی بود به وضوح انجامید و سبب ازدیاد دعاء دولت قاہرہ گردید۔

آسمان سجدہ کند بہر زمینے که درو — یک دو کس یک دو نفس بہر خدا بنشیند

فضائل ذکر نه آن قدر ست که احصار تواند نمود۔ صاحب کتاب صراط مستقیم که از اجله محدثان ہست و سوائے عمل صحیح آنحضرت صلی اللہ علیه وآله وسلم دران کتاب مندرج نیست۔ وی فرماید چون ایام وحی نزدیک رسید خلوت و تنہائی رادوست گرفت و در کوہ حرا که سه میل راہ ہست تا کعبه خلوت می داشت۔ و دران کوہ غارے ست خورد که درازی آن چہار گز شرعی ہست و پہنائے آن یک گز و ثلثے و در بعضے مواضع باقی کمتر دران غار خلوت بچه نوع بود بعضے گفته اند که عبادت وے به فکر بود۔ و بعضے گفته اند عبادت به ذکر بود و این قول صحیح تر ست و دران ایام از مجموع اشیا که به آن معاشر و مصاحب بود تا از اہل و مال و ذات کلی دوری نمود و در دریائے ذکر قلبی مستغرق شد و از اضداد بکلی منقطع شد و انس بیاد آنکه در خلوت برائے وے بود پیدا گشت و ہمیشه دران انس می بود و محل وحی صفا بر صفا می افزود و درین باب ماالتقی درجات کمال رسید رالی آخرہ حال و کمال ذکر بلکه جمیع عبادات آن ہست که وجود ذاکر و عابد

عُشْرٍ اَعَانَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَزَّ وَجَلَّ عَلٰی اِجَازَۃِ الصِّرَاطِ عِنْدَ دَحْضِ الْاَقْدَامِ۔
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ قَدَّرَۃُ الْخَیْرِ وَالشَّرِّ فَطُوْبٰی لِمَنْ جُعِلَتْ مَفَاتِیْحُ الْخَیْرِ عَلٰی یَدَیْهِ
وَوَیْلٌ لِمَنْ جُعِلَتْ مَفَاتِیْحُ الشَّرِّ عَلٰی یَدَیْهِ۔ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَلْقُ عِیَالُ
اللّٰهِ فَاَحَبُّهُمْ اِلَیْهِ اَنْفَعُهُمْ اِلَیْهِ۔ وَعَنْ کَثِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ
عَوْفٍ الْمُزَنِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا خَلَقَهُمْ لِحَوَائِجِ النَّاسِ اِلٰی عَلٰی نَفْسِهٖ اَنْ لَا یُعَذِّبَهُمْ
بِالنَّارِ۔ فَاِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ وُضِعَتْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ یُحَدِّثُوْنَ اللّٰهَ
وَالنَّاسُ فِی الْحِسَابِ۔ وَعَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَشٰی فِیْ عَوْنِ اَخِیْهِ وَمَنْفَعَتِهٖ
فَلَهٗ ثَوَابُ الْمُجَاهِدِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَضٰی لِاَخِیْهِ الْمُسْلِمِ
کَانَ کَمَنْ اَحْرَمَ لِلّٰهِ عُمْرَۃً وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُؤْمِنٍ کُرْبَةً جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ
شُعْلَتَیْنِ مِنْ نُوْرٍ عَلَی الصِّرَاطِ یَسْتَضِیْءُ بِضَوْئِهِمَا عَالَمٌ لَا یُحْصِیْهِ
اِلَّا رَبُّ الْعِزَّۃِ۔ اشفاق پناہا صحیفۂ شریفہ مشتمل بر معانی چنین فضائل
پناہ حقایق و معارف آگاہ شیخ فلان و تفصیل اسعاف اوطار حافظ مقصود علی
و فرزند ملا عبد الحق در رفعت مآب زین العابدین و سائر اہل اسناد کہ نوشتہ
این جانب می برند و گذرانید ابن رقائم نیاز بہ جناب معلّی و جریان کلمۃ الوعد

دربابِ نگارش جواب برزبانِ والا وگماشتن حیلہ بہ سزاوے تیاری سند مبلغ مرمت خانقاہ وحصول پروانگی رسیدن فضائل پناہ قاضی فضل اللہ درمقدمہ بہ حضور سعادت ظہور واصدار حکم رفع بدعت مبتدعان از بلدہ اورنگ آباد درود مسرت آمود نمود وانبساط اخلاص مناط افزود۔ ازان رو کہ امرِ خطیر القرام مہام مسلمین بموجب احادیث مسطورہ فی الصدر مستوجب درجاتِ عظیمہ و مستلزم مثوباتِ فخیمہ است شکر توفیق احراز این موہبتِ کبریٰ بر اصحاب این امنیتِ قصویٰ اہتم و ازان جہت کہ این خادم فقرا بہ وسیلۂ جمیلہ مساعیِ ایشان درین عمل خیر تحصیل اجر جزیل وجزاء جمیل می گردد اداے این حق بہ دعاے مزید دولت نشاتین برین کس لازم و ازان وجہ کہ سببے در حصول این منزلت با نشان ازین جانب وقوعے دارد۔ اگر این معنی را باعث ثبوتِ حق گفتہ شود رواست و اگر سبقت اداے حق متاخر ایشان نامیدہ آید سزاوار۔ ازان سبب کہ اہل حوائج توسطے در وصولِ ایشان بہ نتائج باقی آن جہانی دارند می توان گفت کہ اینہا ہم حقوق یا شند کملہ چون اینہا وسائط دولتِ اُخروی اند حقوق شان راجح باشند تبارک اللہ این جماعہ باوجود خواری وبے اعتباری اعتبارے بہم رسانیدہ اند۔

غلام خویشتنم خواند لالہ رخسارے | سیاہ روئی من کرد عاقبت کارے

وکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِیکِ الْمُہَاجِرِیْنَ

این ہمہ بہ واسطۂ ترغیب ازدیاد ہمت و بالاحق توجہات سامیہ دمادہ فقرا بے شمار است وتحمل ایشان تکالیف کثیرہ مصارف را موجب کمال استغنا رنے لے

اطلاقِ معذرت و تکلیف درمقامے کہ نظرِ دوربینان حدید البصیرۃ را اسرار کریمہ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ نفوذ کردہ باشد و دولِ فانیہ درجنب نعم یافتہ مضمحل شدہ چہ ملایم سبحان اللہ وبحمدہٖ این دو کلمۂ مبارکہ چہ جامعیت دارد کہ علوم مرتبۂ فنا در کلمۂ اولی مندرج است ومعارف موطن بقا در کلمۂ ثانیہ مندرج۔ اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ مؤید آن ہست کہ اَلْقُرْاٰنُ يُفَسِّرُ بَعْضُهٗ بَعْضًا۔ خوش گفت ؎

گر بر سر کوے ما کشتہ شوی شکرانہ بدہ کہ خوں بہائے تو منم

قلم بجاے دیگر افتاد ومانحن فیہ از دست رفت۔ نعم ما قال۔ بوے گلم چنان مست کرد کہ دامنم از دست برفت۔ یقین کہ در آیندہ بیش از بیش شفیق غربا بودہ توجہ در صدور جواب عرائض خواہند فرمود وسند تعمیر خانقاہ ارسال خواہند نمود۔ والسلام اولاً وآخراً۔

مکتوب شصت وہفتم۔ بہ بادشاہ دین پناہ در نصائح فرودیہ و سفارش بعضے احبہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حامداً ومصلیاً ومسلماً۔ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اَصْدَقَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَاَوْثَقَ الْعُرٰى كَلِمَةُ التَّقْوٰى وَخَيْرَ الْمِلَلِ مِلَّةُ اِبْرَاهِيْمَ وَخَيْرَ السُّنَنِ سُنَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَشْرَفَ الْحَدِيْثِ ذِكْرُ اللّٰهِ وَاَحْسَنَ الْقَصَصِ هٰذَا الْقُرْاٰنُ وَخَيْرَ الْاُمُوْرِ عَوَازِمُهَا وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَاَحْسَنَ الْهُدٰى هُدَى الْاَنْبِيَاءِ وَاَفْضَلَ الْمَوْتِ قَتْلُ الشُّهَدَاءِ وَاَعْمَى الْعَمٰى الضَّلَالَةُ بَعْدَ الْهُدٰى وَخَيْرَ الْعِلْمِ مَا نَفَعَ وَخَيْرَ

الهدى ما اتبع وشر العمى عمى القلب واليد العليا خير من اليد السفلى وما قل وكفى خير مما كثر وألهى وشر المعذرة حين يحضر الموت وشر الندامة يوم القيامة ومن الناس من لا يأتي الصلوٰة إلا دبرا وأعظم الخطايا اللسان الكذوب وخير الغنى غنى النفس وخير الزاد التقوى ورأس الحكمة مخافة الله عز وجل وخير ما وقر في القلوب اليقين والارتياب من الكفر والنياحة من عمل الجاهلية والغلول من جثى جهنم والكنز كي من النار والشعر من مزامير ابليس والخمر جماع الإثم والنساء حبالة الشيطان والشباب شعبة من الجنون وشر المكاسب كسب الربو وشر المآكل مال اليتيم والسعيد من وعظ بغيره والشقي من شقي في بطن أمه وإنما يصير أحدكم إلى موضع أربع أذرع والأمر بالآخرة وملاك العمل خواتمه وشر الروايا روايا الكذب وكل ما هو آت قريب وسباب المؤمن فسوق وقتال المؤمن كفر وأكل لحمه من معصية الله وحرمة ماله كحرمة دمه ومن يتأل على الله يكذبه ومن يغفر يغفر الله له ومن يعف يعف الله عنه ومن كظم الغيظ يأجره الله ومن يصبر على الرزية يعوضه الله ومن يتبع السمعة يسمع الله به ومن يصبر يضاعف الله له ومن يعص الله يعذبه. اللهم اغفر لي ولأمتي قالها ثلثا اخرجه البيهقي في الدلائل والديلمي وابن عساكر عن عقبة بن عامر۔ احقر فقرا العرض مقدس معلی [illegible]

که دعاے خیریت دارین محمودی نشانتین بندگان حضرت ہر چند بر کافہ انام لازم و
ثابت ہست لیکن نظر بر خصوصیت و عنایات پیغامات کہ از قدیم شامل حال این فقیر
است واجب دانستہ بدل وجان در دعاگوئی مشغول ہست از قریب مجیب حضرت سلامت
فضیلت دستگاہ اخوی شیخ عبداللطیف کہ غربت و نامرادی و مراتب فضل و کمال
ظاہری و باطنی او در بندگان حضرت ہویدا است از صغر سن بہ مرض شکم مبتلا ہست
اگر چند روز صحت ہست باز عود می نماید در حدیث نفیس آمده سافروا و الغزوا و
تَرْزُقُوْا - اَخْرَجَہٗ ابن السنی و ابو نعیم فِی الطِّبِّ عَنْ اَبِی سعید چون درین
ایام قوت سفر بہم رسانده بود بحضور موفور السرور فرستاده شد عمده استعداد خود ہست
بندگان حضرت ہست یقین کہ مورد عنایات و الطاف بادشاہانہ خواہد گردید کہ از
صمیم القلب در دعاگوئی و ختم حضرات خواجہا بزرگوار مشتغل می باشد حضرت سلامت
کمالات اکتساب سید علی عرب عید روس بعد از شکر عنایات کہ شامل حال او شده
سلام و تحیہ معروض می دارد و امید از مزید الطاف بادشاہانہ ہست خاندان سید
مشارٌ الیہ در دیار عرب شہرتے تمام دارد ہر قدر کہ حضرت در حق موی الیہ مہربانی
فرمایند بہ موقع ہست عزیزے ہست دیگر از قبیلہ سید مذکور سید علوی نامی در علم
حدیث بے نظیر ہست و کذلک فی الفقہ و حفظ القرآن و مع ہذا از خصائص این فرقہ
حظ وافر بر داشتہ و بہ اتفاق این فقیر زین العلم فی شرح عین العلم تالیف نموده و جرح
و تعدیل احادیث آن نموده و احادیث دیگر نیز مندرج کرده - بالجملہ نسخہ مذکور غیر
مکرر مؤلفہ شده بمشیئت سبحانہٗ متعاقب ارسال حضور پر نور خواہد نمود و این عزیز
اراده وطن دارد و اعانت آن حضرت در حق او مطلوب ہست - اگر حکم و الا صادر شود

بہ ملازمت عالی مشرف شدہ متوجہ آن حدود گردد۔ درازنفسی از حد گذشت۔ والسلام

مکتوب شصت و ہشتم۔ دربیان آنکہ حالت معتبر ہمان ہست کہ بر دوام باشد وبیان آنکہ تحیر وجہل از لوازم تجلی ذات ہست وترقی بخش یافتن غم واندوہ دنیوی از آثار بقائے خاص ہست۔

اِنَّ اَعْرَفَهُمْ بِاللّٰهِ اَشَدُّهُمْ تَحَيُّرًا فِيْهِ۔ مکتوب مرغوب آن برادر ارشد کہ مشتمل بر احوالات بلند ومقامات ارجمند بودہ رسیدہ فرحت فراوان رسانید آنچہ از استمرار حال وعدم ادراک کہ عجز از لوازم آنست نوشتہ بود دیدنیک مبارک است۔ حالت معتبر ہمان ہست کہ علی الدوام باشد وَلَا يَكُوْنُ مَخْصُوْصًا بِوَقْتٍ دُوْنَ وَقْتٍ فَاِنَّ الذَّاتَ اِذَا تَجَلّٰى اِلَّا اَسْتَتَارَ لَهٗ عِلْمٌ وَعَدَمُ عِلْمٍ۔ وجہل کہ نگاشتہ اند از لوازم تجلی ذات ہست فَاِنَّ النِّسَبَ فِيْ تِلْكَ الْمَرْتَبَةِ الْمُقَدَّسَةِ كُلُّهَا مَفْقُوْدَةٌ وَاَجْهَلُهُمْ اَعْرَفُهُمْ نشان آن مقام۔ از حضرت ذات بہرہ استہلاک ہست۔ استہلاکی از تصور پاک ہست۔ آن معرفتے ہست نامش پاک ادراک بسیط۔ آنجا چہ محل دانش وادراک ہست وبعضے اوقات کہ خود را بعنوان محجوبیت می یابند چہ عجب وَلَا رُضِيَ من کاس الکرام نصیب غم واندوہ وتباہی کہ موجبات ترقیات می شود از آثار بقائے خاص ہست۔ عارف درین ہنگام قائم بمراد اوست عزشانہ وجماعہ کہ داخل طریقہ علیہ شدہ اند۔ وسلام فقیر بجماعۃ رسانند وبہ احوال شان متوجہ باشند۔ والسلام۔

مکتوب شصت ونہم۔ بہ شہزادہ سلطان محمد اعظم دربیان آنکہ از مبدأ فیض ہیچ گاہ تعطیل نیست ومراتب قبول وعدم آن بہ اندازۂ اقبال واعراض

مستفیض است۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْاَعْظَمِ مِنْ کُلِّ عَظِیْمٍ سُلْطَانُہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہِ الرَّفِیْعِ شَانُہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہِ الَّذِیْنَ اَنَارُوْا بُرْھَانَہٗ۔ اما بعد صحیفۂ شریفہ محبت انگیز و ملاطفہ لطیفہ سعادت آمیز مصحوب حافظ مقصود علی در منزلگاہے کہ خاطر خلائص مآثر اخبار خیریت اشتمال بود و وصول صحت شمول نمود۔ لِلّٰہِ الحمد کہ سیماے اتحاد بہ فقرا از جبین آن پیدا وصورت وداد بہ این فرقہ علیا از آئینہ آن ہویدا بود این معنی مورث امید وار یہاے حصول کمالات ظاہر و باطن موجب رجاے مزید سعادات صورت و معنی گردید ایماے از تقید بہ اشتغال و استدعاے ہمت ازین لیے پروبال رفتہ بود۔ بزرگان گفتہ اند کہ از مبدا فیض تعطیل نیست و در ہر لحظہ ابواب فیوض مفتوح۔ ع

فراغت از تو میسر نمی شود مارا

مراتب قبول و عدم آن بہ اندازۂ مدارج اقبال و اعراض از جانب مستفیض است خوشا وقت ہوشیاری کہ بہ دوام اقبال موصوف بود و مدار بہ اضمحلال مشغوف رمزے از اشتیاق کہ بہ قلم محترم در آمدہ ماناکہ پرتوے شوق این جانب بودہ ازین طرف نیز قصۂ اشتیاق برخوانند و حدیث نفیس وَاِنَّ اِلَیْھِمْ لَاَشَدُّ شَوْقًا بمطالعہ فرمایند۔ برادر دینی حافظ مقصود علی کہ از یاران مخصوص است از مہربانی گرامی رطب اللسان و از شفقت سامی عذب البیان رسید باعث ازدیاد توجہ و دعا گردید۔ دو کلمہ درباب مشارٌالیہ سیادت پناہ میر مرتضیٰ نوشتہ شدہ یقین کہ ہرگاہ میر مذکور معروض دارد بسمع اجابت مسموع خواہد گشت۔ والسلام۔

مکتوب ہفتادم ۔ دربیان آنکہ اہل اللہ سہ طائفہ اند ۔ طائفہ ارباب علم اند از ابتدا تا انتہا ۔ و طائفہ ارباب جہل اند کذالک ۔ و طائفہ برزخ اند بین العلم والجہل وترجیح این طائفہ بر فریقین ۔

فَمِنَّا مَنْ عَلِمَ وَمِنَّا مَنْ جَهِلَ بَعْدَ مَا عَلِمَ وَبَقِيَ عِلْمُهُ عَلَى الْاِجْمَالِ.

ازین خیرخواہ سلام عافیت انجام درمعرض قبول افتد ۔ اہل اللہ سہ طائفہ اند ۔ طائفہ ارباب علم اند از ابتدا تا انتہا و طائفہ ارباب جہل اند من الابتدا الی الانتہا و طائفہ برزخ اند بین العلم والجہل وَهُمْ اَحْسَنُ حَالًا مِنَ الْفَرِيْقَيْنِ ۔ چہ علم تفصیلی لیساہست کہ از کثرت ظہور انوار غیر مطلب را مطلب دانند و در راہ بمانند و طائفہ کہ بجہل متصف اند لیساہست کہ سستی در طلب شان پیدا شود فَالْاَفْضَلُ هُوَ التَّوَسُّطُ بَيْنَ الْاِفْرَاطِ وَالتَّفْرِيْطِ لِخُلُوْهِ عَنِ الْاٰفَاتِ ۔ وَبَعْد از وصول ہر سہ فریق در نفس ولایت برابر اند ۔ صاحب علم را بر صاحب جہل فرسیتے نیست در رنگ آنکہ دو شخص بکعبہ رسیدند یکے در راہ تماشا کنان رفت و دیگرے را بہ چشم بستہ رسانیدند بعد از وصول ہر دو مساوی اند ۔ اگر گویند کہ ارباب جہل را علم بہ ولایت خود چگونہ شود و چہ طور دانند کہ ما از اولیائیم ۔ جواب آنکہ اگر شیخ او صاحب علم ہست بہ حصول مراتب او را آگاہ خواہد ساخت كَمَا شَاهَدْنَا فِي صُحْبَةِ شَيْخِنَا وَاِمَامِنَا اِنَّ اَكْثَرَ مِنْ اَصْحَابِهِ الْكُمَّلِ وَصَلُوْا اِلٰى دَرَجَاتِ الْوِلَايَةِ وَمَا حَصَلَ لَهُمُ الْعِلْمُ بِحَالِهِمْ اِلَّا عَلٰى سَبِيْلِ الثُّنْدُرَةِ ۔ وجواب دیگر آنکہ حصول یقین مر ارباب جہل را مشاہدہ احوال مسترشدان خود میشود ۔ چنانچہ بسیارے اہل جہل را مریدان ہستند کہ در تجلیات و ظہورات مستغرق اند و آن از راہ انعکاس ہست و شیوخ آنجماعت چند انے حضور قلب را ہم

نمی دانند بالجملہ عمدہ کار شیخ کامل اگر بہ حصولِ مراتبِ ولایت مریدے راکہ از
اربابِ حیل ہست بشارات بعضے مراتبِ قرب بدہند و مرید نہ فہمد بہیچ قصوریست
هٰكَذَا شَاهَدْنَا وَسَمِعْنَا مِنْ شَيْخِنَا وَ اِمَامِنَا وَلْنَتِمَّ الْمُقَابَلَةَ بِالْمُرَقَّعَةِ
- - - - - - - قِيلَتُنَا ـ اَلْمُجَدِّدُ لِلْاَلْفِ الثَّانِي فِي بَعْضِ مَكَاتِيبِهٖ هٰذَا . ا د السلام

مکتوب ہفتاد و یکم ۔ در فضائلِ ذکرِ خفی و تحریص بر رابطۂ محبت و رعایت
ادب شیخ و بیان آنکہ افادہ واستفادہ این طریق انعکاسی ہست بخلاف سائر طرق
کہ مدار آنہا بر وظائف و اوراد ہست ۔ وبیان آنکہ ریاضتِ این طریقہ اتباع
سنت واجتنابِ بدعت ہست وبیان طریقِ ذکر اسم ذات کہ قدمِ اول این راہ است
وَمَا يُنَاسِبُ ذٰلِكَ

فِي غَايَةِ الْعُمَّالِ اَلذِّكْرُ الَّذِي لَا تَسْمَعُهُ الْحَفَظَةُ يَزِيدُ عَلَى
الذِّكْرِ الَّذِي تَسْمَعُهُ الْحَفَظَةُ سَبْعِينَ ضِعْفًا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ
الْاِيْمَانِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اُذْكُرُوا اللّٰهَ خَامِلًا قِيلَ وَمَا
الذِّكْرُ الْخَامِلُ قَالَ الذِّكْرُ الْخَفِيُّ ابن المبارك فِي الزُّهْدِ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ
حَبِيبٍ مُرْسَلًا خَيْرُ الذِّكْرِ الْخَفِيُّ وَخَيْرُ الرِّزْقِ مَا يَكْفِي ـ رَوَاهُ اَحْمَدُ فِي
صَحِيحِهٖ عَنْ سَعْدٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِي نَفْسِي
وَمَنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَاءٍ مِنَ النَّاسِ ذَكَرْتُهٗ فِي مَلَاءٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ وَالطَّيِّبُ
رَوَاهُ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ زُبْدَةُ الْمُحَدِّثِيْنَ وَاُسْوَةُ
الْمُتَاَخِّرِيْنَ مَوْلَانَا عَلِيُّ الْقَارِيُّ رَحْمَةُ اللّٰهِ فِي شَرْحِ حِصْنِ الْحَصِيْنِ فَاِنْ
ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهٖ اَے فِي سِرِّهٖ وَهُوَ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ ذِكْرًا قَلْبِيًّا اَوْ لِسَانًا خَفِيًّا

مسنده والبیهقی فی شعب الایمان وابن حبان

اخفائیاً ذکرتہ فی نفسی ای فی ذاتی من غیر اطلاع حالہ. علی غیری من مخلوقاتی وقیل المعنی اخفی ثوابہ علی منوال علمہ. واتوفی لنفسی اثابتہ لا اکلہ الی احد من خلقی وفیہ دلیل علی ان الذکر القلبی افضل ثم اللسانی الاخفائی لما ورد من ان افضل الذکر الخفی الذی لا تسمعہ الحفظۃ سبعون ضعفا. وورد خیر الذکر الخفی.

در طریقہ ما مدار وصول بدرجہ کمال مربوط برابطہ محبت است بہ شیخ مقتدا. طالب صادق از راہ محبتے کہ بہ شیخ دارد اخذ فیوض وبرکات از باطن او می نماید وبمناسبۃ معنویہ ساعۃً برنگ او می برآید. گفتہ اند فنا فی الشیخ مقدمہ فنائے حقیقی است ذکر تنہائے رابطہ مسطورہ وبے فنا فی الشیخ موصل نیست ذکر ہر چند از اسباب وصول است لیکن غالباً مشروط برابطہ محبت وفنا در شیخ است آرے این رابطہ تنہا یا رعایت آداب صحبت وتوجہ التفات شیخ بے التزام طریق ذکر موصل است ودر سلوک وتسلیک اختیاری کہ بطریق دیگر وابستہ است مدار کار بروظائف و اوراد واذکار است وبنائے معاملہ بریاضات واربعینات وبہ بیر طریقت بدین مثابہ رجوع نیست. ودرین طریق کہ طریق صحابہ کرام است علیہم الرضوان افادہ واستفادہ انعکاست صحبت شیخ مقتدا با رعایت آداب کافی است ووظائف اذکار وطاعات نیز از ممدات ومعاونات است. صحبت خیر البشر علیہ وعلی آلہ الصلوۃ الزاکیات والتسلیمات والتحیات النامیات در حصول کمالات بہ شرط ایمان وتسلیم وانقیاد کافی بود. لہٰذا راہ وصول درین طریقہ اقرب گشتہ است ودر اخذ فیوض وبرکات از شیخ کامل مکمل کہول وصبیان وشیوخ واحیا واموات برابر اند.

ریاضت درین طریق عالی که متضمن اندراج نہایت ہست در بدایت اتباع سنت سنیہ ہست واجتناب از بدعت نامرضیہ۔ طریق ما طریق دعوت اسمائیست اکابر این طریق استہلاک در مسمیٰ این اسما اختیار فرمودند۔ از نسبت این بزرگواران اگر اندک بدست افتد اندک نیست زیرا که نہایت دیگران در بدایت ایشان مندرج ہست استماع فرمایند که شغل باطنی در طریقۂ ما اقسام ہست قسم اول ذکر اسم ذات ہست وطریق این ذکر آن ہست که طالب را باید که زبان خود را بکام بچسپاند و به جمع ہمت متوجه قلب صنوبری چپ واقع ہست گردد واین قلب صنوبری آشیانہ قلب حقیقی ہست که از عالم امر ہست وآن را حقیقت جامعہ نیز گویند ولفظ مبارک اللہ را در دل به طریق خطور بگذرانند و نیز بان دل این لفظ خطیر بگوید بے آنکه صورت دل را تصور کند ولفس را بند نه کند ودر ذکر گفتن ہیچ گونه آن را دخل نه کند نفس بطور خود می آمده باشد واز لفظ مبارک اللہ ذات بچون خواہد وہیچ صفت آن ملاحظه نماید واز ذروہ ذات به تخصیص صفات فرود نه آید واز تنزیه به تشبیه نگراید باید دانست که ہمچنانکه قلب به جانب دست چپ دارد چنانچه بالا گذشت روح بدست راست تعلق دارد۔ آن نیز محل ذکر ہست۔

مکتوب ہفتاد و دوم۔ اَرْسَلَ اِلٰی سُلْطَانِ الْوَقْتِ فِی النَّصَائِحِ النَّفْسِ ادِیَۃِ وَذَمِّ الْکَفَرَۃِ وَالرَّفَضَۃِ حَیْثُ وَضَعُوْا الْقَوَاعِدَ عَلٰی خِلَافِ الْکِتَابِ وَالسُّنَّۃِ وَاِجْمَاعِ السَّلَفِ۔

قَالَ الشَّیْخُ الْاِمَامُ الْعَالِمُ الْہُمَامُ خَاتَمُ الْحُفَّاظِ مُرَبِّی الْمُرِیْدِیْنَ

القطب الربانی والعارف الصمدانی الشیخ عبد الوهاب الشعرانی قدس الله تعالی روحه فمما انعم الله تعالی علی بعد المجاهدة علمی بکون الحق تعالی یکرهنی او یحبنی وذالک بنظری الی اعمالی وما انا منظور الیه فان نظرت فی نفسی ورایتها متبعة الکتاب والسنة مهتدیة بهدی السلف الصالح بحسب طاقتها حکمت بان الحق تعالی یحبها وهو راض عنها وان رایتها مخالفة الکتاب والسنة قلیلة الورع قلیلة الزهد قلیلة الخشوع قلیلة الخوف من الله تعالی ذاکرة للدنیا وزینتها ومناصبها ناسیة للاخرة ودرجاتها ومراتبها حکمت بان الله تعالی یکرهنا فعلیک یا اخی بالتعمل بهذا المیزان صبحا ومساء ان لم تستطع ذالک فی جمیع الساعات لتعلم مالک وما علیک ولا تنتظر احدا اغیرک بینک الی فعل ذلک فانه مفقود فی هذا الزمان وقد قال الله تعالی بل الانسان علی نفسه بصیرة. فعلم انه یتاکد علی کل شخص لیس له شیخ او اخ صادق ان یزن اعماله بالکتاب والسنة وکلام الائمة لینظر فی ربحه وخسرانه والله یهدی من یشاء الی صراط مستقیم وقال فی موضع اخر ان الله تعالی قد طوی علم المصالح عن عبادة ولطف به واعطاهم بدل میزان الشریعة فما کان محمود فهو من الصالح وما کان من مذموم فهو من المفاسد فالحمد لله رب العلمین. قال عز من قال قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی فلا وربک لایؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینهم

وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ۔ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَاءَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ۔ الْاٰيَةَ۔ يَا دَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيْفَةً۔ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ وَهٰذَا اِجْمَالٌ جَمِيْلٌ وَلِكُلٍّ تَفْصِيْلٌ جَزِيْلٌ وَبِالْجُمْلَةِ مِلَاكُ السَّعَادَاتِ الدِّيْنِيَّةِ وَالدُّنْيَوِيَّةِ اِتِّبَاعُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَمِيْعِ مَا جَاءَ بِهٖ وَهُوَ الدِّيْنُ وَالْاِسْلَامُ وَتَحْكِيْمُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا شَجَرَ بِانْشِرَاحِ الصَّدْرِ يَمْشِيْ حَيْثُ مَعَ الشَّرْعِ وَيَقِفُ حَيْثُ يَقِفُ مَعَ الشَّرْعِ ـ ؎

وَاِنْ اَعْطٰى عَلٰى ذٰلِكَ الْخِلَافَةَ   مُحِبُّ اللّٰهِ لَا يَهْوِيْ خِلَافَهٗ

كُلُّ ذٰلِكَ مُفَصَّلٌ فِيْ كُتُبِ الْفِقْهِ وَنُبَذًا مِنْ ذٰلِكَ فِي الَّتِيْ سَتُوْرُ الشَّرْعِيَّةِ الْاَعْظَمِ وَلٰكِنَّ النَّفْسَ مِنْ شَانِهَا اَنْ تُحِبَّ الْاِطْلَاقَ وَالْاِنْشِرَاحَ وَتَكْرَهُ التَّحْجِيْرَ وَلَوْ مِنَ الشَّارِعِ وَقَلَّ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ تَحْجِيْرَ الشَّارِعِ وَاِيْثَارَهٗ عَلٰى هَوَاهَا وَلِذٰلِكَ تَرَى الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْكَفَرَةِ وَالرَّفَضَةِ وَالْجَهَلَةِ وَضَعُوْا قَوَاعِدَ وَضَوَابِطَ مِنْ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ عَلٰى خِلَافِ مَا وَرَدَ بِهِ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ وَاَقْوَالُ الْاَئِمَّةِ مِنَ الْمُعَامَلَاتِ مَعَ الرَّعَايَا وَالْكُفَّارِ وَاَهْمَلُوْا ذٰلِكَ الَّذِيْ سَتُوْرُ الشَّرِيْعَةِ وَلَا عِبْرَةَ بِهٖ عَلٰى مَا يُشَاهَدُ فَاِنْ اَرَادُوْا اِبْتِدَالَ الَّذِيْنَ تَمَتَّعَهُمْ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا الْاٰيَةَ وَاِنْ اَرَادُوا التَّكْمِيْلَ (عہ) اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ دِيْنَكُمْ الْاٰيَةَ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ فَمَنْ جَاءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ الْاٰيَةَ وَاَسْاَلُ اللّٰهَ التَّوْفِيْقَ وَالسَّلَامَةَ وَالْعَافِيَةَ۔

عہ اِن کی تحقیق نہ ہوسکی

مکتوب ہفتاد و سیوم۔ بہ بی بی عرب خانم در جواب آنچہ عدم یافت احوالِ باطن نوشتہ بود و بیانِ اختلافِ مشائخ در فقدان و وجدان و ترجیح اول بر ثانی و ذکر فضائل محبت و سخاوت۔

آنچہ از عدم یافت احوالِ باطن و فقدانِ حلاوت و اشتغال نوشتہ بودند معلوم آن عصمت پناہ باد کہ درمیانِ مشائخ کبار اختلاف ہست کہ وجدانِ قربِ محبوب بہتر است یا فقدان۔ آن جمعے از مشائخ عظام و اکمل برآنند کہ نایافت بہ احوالِ باطن بہتر ہست کہ آن از لوازمِ ایمان بہ غیب ہست و ایمانِ غیب بہتر از ایمانِ شہودی ہست حق تعالےٰ در کلامِ مجید خود مومنینِ غیب را ستائش می کند۔ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ اَلْاٰیَۃَ۔ ونیز نایافت بہ ارادۂ محبوب ہست بخلاف یافت کہ دران حظ نفس را نیز دخل ہست و آنچہ ارادۂ محبوب ہست ہمان احب ہست ؎

گر ہجر بود مرادِ دلبر | از وصل ہزار بار خوشتر

واغلب آن ہست کہ استعدادِ شمارا مناسبت بہ جہالت و حیرت بیشتر ہست ازین دل تنگ نہ باشند کہ بعضے طلاب را با وجودِ استعداد عالی نسبت بہ جہالت و حیرت می کشد و حضرت مجدد الف ثانی یکے از خلفاے کبار خود را کہ با وجود کمال حال وارشاد از احوالِ خود ہیچ علم نہ داشت و مردم دیگر از وے خوارق بسیار نقل می کردند و اورا از وے اطلاعے نہ بودہ۔ این عبارات بجہت تسکین خاطر او نوشتہ اند۔ صحیفہ شریفہ وصول یافت نوشتہ بودند کہ ذوقے و فرحے کہ اول داشت حالا در خود نمی یابد و این را تنزلی خود می داند۔ معلوم اخوی باد کہ حالتہ اولی در رنگ حالت اہلِ وجد و سماع بودہ کہ حسد را دران دخل تمام بود۔ و

حالتے کہ الحال میسر شدہ جسد از انجا قلیل النصیب است بہ قلب و روح بیشتر تعلق دارد و عدم وجدان ذوق و فقدان فرح فوق فوق وجدان ذوق و فرحت است و نسبت ہر چند بجہالت بکشد و بحیرت انجامد از جسد دور تر رود و اصیل است و بحصول مطلوب نزدیک تر۔ زیرا کہ دران موطن جز جز جہل را گنجائش نیست۔ و نیز از احوال این عزیز حضرت ایشان بہ یکے از یاران نوشتہ اند۔ اخوی اعزی مولانا احمد برکی کہ عوام ورا از علمائے ظاہر می دانند و او نیز علم بہ احوال خود و یاران خود ندارد دسرش آن است کہ باطن او متوجہ شہود تنزیہی است کہ موطن جہل است و ایمان او در رنگ علما ایمان بہ غیب است باطن او از بلند فطرتی التفاتے شہود کثرت آمیز نکردہ است و ظاہر او بہ ترہات صوفیہ مفتون و مغرور نہ گشتہ انتہی کلامہ الشریف۔ و دیگر سبب نایافت احوال آن ہمشیرہ این است کہ علم احوال از امتداد صحبت شیخ مقتدا می باشد چون ایشان را صحبت ممتد نہ شدہ بنابران علم بہ احوال ندارد امیدوار است کہ بعد از کثرت توجہات با وجود حضور صحبت علم احوال نیز بہ آن ہمشیرہ انشاء اللہ العزیز میسر گردد و بالفعل آنچہ در ایشان صحبت خدا و رسول او صلی اللہ علیہ وسلم کہ علاقہ محبت در ویشان و امداد و اعانت ایشان است نقد وقت است خبر از وصول مراتب کمال می دہد چنانچہ در حدیث شریف آمدہ از ابن مسعود کہ گفت مردے بخدمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم آمدہ پس گفت یارسول اللہ چہ گونہ می فرمائی تو در حق مردے کہ درست داشتہ است قومے را کہ ملحق نہ شدہ بہ آنہا یعنی عمل نہ کردہ مثل اعمال آن قوم پس فرمود رسول صلی اللہ علیہ وسلم اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ یعنی مرد با کسے است کہ دوست داشتہ است آن را۔ و از انس رضی اللہ عنہ آمدہ کہ بدرستی مردے گفت یارسول اللہ

عنی اللہ علیہ وسلم کے آمدنی ہست قیامت۔ فرمود صلی اللہ علیہ وسلم دیل ہست ترا
چہ آمادہ کردۂ تو برائے آن۔ گفت آن مرد ہیچ آمادہ نہ کردہ ام مگر آنکہ بدرستی من
دوست دارم خدا و رسول او را۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمود تو با کسے ہستی کہ دوست
داری آن را۔ انس گفت پس ندیدم مسلمانان را کہ خوش وقت شدند چیزے بعد از
اسلام مثل خوش وقتی ایشان باین کلمہ دانچہ حق سبحانہ و تعالیٰ آن ہمشیرہ را بہ صفت
جود سخا آراستہ کردہ شکر این نعمت عظمیٰ بجا می آرند کہ چہ قدر صفت این خصلت
حسنہ در حدیث وارد شدہ۔ علی الخصوص کہ اموال ایشان اکثر بخدمت اہل اللہ صرف
است۔ در حدیث شریف از ابی سعید مروی ہست کہ پیغمبر فرمود صلی اللہ علیہ وسلم کہ
در زمان پیشین بادشاہے بود بسیار ظالم و عاصی۔ چون طعام می خورد وسفرۂ او را
بر مزبلہ می افشاندند یکے از عابدان بر مزبلہ آمدہ آنچہ پس خوردہ افتادہ می بود می
خورد و بہ آن اوقات می گذاشت۔ بعد از ان آن بادشاہ بمرد و بہ سبب گناہان او
وے را داخل دوزخ کردند۔ بعد از ان عابد بہ گیاہ و آب صحرا می گذرانید۔ بعد
از ان آن عابد نیز بمرد۔ پس حق تعالیٰ فرمود آن عابد را و او اعلم ہست ہیچ کس را بر تو
احسانے ہست کہ مکافات آن کنی۔ گفت نے۔ فرمود پس از کجا بود معاش تو گفت
بر مزبلہ بادشاہے می رفتم آنچہ آنجا می یافتم می خوردم۔ چون تو قبض کردی آن بادشاہ
را بہ گیاہ و آب صحرا قناعت کردم۔ پس امر کرد حق تعالیٰ آن را۔ پس بر آوردہ شد
از دوزخ ہمچو انگشت سوختہ شدہ۔ گفت عابد ہمین ہست کہ می خوردم از سفرۂ او
پس فرمود حق تعالیٰ بگیر دست او را و داخل کن در بہشت بہ سبب احسانے کہ
بودہ است او را بہ سوے تو۔ والسلام۔

مکتوب ہفتاد و چہارم۔ غالباً بہ بادشاہ دین پناہ در بیان آنکہ وقوعِ حضور و آگاہی در اماکنِ غفلت مشعر از قوتِ نسبت است و بیان فرق در حضور مبتدی و حضورِ منتہی ۔

در دلِ ما غمِ دنیا غمِ معشوق شود باده گر خام بود پختہ کند شیشۂ ما

سلام و تحیہ ازین خیرخواہ در معرضِ قبول آرند سبحانہٗ لِلّٰہ الحمد کہ استیلائے حضورِ او تعالےٰ بر نہجے غلبہ نمودہ کہ در اماکنِ غفلت و ہنگامِ اختلاط بیشتر جلوہ می نماید۔ این امرِ جلیل آن قدر از اعظمِ عنایاتِ اوست سبحانہٗ و از قوتِ نسبتِ باطن خبر می دہد و مشعرِ انجامِ کار در نفحات الانس در احوال حضرت نقشبندی می آرد کہ شخصے از ایشان پرسید کہ در طریقۂ شما ذکر جہر در خلوت و سماع می باشد فرمود کہ نمی باشد پس گفت بنائے طریقۂ شما بر چیست فرمودند خلوت در انجمن بظاہر با خلق و بہ باطن با حق سبحانہٗ تعالےٰ ۔

از درون شو آشنا و از برون بیگانہ وش این چنین زیبا صفت کم می بود اندر جہان

آنچہ حق سبحانہٗ و تعالیٰ می فرماید کہ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ اشارہ بہ این مقام است۔ لیکن باید دانست کہ فرق است در حضور مبتدی و حضورِ منتہی۔ مبتدی چونکہ بہ شرف فنا فی اللہ متحقق نہ شدہ است و نفس او ہنوز باقی است حضور او صاف نہ شدہ است و منتہی چون جمیع صفات وجود را بہ اصل سپردہ و بہ فنا فی اللہ مشرف شدہ حضور او در کمال انجلا است لہٰذا آن حضور را حضور خود بخود نامند یعنی حضرت سبحانہٗ و تعالیٰ خود را خود حاضر است چہ سالک درین وقت رخصت بہ صحرائے عدم کشیدہ و مظہر تجلیاتِ اسمائی و

صفاتی گشته معشوق هرگاه می خواهد بباطن او بے خواست متجلی می شود شکر این قسم نعمت عظمیٰ بجا آوردن ضروری ہست لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ۔ والسلام۔

مکتوب ہفتاد و پنجم۔ در تحقیق بقا و ذکر انچہ سود مند ہست درین مقام حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ چون سالک این راه خود را بعدم صرف ملحق می سازد و از کمالِ بنده نوازی ذاتے از نزدِ خود او را اعطا می فرمایند و تعبیر از ان ذات موهوب به بقاے می نمایند بعد ازین حالت اگر خود را موصوف خواهند یافت به آن صفات موصوف خواهند بود و درین وقت هر دو جهت فنا و بقا به اتمام می رسند و مرتبۂ ولایت خاصہ حاصل می شود۔ ولایت را دو جزو ہست فنا و بقا در فنا صفات وجود را از خود منتفی می یابد در بقا صفات دیگر از ان جناب قدس عطا می فرمایند به بقاے ابدی سرفراز می سازند للہ سبحانہ الحمد که مناسبتے به این مقام بهم رسانیده اند چنانچہ نوشته بودند که وجود و صفات را ہمہ از ان جناب می دانند بیشتر تقید نمایند که به حقیقت این مقام پرسند و الحال مناسبت وقت ذکر کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہست به حضور تکرار آن نمایند هر قدر توانند بگویند۔ و اگر عدد معین را مقرر نموده وظیفه سازند بهتر ہست تا پنج ہزار ہر روز خوانده شود خیلے سود مند خواهد بود که تکرار از کلمہ مبارکہ کوه وجود بشری را از زائل می سازد۔ ؎

تا به جاروب لا نه روبی راه | کے رسی در سرائے الا اللہ

واقعه که امشب دیده اند بغایت عالی ہست از مناسبت تام خبر می دهد۔ والسلام۔

مکتوب ہفتاد و ششم۔ به بادشاه دین پناه در تہنیت فتح بعضے بلاد کفار و اخذ جزیہ از انہا و ذکر فضائل جہاد۔

امابعد ـــ احقر بعد از تبلیغ تقدیم دعوات ترقی درجات معروض می دارد که از استماع خبر از لال رانا که راس کفره فجره ہست این دعاگوے صمیمی و جمیع مسلمین شادیہا نمودہ اند کہ تفصیل آن در دفترہا نہ گنجد۔ و شک نیست کہ از لال رانا با این ہمہ غلبہ و اخذ جزیہ بہ انواع تحف و ہدیہ از کمال اعزاز دین متین ہست و معلوم نیست کہ در ملک ہند از مبداء ظہور اسلام تا این زمان رانا کہ مرکز کفر ہندوستان بود ہیچ یکے از بادشاہان بدین غلبہ حکمرانی کردہ باشد تا بہ اخذ جزیہ چہ رسد کہ آن در دیگر ممالک ہند ہم بیش ازین کمتر بہ وقوع آمدہ مثل این فتوح را اگر از مقدمات ظہور امام مہدی موعود شمردہ شود بعید نیست۔ زبان از شکر این نعمت کہ شامل حال جمیع کافہ اہل اسلام شدہ قاصر ہست قال اللہ سبحانہ وتعالی۔ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَلَٰكِنَّ اللّٰهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ۔ والحال آنچہ عنان عزیمت نصرت قرین براے اعزاز دین بطرف دکن معطوف ساختہ اند اعاظم جہاد ہست پاک ساختن ساحت اسلام از لوث نجس کفر از نتائج این سفر ہست و صاف کردن راہ طائفان حرمین الشریفین از لوازم این عزم مبارک اثر حق سبحانہ وتعالی بہ فضل و کرم خویش بہ احسن وجوہ سرانجام کناد خوش وقت و حال آنانے کہ درین امر خطیر و مہم عظیم کمر ہمت را در خدمت پر برکت حیثیت بربستہ اند۔ و بہ نیت صالحہ این سفر صعب را کہ فی الحقیقۃ منتج خیرات و برکات است و وسیلۂ ترقی درجات بہ شوق برگزیدہ اند رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اَبُوْهُرَيْرَةَ

روایت کردہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ مُوْقِفُ سَاعَةٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خَیْرٌ مِنْ قِیَامِ لَیْلَةِ الْقَدْرِ بِمَکَّةَ عِنْدَ حَجَرِ الْاَسْوَدِ رَوَاہُ الْبَیْهَقِیُّ وَ ابْنُ حِبَانَ فِیْ صَحِیْحِهٖ۔ قَالَ الْعُلَمَاءُ فَیَکُوْنُ مُوْقِفُ سَاعَةٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خَیْرٌ مِنْ قِیَامِ مِائَةِ اَلْفِ اَلْفِ شَهْرٍ لِاَنَّ قِیَامَ لَیْلَةِ الْقَدْرِ بِمَکَّةَ بِمِائَةِ اَلْفِ اَلْفِ شَهْرٍ فِیْ غَیْرِهَا۔ وَاَنَسٌ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ روایت کردہ ہست کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ مَنْ رَابَطَ لَیْلَةً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَارِسًا مِنْ وَرَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ کَانَ لَهٗ اَجْرُ مَنْ کَانَ خَلْفَهٗ مِمَّنْ صَامَ وَصَلّٰی رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ بِاَسْنَادٍ جَیِّدٍ قال العلماء۔ وَهٰذَا الْحَدِیْثُ دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَکْتُبُ لِلْنَّوَائِیْ مِثْلَ اَعْمَالِ مَنْ عَبَدَ اللّٰہَ (ہ) فِیْ مَحَلِّ وِلَایَةٍ بِمُجَانَبَةٍ لَهٗ وَمَا اَجْزَلَ هٰذَا الْفَضْلَ الْعَظِیْمَ۔ افسوس کہ این درد از کار ازین قسم نعمت خوشگوار بحسب ظاہر محروم ہست وجہت بعضے عوائق وموانع از جہاد فی سبیل اللہ مہجور۔ یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا۔ لیکن از روے باطن باخود دانند واز راہ دعا وتوجہ کہ وظیفۂ فقرا ہست مدد ومعاون تصور فرمایند۔ اگر فقرائے اہل عزلت سالہا ریاضت کنند واربعینات کشند بہ گرد این عمل نہ رسند طاعات وعبادات کہ دران مقام بہ وقوع آید باضعاف بر طاعت عزلت زیادہ ہست۔ ذکر وتسبیح آن موطن ثواب دیگر دارد ونماز الجماعۃ رتبہ علیحدہ وصدقات ونفقات آن محل را درجہ بزرگ وامراض آن معرکہ را نتیجہ جدا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمود طُوْبٰی لِمَنْ اَکْثَرَ فِی الْجِهَادِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ فَاِنَّ لَهٗ بِکُلِّ کَلِمَةٍ سَبْعِیْنَ اَلْفَ حَسَنَةٍ

ہ نہ پڑھا جا سکا۔

منها عشرة اضعاف مع الذي له عند الله من المزيد رواه الطبرانی
ونیز فرموده علیه الصلوٰة والسلام صلوٰة فی مسجدی تعدل بعشرة الاف صلوٰة
وصلوٰة فی المسجد الحرام تعدل بمائة الف صلوٰة. والصلوٰة بارض
الرباط بالف الف صلوٰة. رواه ابو الشیخ و ابوحیان. ونیز فرموده علیه
وعلی آله الصلوٰة والسلام ان صلوٰة المرابط تعدل خمسمائة صلوٰة. و
نفقة الدینار والدرهم منه افضل من سبعمائة دینار ینفقه
فی غیره. ونیز فرموده علیه وعلی آله الصلوٰة والسلام. من اعان مجاهدا فی
سبیل الله او غازیا فی عسرته او مکاتبا فی رقبته اظله الله فی ظله
یوم لا ظل الا ظله. رواه احمد والبیهقی ونیز فرموده علیه وعلی آله الصلوٰة
والسلام موقف فی سبیل الله لا یسل فیه سیف ولا یطعن فیه برمح
ولا یرمی فیه بسهم افضل من عبادة ستین سنة لا یعصی الله فیه طرفة
عین رواه ابن النجار ونیز فرموده علیه وعلی آله الصلوٰة والسلام من مرض یوما
فی سبیل الله او بعض یوم او ساعة غفرت له ذنوبه وکتب له
من الاجر عدد عتق مائة الف رقبة قیمة کل رقبة مائة الف رواه
ابن زنجویه و شک نیست که این خدمت و هم که به آن توجه دارند جهاد فی سبیل
الله است. اخرج ابوداود والذهبی عن ابن عباس رضی الله تعالی
عنهما مرفوعا یکون فی اخر الزمان قوم یسمون الرفضة یرفضون
الاسلام فاقتلوهم فانهم مشرکون. واخرج الدارقطنی من علی عن
النبی صلی الله تعالی علیه وسلم قال سیاتی من بعدی قوم لهم. نیز

يُقَالُ لَهُمُ الرَّافِضَةُ فَاِنْ اَدْرَكْتَهُمْ فَاِنَّهُمْ مُشْرِكُوْنَ - قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا الْعَلَامَةُ فِيْهِ قَالَ .....

مکتوب ہفتاد و ہفتم

- بہ مغفورہ مرحومہ روشن راے بیگم در بیان آنکہ ہر زمین را فیض علیحدہ ہست و ذکر مکاشفہ مخصوصہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ درین مقام۔

صحیفہ شریفہ در اسعد آنات ورود بہجت آمود فرمود تشریف بردن بہ حویلی جدید یا واردات و مکاشفات تازہ مبارک باشد آنچہ از فیض و برکات آن مکان برکات نشان مرقوم قلم محترم بود باعث لذات معنویہ گردید زَادَكُمُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ شَوْقًا وَّ ذَوْقًا حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمودہ اند کہ ہر سرزمین را فیض علیحدہ ہست و ہر جاے را خاصیت جدا لِلْكُلِّ اَرْضٍ حِصَّةٌ وَلِسَاكِنِهَا حِصَّةٌ زمینے مناسبت بفنا دارد و بقعۂ ملائمت بہ بقاء

ہر خوش اسمرے را حرکاتے دگر ہست

حضرت پیر دستگیر ما رضی اللہ تعالیٰ عنہ در بعضے مکاتیب از مکتوبات قدسی آیات برنگاشتہ اند کہ حضرت مجدد الف ثانی در ہنگامے کہ بہ تقریبے بہ لاہور تشریف بردہ بودند اول در حویلی شخصے فرود آمدند معارف فنا در انجا فائض شد و بعضے مکاتیب معاملات فنا در ہمان جا بہ قلم محترم در آمد۔ چون آن حویلی کہنہ بود بہ حویلی دیگر کہ در محلہ دیگر بود انتقال فرمودند و پیش از انتقال بر زبان الہام ترجمان آوردند کہ دران حویلی معارف بقا فائز خواہد گشت و بعد ہذا انتقال

، ہمچنان واقع شد وبعضے مکاتیب مشتمل بر معارفِ بقا ہمانجا محرّر گردید و نیز برنگاشتہ اند کہ حضرت مجدد الف ثانی برکات و انوار خانہاے خود و خانہا کہ ہمسایہ بودند بیان می فرمودند و در ہر منزل و قریہ کہ می فرا آمدند حقائق آن منازل و قری بر آن حضرت منکشف می گشت حقایق بعضے مومن و حقایق بعضے کافر و قریۂ کافرہ را بایمان دعوت می کردند۔ این مکاشفہ از خصائص خاصہ آن حضرت ہست رضی اللہ تعالے عنہ ظہور این وارد از غرائب روزگار ہست سجداتِ شکر انکشاف این معنی در جنابِ قدس خداوندی جل سلطانہ بتقدیم رسانید و خواہان مزید بر مزید باشید لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ۔ دو ہزار روپیہ نیاز و ہدایاے متعددہ دیگر بہ واسطہ بی بی جیو و فقیر زادہا موافق فرد علیحدہ خصوص قرآن مجید و رحل کہ ہردو غیر مکرر و تحفہ اند فرستادہ بودند رسید و سبب خوش وقتیہا گردید۔ والسلام۔

مکتوب ہفتاد و ہشتم۔ فی ذکر احکام القبور من التسنیم و التسطیح التجصیص و البناء و الکتابۃ علیہا۔

قال فی غایۃ السروجي و یسنّم القبر و لا یسطح اے لا یربع دبہ قال موسی بن طلحہ و زید بن ابی حبیب و الثوری و اللیث و مالک و ابن حنبل و ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہم و قال الشافعی رح یسطح و مثلہ عن مالک فی الجلاب الجمہور ما روی البخاری ای فی صحیحہ عن سفیان التمار انہ رای قبر النبی علیہ السلام مسنما و مسند البخاری عن النخعی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنم قبرہ

وعن محمد بن علی ان قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لسنم وعن الشعبی
قال رایت قبور شہداء احد مسنمة وعن محمد بن الحنفیہ انہ جعل
قبر ابن عباس مسنماء اختار التسنیم ابو علی الطبری وابو علی ابن
ابی ھریرة والجوینی والغزالی ولرویانی والسرخسی وذکر القاضی حسین
اتفاقھم علیہ وخالفوا الشافعی رحمۃ اللہ من ذلک فان قیل فقد
روی الترمذی عن ابی الھیاج الاسدی واسمہ حیان قال قال
لی علی الا ابعثک علی ما بعثنی اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا
ادع قبراً مشرفاً الا سویتہ ولا تمثالا الا ان طمستہ قیل لہ المراد بہ ھذہ
المشرفة المبنیة التی یطلب بھا المباھات انتھی۔ وقال فی البحر۔ یسنم
قدر شبر وقیل قدر اربع اصابع۔ وما ورد فی الصحیح من حدیث علی رضی
اللہ عنہ ان لا ادع قبراً مشرفاً الا سویتہ فمحمول علی ما زاد علی قدر
التسنیم المنتھی۔ وقال مولانا علی القاری فی شرح المشکوٰة قال العلماء
یستحب ان یرفع القبر قدر شبر ویکرہ فوق ذلک ویستحب الھدم ففی
قدرہ خلاف قیل الی الارض تغلیظاً وھذا اقرب الی اللفظ او لفظ
الحدیث من التسویة وقال ابن الھمام ھذا الحدیث محمول علی ما
کانوا یفعلونہ من تعلیة القبور بالبناء الحسن العالی ولیس مرادنا
ذلک فی تسنیم القبر بل قدر ما یبدو من الارض ویتمیز عنھا واللہ سبحانہ
اعلم رواہ مسلم قال مبارک رواہ ابو داؤد والترمذی والنسائی
وعن جابر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یجصص القبر

وَ ان بینی علیہ قال فی الازھار والنھی عن تجصص القبر للکراھۃ وھو
یتناول البناء بذالک وتجصیص وجھہ والنھی فی البناء للکراھۃ
ان کان فی ملکۃ وَللحرمۃ فِی المقبرۃ المسبلۃ ویجب الھدم وان کان مسجداً
انتھی کلامہ۔ وایضاً یکرہ تجصیص القبر وَالبناء علیہ فی حریمہ وَ
خارجہ نعم ان خشی نبش اوحفر سبع او ھدم سیل لم یکن البناء
وَالتجصیص مکروھاً بل قد نظر امامر وسیعلم من ھدم مافی
المسبلہ حرمۃ البناء فیھا اذالاصل انہ لایھدم الا ماحرم وضعہ
کذا فی التحفۃ وایضاً یکرہ الکتابۃ علی القبر لماروی عن النبی صلیّ
اللہ علیہ وسلّم انہ نھی عن تجصیص القبر وان بنی علیہ وان یکتب
علیہ وان یوطأ ولو بنیَ علیہ ھدم ان کانت القبر مسبلۃ وان
کان القبر فی ملک فلا کذا فی شرح الوجیز وکذا لواوصی ان یبنی مسبلۃ
للمسلمین لم ینفذ و ذلک حرام وان کان فی ملکہ فھو مکروہ کما فی
السراج الوھاج وایضاً یحرم البناء علیہ للزینۃ لمارویناہ ویکرہ
الاحکام لبعد الدفن لان البناء للبقاء والقبر موضع الفناء لا الدفن
فی مکان بنی فیہ قبلہ لعدم کونہ قبراً حقیقۃ بدونہ کذا فی البرھان
شرح مواھب الرحمان۔

مکتوب ہفتاد ودوئم۔ بہ بی بی عرب خانم مرحومہ در تحریص بر طلب محبت
فقرا ومدح کلام حضرت مجدد الف ثانی وبیان آنکہ طریق مرضی ومحبوب درین زمانہ
طریق اکابر ماست۔

والدۂ مہربان من ۔ بورودِ عنایت نامہ گرامی مسرور گردید۔ او سبحانہٗ وردِ طلبِ خود و محبتِ دوستانِ خود روز افزون کناد۔ عزیزی می فرماید خداوندا مرا ازین قوم گردان یا از نظارہ کنانِ این قوم گردان کہ قومِ دیگر را طاقت نہ دارم الحمد للہ کہ این معنی در نہاد آن مشفقہ کائن ہست شفقتِ خاص بہ فقرا معلوم می شود۔ خوش گفت ؎

گر دستان گردِ او گر کم رسد بوے رسد ۔ گرچہ بوے ہم نباشد روئے ایشان بس است

از غایتِ حسن ظن طلبِ نعلین این عاصی نمودہ بودند الامر فوق الادب دانستہ فرستادہ شد جاے آن ہست کہ این معنی ازین جانب بوقوع آید چہ آن جناب را نسبتِ جزئیت بہ آن سرورِ دین و دنیا ست علیہ وعلی آلہ من الصلوٰۃ افضلہا ومن التسلیمات اکملہا بہر حال رضامندی ایشان منظور دانستہ این بے ادبی نمودہ شد۔ دیگر بعضے مکاتیب از مکتوباتِ قدسی آیات حضرت مجدد الف ثانی انتخاب نمودہ شد۔ یقین کہ بمطالعہ خاص خواہد درآورد و اطلاع خواہند بخشید این قسم دقایق این راہ درین اواخر الزمان در کتبِ دیگر دیدہ نمی شود و اکثر فقرا این وقت عزیمتِ دعوت و تسخیرِ خلایق را منظور داشتہ ریاضتہاے شاقہ اختیار کردہ اند و بہمین نیت چلہا و خلوتہا می نشینند و جمعے دیگر سماع و رقص را کہ از ممنوعاتِ شرعیہ ہست دیدن خود کردہ خود ہا را رواج دادہ اند و طریق مرضی و محبوب درین زمانہ طریق اکابر ما ست کہ جامع جمیع طرق ہست۔ الا این بزرگواران امورے را کہ موجب امتیاز ہست نزد عوام کالانعام قصداً بس پشت دادہ اند و در تسترِ احوال و اخلاص تلبیس کہ خلاصہ احوالات ہست مبالغہ تمام دارند۔ لیکن چہ توان کرد کہ ازین معاملہ کسے

واقف شد بزرگے می فرمایند ؎

پری نهفته رخ و دیو در کرشمهٔ و ناز — بسوخت عقل زحیرت که این چه بوالعجبیست

مکتوب ہشتادم بہ سلطان وقت در فضیلت ذکر و تلاوت و سفارش بعضے

احبہ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْکُرُوا اللّٰهَ کَثِیْرًا

لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔ وَاَخْرَجَ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ عَنْ کَعْبِ الْاَحْبَارِ قَالَ مَا مِنْ شَیْءٍ

اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَالذِّکْرِ لَوْلَا ذٰلِکَ مَا اَمَرَ النَّاسَ

بِالصَّلٰوةِ وَالْقِتَالِ اِنَّهٗ قَدْ اَمَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِالذِّکْرِ عِنْدَ الْقِتَالِ ۔ ازین

خیر خواہان بہ عرض والا می رساند کہ بعضے ادعیہ ماثورہ کہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

درحین قتال بہ ثبوت پیوستہ مصحوب کمالات دستگاہ میر محمد عارف کہ از دعاگویان

قدیمی است و متوجہ ملازمت عالی ارسال داشتہ آمد یقین کہ بمطالعہ خاص خواہند

در آمد و این حقیر بسبب محرومی ملازمت خود را برکات سعادت برساند منتظر اشارہ

است قَالَ الشَّیْخُ الْعَالِمُ الْعَارِفُ الْکَامِلُ الشَّهِیْرُ فِی الْحَرَمَیْنِ الشَّرِیْفَیْنِ الشَّیْخُ

الشَّعْرَانِیُّ قَدَّسَنَا اللّٰهُ بِسِرِّهِ الْاَقْدَسِ فِیْ کِتَابِهِ الْمُسَمّٰی بِالْمِنَنِ اَدْ مِمَّا

اَنْعَمَ اللّٰهُ تَعَالٰی بِهٖ عَلٰی مَحَبَّتِیْ وُلَاةَ اُمُوْرِ الْمُسْلِمِیْنَ وَمُشَارَکَتِیْ لَهُمْ فِی

الْهُمُوْمِ وَالْاَمْرَاضِ لَاسِیَّمَا السُّلْطَانُ الْاَعْظَمُ وَقَدْ مَرِضْتُ لِمَرَضِهٖ

مَرَّتَیْنِ وَضُرِبَتْ عَلٰی مَفَاصِلِ رِجْلِیْ مَرَّاتٍ اٰخِرُهَا فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةَ

اِحْدٰی وَسِتِّیْنَ وَسَبْعِمِائَةٍ لَمَّا سَافَرَ لِقِتَالِ الرَّوَافِضِ وَمَکَثْتُ مَرِیْضًا مِنْ

اَوَّلِ رَمَضَانَ اِلٰی اٰخِرِهٖ فَلَمَّا شُفِیَ السُّلْطَانُ شُفِیْتُ تَمَّ کَلَامُهٗ حضرت سلامت

برادر دینی میر محمد عارف امید وار است کہ مورد عنایات و الطاف بادشاہانہ

عمری دانند ۔ اگر چیزی مرقوم شود بباشند خود را

گردد فَاِنَّهٗ شَابٌ نَشَاءَ فِیْ عِبَادَةِ اللّٰہِ ۔ والسلام

مکتوب ہشتاد و یکم ۔ بہ ملا محمد امین حافظ آبادی در تحریص بر ارتباط معنوی وطلب ترقی وبیان بعضے کمالات بہ طریق اجمال وذکر احوال بعضے

حامداً ومصلیاً ۔ برادر طریق فضائل وکمالات دستگاہ ملا محمد امین ازین عاصی دور افتادہ سلام عافیت انجام در معرض قبول آوردہ مشتاق دانند آنان ہنگام کہ متوجہ آن حدود بہ دعاے وسلامتی یاد نمودہ اند موانع جز استغراق مطلوب حقیقی جل شانہٗ امر دیگر مباد ۔ بہر حال ارتباط معنویہ را دراز دیاد دارند کہ مدار کار بر آن ہست وشب وروز خواہان ترقی بود مَنِ اسْتَوٰی یَوْمَاہُ فَھُوَ مَغْبُوْنٌ شنیدہ باشند بالجملہ سعی نمایند کہ از اسم الظاہر عروج نمودہ بہ سیر اسم الباطن کہ معبر بہ ولایت علیا ہست برسند تا ہر دو بازوے طیران درست گردد ۔ بعد ازان بمحض فضل خداوندی عز شانہٗ از جمیع صفات وشیون برآمدہ بہ ذات بحت کہ معرا ہست از نسبت واعتبارات ووصل عریانے از لوازم آن مقام ہست مستعد گردند ۔ ع

این کار دولت ہست کنون تا کرا دہند

دیگر سعادت آثار میان شیر محمد بدخول طریقۂ علیہ استفادہ یافتہ ظاہر الشما معرفی ہم دارد لوازم ہم بر کیمیا را بجا خواہند آورد وبتوجہات باطنیہ ممد ومعاون خواہند بود ۔ دیگر از حقیقت احوالات ظاہری وباطنی خویش اطلاع می دادہ باشند کہ بار عشق توجہات غائبانہ ہست وہیچ کس داخل طریق شدہ ہست یا نہ اگر شدہ بچہ کیفیت ہست مفصلاً خواہند نوشت کہ خاطر نگران ہست ۔ دیگر خدمت حقائق آگاہ حافظ محمد شریف درین نوبت امتیاز تمام در یاران حاصل کردند وبشارات خاص مشرف

کنند. چنانچه از حقیقت کعبه و حقیقتِ قرآن مجید و اسرار خلت بهره تام گرفتند
بالجمله کار ایشان از اکثر یاران گذشت. و میان محمد باقر هم آن قدر ترقی نمودند
که چه نویسد بالجمله کار سنین را درین مدت قلیله قطع کرد. والسلام.

مکتوب هشتاد و دوم. به حقائق آگاه صوفی سعد الله کابلی در بیان ترقیات اصحاب خویش و ذکر متوسل شدن حاجی اسد الله وزیر آبادی به آن حضرت و مستفیض شدن غائبانه بعضے یاران به بشارت عامیه.

برادر گرامی حقائق آگاه صوفی سعد الله از حقیقتِ صلوٰۃ بهره وافر گرفته متوجه فوق باشند کتابهائے شما رسید و در فرستادن جواب توقف می شود معذور خواهند داشت. درین روزها آن چهار کس از یاران این فقیر حقیقت صلوٰۃ فرمودند و بعضے الحاق بحقیقت الحقائق هم نشان دادند معامله محبت درین آوان به نوع دیگر هست. امید واریم که آن برادر گرامی از راه محبت بهره ازین کمالات برداشته باشند ترقیات یاران این فقیر اظهر من الشمس گشته یاران جاهائے دیگر حسرت ها دارند زود تر برسند که ما منتظر شمائیم کتابتے که مصحوب خواجه عوض ارسال داشته بودند به مطالعه در آمد وقت جواب نوشتن کم شده. آنچه از ملاقات نمودن به شاهزاده نوشته بودند مبارک هست بعد از استخاره ملاقات بکنند و به پسران شیخ میر نیز ملاقات نمایند و به حقائق آگاه حاجی الحرمین الشریفین حاجی محمد صالح سلام فقیر رسانند و یارانے که پیش شما داخل طریقه گشته اند به سلام مخصوص اند. حاجی اسد الله از خلفائے شیخ آدم که در وزیر آبادی باشد به فقیر متوسل شد و سه چهار توجه ازین خاصی گرفت

وخیلے محظوظ رفت. بہ اخوی خواجہ محمد شریف سلام رسانند و بگویند کہ سلام فقیر بہ شیخ عبدالعلیم رسانند و ظاہر سازد کہ حاجی اسد اللہ وزیر آبادی کہ از اعاظم خلفاء شیخ آدم ہست خاصہ پیش فقیر داخل طریقہ علیہ احمدیہ معصومیہ گشت. وخیلے محظوظ شد و بہ پسر شیخ آدم کہ شیخ اولیا نام دارد و کتابتے نوشتہ فرستاد کہ من استفادہ کردام شمارا ہم اگر طلب حق باشد آمدہ خدا طلبی نمایند و در خانقاہ شیخ آدم ہم شورے برخاستہ ہست حضرت ایشان ہم از توجہ گرفتن او بسیار خوش وقت شدند از مضمون این کتابت مثل خواجہ محمد شریف و خال بیگ و تیمور بیگ را مطلع خواہند ساخت کہ از ترقیات یاران این مسکین مطلع گردند در خانقاہ طرفہ شورے ہست بہ میان محمد باقر لاہوری غائبانہ حضرت ایشان بشارات حقیقت صلوٰۃ و مقامے کہ فوق آن است و لحوق بہ حقیقت الحقائق نوشتند بعد از رسیدن بہ صحبت بعض اسرارہا دیگر فرمودند والسلام

مکتوب ہشتاد و سیوم نیز بہ مومی الیہ در ذکر دخول بادشاہ دین پناہ درین طریقہ و ہجوم اہل طلب.

لہ الحمد علی نعمائہ. کمالات دستگاہ معارف آگاہ صوفی سعد اللہ بہ اعلیٰ مراتب کمال و تکمیل برسند. مختفی نہ ماند کہ بادشاہ بہ دخول طریقہ علیہ مشرف گشتہ بسیار متاثر گشت سہ صحبت با حضرت ایشان داشت. چون شاہجہان وفات یافت بہ جہت ضرور متوجہ اکبرآباد گشت. دیگر از ہجوم اہل طلب کہ مانند مور و ملخ غلو دارند چہ نویسد کہ از حیطہ نوشتن خارج ہست فقیر در خانہ شید الرحمان سلطان سکونت دارد از غایت اخلاص بجد شدہ بخانہ خود آوردہ بسیار خدمت گاری می نماید حضرت ایشان بعد از چند روز ظاہراً متوجہ آن حدود گردند و فقیر در رفتن متردد است

بعض یاران باعث اند کہ شما ہمین جا اقامت نمایند و معالجہ مریض نمودہ بہ وطن

روید ظاہر ماندہ شود اما متعین نیست۔ والسلام۔

مکتوب ہشتاد و چہارم نیز بہ مشارٌ الیہ در جواب مکتوب او کہ از انکشاف حقیقتِ قرآنی وغیر آن نوشتہ بود۔

حامداً و مصلیاً۔ کمالات اکتساب ذو المعارف العالیہ والحالات القویہ

صوفی سعد اللہ بہ جمیع خصائص و کمالات طریقہ احمدیہ معصومیہ بہرہ ور باشند کتابت

شما با کتابت فضائل پناہ شیخ عبد الباقی رسیدہ مضامین ہر کدام معلوم گردید

زادکم اللہ سبحانہ ذوقاً و شوقاً۔ آنچہ از انکشاف حقیقت قرآن وغیر آن مندرج

بود بہ وضوح انجامید۔ حقیقتِ قرآنی بس مقامے ہست عالی۔ منشاء آن وسعتِ

بے چونی ہست کہ بذاتِ غیب متعلق ہست حق سبحانہ بہرہ از آن کامل روزی گرداناد

ملاحظہ وسعت برادر خود خواہند نمود کہ از لوازم آن حقیقت ہست چون قاصد

بر سر راہ بود بہ ضرورت بر چند کلمہ اختصار افتاد و متعاقب انشاء اللہ تعالے

کتابت حضرت ایشان و جواب کتابت کمالات پناہ میان شیخ عبد الباقی فرستادہ

خواہد شد۔ والسلام۔

مکتوب ہشتاد و پنجم۔ در ذکر ملا محمد محسن سیالکوٹی

باسمہ سبحانہ۔ حامداً و مصلیاً۔ سلام و تحیہ ازین عاجز مسکین قبول فرمایند

چون کمالات دستگاہ شیخ محمد محسن سیالکوتی کہ خود را در اعلاء کلمۂ حق فدا

ساختہ ہست و امر معروف و نہی منکر شیوۂ مرضیۂ اوست بہ جہتِ تبلیغ بعضے

امورِ دینی متوجہ ملازمت ہست بنا بر آن بہ این چند کلمہ دراز نفسی نمود معاف خواہند فرمود

و یک مکتوبے از مکاتیب حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ مناسبت با سعید خدمت گرامی فرستادہ شد بہ مطالعہ شریف خواہند در آمد امید کہ نافع آید والسلام

مکتوب ہشتاد و ششم۔ بہ عاشور بیگ در تحریص بر دوام ذکر و نگاہش بر ترک آشنائی فقرا۔

برادر طریقت صلاح آثار عاشور بیگ چندان بذکر قلبی مداومت نماید کہ دل را استغراق تام در مطلوب میسر شود بحدے کہ اگر بہ تکلف یاد ماسوا نماید بہ یادش نماید۔ این حالت معبر بہ فنائے قلب ہست دیگر مدتے ہست کہ از شما ہیچ خبرے نہ رسیدہ ہست از احوال خویش آگاہ می ساختہ باشند کہ سبب توجہات غائبانہ ہست۔ دیگر صحبت حقائق آگاہ صوفی سعد اللہ مغتنم شمردہ گاہ گاہ می رسیدہ باشند کہ از یاران خاص ہست و بہ ہمشیرہ خود خواہند گفت کہ با فقرا آشنائی کردہ باز قطع نمودن خوب نیست احتمال ضرر غالب ہست۔ والسلام

مکتوب ہشتاد و ہفتم۔ در جواب مکتوب او کہ اکثر متضمن معارف بلند بودہ۔

بعد الحمد والصلوٰۃ وتبلیغ الدعوات می رساند کتابتے کہ از راہ محبت فرستادہ بودند رسیدہ مسرت بخش گردید از مدرک شدن حقیقت قرآنی انبساط وانبساط و وسعت بے کیفی آن و اتحاد زیادتی با حقیقت فقر و ولایت محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام و زیادتی مناسبت بہ اخفی و یافتن معاملہ تفصیل وبہرہ یافتن از محبت و یافتن پر توے از حقیقت صلوٰۃ بر باطن شما و ظاہر شدن تفوق آن حقیقت قرآنی کہ نوشتہ بودند ہمہ بہ وضوح پیوست از کرم او تعالیٰ چہ عجب کہ بندہ را بہ خصائص نعم مخصوص سازد و بمزایا ممتاز گرداند اِنَّ رَبَّکَ وَاسِعُ

المغفرۃ ماٰمول از دوستان دعا است۔ والسلام۔

مکتوب ہشتاد و ہشتم ۔ بہ شیخ محمد تھانیسری ۔ در تعزیت۔

لہ الحمد علیٰ کل حال۔ جناب برادر گرامی میاں شیخ محمد سلام و تحیہ در معرض قبول آرند۔ و درین درد و مصیبت کہ درین کبر سن بہ شما رو دادہ است شریک خود دانند و از کیفیت رو داد مشروحاً اطلاع بخشند و در جمیع امور ممد و معاون خود دانند تاخیر در مراسلات و اجوبہ بیشتر بہ واسطہ عدم اطلاع است بر روند گان آن حدود و از راہ غفلت نیست و چگونہ غفلت را گنجایش باشد کہ اتحاد خاص بہ شما سا این است مع ہذا از ادائے حقوق کما حقہ مقصر یم معذوری داشتہ باشد۔ والسلام

مکتوب ہشتاد و نہم ۔ ارسل الی محمد بن سلیمان المکی فی فضل خواص الحرم ومدح ہذہ الطریقۃ العلیہ۔

نحمد اللّٰہ حق حمدہ ۔ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ وعبدہٖ وعلیٰ اٰلہٖ وصحبہٖ رجوم العدی ونجوم الہدی الکرام الاعلام ماجرت بذکرہٖ وذکرہم جیاد الاقلام فی میادین الاعلام وتہدی سلاما الطف من لقاء الحبیب واطرف من منادمۃ اللبیب الیٰ جناب واسطۃ عقد الریاسۃ ومطلع شموس الفراسۃ ذی المقام الاسم الذی یتقاصر عنہ عوالی الہمم ویقدر البالغ اعلیٰ واسنی مراتب التعظم السالع فی العالم ذکرہ حتی صار اشہر من نار علیٰ علم الحایز من بحور علوم المنقول منہا والمعقول لالی الجواہر وجواہر اللالی والحائز قصبات السبق فی حلبۃ معانی الایام واللیالی علامۃ العلماء النحریر الذی لا ینتہی۔

ولكل في ساحل الملاذ الهمام جمال الدنيا والدين الشيخ محمد بن سليمان سلمه الله وادام رياض علوم الناضرة بانوار بيانه مشرقة للطالبين و بحار معروفه المعروف من فيض منانه متدفقة للراغبين وبعد فالداعي على زبرانزبور طي المسطور المنثور اهداء السلام عليكم ورحمة الله وبركاته على الدوام والقيام بوظائف الاخوة القديمة في الاوقات الخالية الصافيه والازمنة الرايقة الالفه الخوال التي تطعناها في حمى ميادين الانبساط ونعم ليتشعاخرون فضل ولم يكن حسبها الآفي سهول الوصال حيث كانت الارواح قبل الاشباح جنود مجندة كما في الاحاديث المرفوعة المعروفة المسندة وهذا النهر ولله الحمد من ذلك الحب وماضونا لبعد المسافة بيننا سرا ثركم تسرى الينا نفحاته وباشاع وذاع وشغفت الاسماع ونشط الطباع ووقع عليه الطباق والاتفاق بين اهل الخلاف والوفاق مما خولتموه من كرائم الخلال المرضية ومنحتموه من تويم السير على سنن السيرة السنة السنية المرضية وهذه نعمة كبرى وغاية قصوى وعاجل بشرى وثناء الاخيار عنوان صحيفة المؤمن يوم القيمة كما ورد في الاخبار فيحسن نشرها ويستحب حسر قناع سترها مع صميمة الاعلام بالحب في الله المامور بذكره وتضويع نشر عطره ومجاورتكم بجوار ذلك الحرم الامين وانتظامكم في سلسلة الثمين المتين وذلك هو الفوز المبين بالقيام بادابه والتزام زكوة نصابه محط الامنيات ومنتهى الرغبات و

مهبط التنزلات والبركات فمن ثمة لم تنزل الافئدة إلى الوفود
عليه علل له يجد فهل مشاقه ملناحة ولم تزح الارواح إلى رواح
مراحه نادين الى المولى سبحانه الكف الضراعة والابتهال فى بلوغ
غاية المأرب والامال من الدوام على التزام الطريقة السنية
النقشبندية الاحمدية التى اساس عمادها ومركز عمودها متا-بعة
الكتاب والسنة ومجانبة البدعة ولو كانت فى الجملة مستحبه كما
يعلمه من سير سير السلف الصالح واقتفى آثارهم من أهل العناية
فهى اقرب طرق السادة الصوفية المرضية ارباب المراتب العليه
على جزيل عددها وجليل مددها مسلكا ونهاية واليق اهل الزمان
والنسب بابناء الاوان لا نفرادها لمزيد اختصاص وكمال الاختصاص
من اندراج النهاية فى البداية وهى فى حلقة ذلك البرهان غاية
الغاية وقد صح الخبر المروى وهو فى التنويه يكفى خير الذكر الخفى و
كذلك الاجتماع فى ذلك الحرم الميمون الامن على احسن حال وانعم
بال ثم مهما كانت حاجة لتعرض إلى سلطان زماننا ملك بلادنا مما
يتعلق بخدمة الحرم الحرام وجيرانه الكرام فلابد وان تشرفونا
بالاعلام بذلك وا لتنبيه على ما هنالك لنتشرف بخدمة وتنظيم
فى سلك خدمته هذا وقد رقمنا صحيفة نعرض على مولانا الشريف
عماد حرم الله تعالى المنيف الوريف روما للاتصال بجنابه وطلبا
للتوصل الى خطابه وكتابه فيكون جوابه وجوابكم تفضلا كامل

او ثواب الدلالة علی الخیر محصلاً وتقربوہٗ منا السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ والمکاتبۃ کما قیل بعض المشاھدۃ وبلوغ السلام من التلاق والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وعلیٰ من حل بالنادی واقام بذالک الوادی وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد والہ واصحابہ وسلم اولا واخرا۔

مکتوب نودم۔ بہ حقایق آگاہ شیخ بایزید سہارنپوری در تحریص بر زیارت روضہ ہاے باسمہ سبحانہ حقایق ومعارف آگاہ ازین مشتاق دیدار سلام وتحیہ در معرض قبول آرند مدتے شد کہ بتقریب زیارت روضہاے متبرکہ سیری باین دیار نہ کشیدہ اند۔ ع انتظار از حد گذشت احباب را۔

اما ارتباطہاے معنویہ مقتضی آن ہست کہ گاہ گاہے محبان را بہ ملاقات فائض البرکات خوش وقت می ساختہ باشند ؎

مایدان مقصد اعلیٰ نتوانیم رسید — ہم مگر لطف شما پیش نہد گامے چند

صحیفہ شریفہ رسیدہ لذات روحانی بخشید۔ والسلام۔

مکتوب نود ویکم۔ نیز بہ مشارٌالیہ در بیان آنکہ مدار بر باطن ہست۔

باسمہ سبحانہ حقایق ومعارف آگاہا۔ بہ وصول ملاطفہ گرامی منبع ومسرور گردید۔ خاطر بجانب شما ہمیشہ نگران می باشد اگرچہ در ظاہر در بعضے احیان نسیان واقع شدہ باشد لیکن مدار بر باطن ہست خوش گفت ؎

مابرون رانگریم وقال را — ما درون رابنگریم وحال را

فقیرزادہا سلام می رسانند مخدومزادہا بکمال برسند۔ والسلام

مکتوب نود و دوئم۔ نیز بسوی الیہ در بیان خلاصہ سلوک حضرت مجدد الف ثانیؒ

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ از جمیع مراتب ظلال واصول گذرانیدہ بہ وصول حضرت احدیت مجردہ کہ منزہ است از شیون واعتبارات مشرف ومستعد سازاد وبحرمت من مازاغ بصرہ وماطغیٰ علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات العلیٰ۔ این کمال از کمالات مرتبہ نبوت علیٰ مصدرہا السلام ناشی ہست واز ولایات ثلثہ صغریٰ و ولایت کبریٰ و ولایت علیا باشد برتر واقع شدہ ہست چہ ولایت صغریٰ تعلق بظلال اسماء وصفات دارد و ولایت کبریٰ و ولایت علیا ہر دو بہ اصول اسماء وصفات متعلق اند وفوق آنہا نیست مگر کمالات نبوت کہ دران حاظور ذات بحت ہست علیٰ الدوام۔ این ہست بیان خلاصہ سلوک حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ مکتوب شریف رسیدہ باعث خوش وقتی گردید۔ ع اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی۔

قبلہ گاہی حضرت میاںجیو را از صعب درگلو ہم رسیدہ بود بللہ سبحانہ الحمد والمنۃ کہ بعافیت مبدل شد۔ والسلام۔

مکتوب نود و سیوم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در فضیلت ارتباط معنویہ۔

لہ الحمد۔ عرفان پناہا۔ عجب چیزے ہست اشتیاق طرفین بحد کمال وعجب صورت اتفاق نمی افتد لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا۔ وازین ہم عجب تر آنکہ کتابت یکے بہ دیگرے نمی رسد۔ کتابہائے شما خوب تواتر می رسند ہر چند فقیر مقصر ہست در ارسال جواب لیکن باوجود آن بارہا جواب نوشتہ ارسال داشتہ۔ سبب عدم وصول تا چہ باشد فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ۔ از آمدن لاہور بعدہ درکتابت نوشتہ شد

دلشمانہ رسید الخیر فیما صنع اللہ سبحانہ اما ﷲ سبحانہ الحمد کہ ارتباط معنویہ روز افزون است وھو المطلب الاقصیٰ والغایۃ است۔ خوش گفت ؎

آسودہ شبے باید خوش مہتابے تا با تو حکایت کنم از ہر بابے

السلام علیکم وعلیٰ من لدیکم۔

مکتوب نود و چہارم۔ نیز بمشار الیہ در بیان آنکہ جلال وجمال را مساوی باید یافت بلکہ از جلال بیشتر راضی باید شد۔

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ کتابتے کہ آن فضائل مآب کمالات انتساب بہ این احقر درویشان ارسال داشتہ بودند در حسین اوقات رسیدہ سبب خوش وقتی گردید ﷲ سبحانہ الحمد کہ دوستان خدا جل شانہٗ این دور افتادہ را گاہے بخاطر خود را می دہند و بچند کلمہ ارشادی می فرمایند۔ لیکن استماع واقع کہ درین روزہا از بعضے مقتدیان نسبت بخاندان شما بہ وقوع آمدہ است موجب بے حلاوتی گشتہ۔ اما چون فعل جمیل مطلق است وہرچہ از ان طرف برسد ہر چند بظاہر تلخ نماید فی الحقیقت عین خوبی وبہبودی است۔ عاشقان صادق جلال وجمال را مساوی می یابند بلکہ از جلال بیشتر راضی وخوش وقت اند۔ خوش گفت ؎

من از تو روے نہ پیچم گرم بیازاری کہ خوش بود ز عزیزان تحمل خواری

جعلنا اللہ سبحانہٗ وایاکم من المحبین الصادقین والسلام

مکتوب نود و پنجم۔ نیز بمشار الیہ در فضیلت قرب معنوی۔

باسمہ سبحانہ بحمدہٗ ونصلی ونسلم سلام بہ الہام ہمت انجام بہ جناب آن برادر گرامی معارف آگاہی در معرض قبول افتد صحائف شریفہ اکثر می رسند و بہ سبب

عدم علم به مترددین آن حدود در جوابہا توقف واقع می شود۔ می داشتہ باشند کہ خصوصیتِ شمانہ ازان قبیل ہست کہ موقوف بر سمیاتِ ظاہر باشد ارتباط وقرب معنویہ بمشیئت سبحانہٗ روز افزون ہست اظہار اشتیاق ملاقات نمودہ بودند این جانب رانیز مشتاق دانند وحدیث وانا الیھم لاشد شوقا برخوانند الامور مرھونۃ باوقاتھا اخوی شیخ بہار الدین ومحمد کاظم سلام خوانند۔ والسلام۔

مکتوب نود وششم۔ بہ خواجہ محمد شریف بخاری در جواب مکتوب او۔

باسمہ سبحانہ۔ کمالات دستگاہی خواجہ بیرنگ بہ استقامت باشند مکتوب شما رسید وواقعہ عالی کہ شب برات دیدہ بودند بمطالعہ درآمد وسبب لذاتِ معنویہ گردید حق سبحانہ وتعالی ہمیشہ بہ جمعیت وعافیت دارد۔ والسلام

مکتوب نود وہفتم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در فضائل محبتِ فقرا وخدمتِ الشان ومیان آنکہ برابر معیت ہیچ بشارت نیست

حامداً ومصلیا۔ حقائق آگاہ برادر گرامی خواجہ محمد شریف بجمیع کمالات کہ خاصہ حضرت مجدد الف ثانی ہست بہرہ مند گردند۔ مجتے کہ نصیب وقتِ شما ہست خیلے عزیز دانند وطلب زیادتی نمایند۔ ہر کہ از جہان آباد می آید می آید آن قدر از شما اظہار رضامندی می نماید کہ از نوشتن خارج ہست خصوصاً حاجی یوسف وملا ابوالحسن آن قدر مملو احسان واشفاق شما اند کہ چہ نویسد خوش وقتی فقرا باعث ترقیاتِ دارین ہست۔ آن را امر سہل نہ دانند حق سبحانہ وتعالے عنایت ہست کہ درحق شما کردہ ہست وشمارا از جمیع یاران امتیاز دادہ۔ برابر محبتِ شما ہیچ بشلکتے نیست۔ والسلام۔

مکتوب نود و ہشتم۔ نیز بہ مشار الیہ در فضیلت ارتباط معنوی۔

للہ الحمد۔ کمالات دستگاہی برادر گرامی خواجہ محمد شریف ہموارہ بہ استقامت باشند ذکر خیر شما اکثر غائبانہ می شود و سبب امید واریہا مے گردد۔ و مکاتیب گرامی بتعاقب یک دیگر برسند و گاہے در جواب کوتاہی می شود معذور می داشتہ باشند۔ عمدہ کار ارتباط معنوی است۔ بحمد اللہ سبحانہ آن روز افزون است۔ درین روزہا نیازے کہ برائے فقیر حضرت والدہ ماجدہ فرستادہ بودند رسید فاتحہ خواندہ شد تقبل اللہ سبحانہ منکم۔ والسلام۔

مکتوب نود و نہم۔ نیز بہ مشار الیہ در ذکر ترقیات یاران خویش و شمہ از خدامت و اخلاص میرزا دہا۔

للہ الحمد۔ برادر دینی خواجہ محمد شریف بہ استقامت باشند کتابتے کہ فرستادہ بودند رسید للہ سبحانہ الحمد کہ روزگار خواجہ عبد اللہ صورت پذیرفت دیگر یاران این فقیر ترقیات عالی نمودہ اند۔ چنانچہ ہفت کس بہ حقیقت صلوٰۃ مشرف گشتہ اند و چہار کس بہ حقیقت الحقائق استعداد دارند پسران شیخ میر مرحوم آنچہ حق خدمت بود بجا آوردہ اند۔ چنانچہ در بازارہا پیادہ در رکاب فقیر می رفتہ اند پنج شش روپیہ از جانب خود بہ بعضے مردم روزینہ کردند و می خواہند کہ روضۂ منورہ را از سر نو تازہ سازند قریب دہ ہزار روپیہ خرچ خواہد شد۔ والسلام۔

مکتوب صدم۔ نیز بہ موی الیہ در جواب وقایع روشن کہ نوشتہ بود۔

حامداً و مصلیاً۔ جناب حقائق آگاہ خواجہ محمد شریف سلام و تحیہ قبول نمایند کتابتے کہ بدست میر سید علی فرستادہ بودند رسید و کتابت کہ بحضرت ایشان

فرستادہ بودند رسانیدہ شد نسبت خواجہ عبداللہ مبارک است در وقت خوش
از آن حضرت فاتحہ خواہد گرفت۔ انشاء اللہ تعالی چند وقائع روشن کہ در مکتوب
حضرت جیو مرقوم بود بغایت روشن است و امیدوار بخشش متعاقب بہ دستخط خاص جواب
حاصل نمودہ فرستادہ خواہد شد انشاء اللہ تعالی۔ والسلام۔

مکتوب صد و یکم۔ نیز بمشار الیہ در بیان فضل محبت۔

حامداً و مصلیاً۔ نجابت دستگاہ خواجہ محمد شریف بکمال جذبہ و سلوک متحقق
گشتہ بہ معارفے کہ فرق این درکمال اند و از ولایت صغری مزیت دارند داخل ولایت
کبری اند عروج نمایند محبت شما امید است کہ دقیقہ از دقائق را فرو نگذارد فان المرء
مع من احب۔ حامل مکتوب شیخ ابوالحسن کہ در خدمت فقیر بودہ است برائے بعضے
مطلبہا متوجہ آن حدود است۔ امیدوار شفقت و مہربانی شما است۔

مکتوب صد و دوم۔ نیز بمشار الیہ در فضل محبت اہل اللہ و ما یناسب ذالک

لہ الحمد۔ امیدواریم کہ معاملہ باطنی آن برادر گرامی روز بروز آناً فاناً در
ترقی باشد۔ محبتے کہ حق تعالی نصیب شما گردانیدہ است باعث غبطہ است امیدوار
باشند فان المرء مع من احب بشارتے است دور افتادگان را صحیفہ شریفہ
را عوض باقی رسانید و نیاز نامہ کہ بحضرت الیشان مرسل بودہ بنظر مبارک
گذشت بدستخط خاص جواب قلمی فرمودہ اند للہ سبحانہ الحمد حضرت الیشان را ضعفے
کہ رو دادہ بود و تادیر ماندہ درین روزہا روز بروز بہ تخفیف است چنانچہ آنحضرت
غسل کردہ اند و بیرون می آیند۔ دیگر نوشتہ بودند کہ برخوردار خواجہ عبداللہ را
داخل طریقہ سازند للہ سبحانہ الحمد کہ در سلک مریدان منسلک گشت۔ حامل رقیمہ

صلاح آثار صوفی سعد اللہ از یاران مخصوص است و تا چندگاہ در صحبت بسر بردہ است و کسب بعضے کمالات نیز کردہ است۔ چون جزوے قرض بر ذمہ خود دارد اگر تکلیف نباشد جزوے امداد بہ مشارٌ الیہ نمایند کہ موجب امر عظیم است۔ والسلام۔

مکتوب صد و سیوم ۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در میان آنکہ محبت جاذب جمیع کمالات است و تحریض بر صحبت و ذکر بعضے احبہ۔

الحمد۔ برادر گرامی حقایق آگاہ خواجہ محمد شریف امید است کہ از غایت محبت بہرہ از جمیع کمالات حاصل نمایند بلکہ بحکم المرء مع من احب بہ بشارات عظیمہ سربلند گشتہ اند نہایتش ظہور بعضے مقامات تعلق بہ حضور دارد۔ اگر یکبارے بہ صحبت رسیدہ باز گردند چہ بلا زیبا است۔ غائبانہ فقیر قصد دارد کہ از حضرت ایشان بشارات عظیم بگیرد موقوف بر وقت است۔ انشاء اللہ تعالےٰ وقت خوش یافتہ التماس نمودہ خواہد شد و فقیر ہم متوجہ خواہد بود و حقایق آگاہ میان شیخ پیر خیلے اظہار رضامندی از شما نمودہ بودند۔ ازین سبب فرحت تام گردیدہ چنانچہ در حق بعضے یاران خدمتگار مہیا و نوازیم دوستیہا نمودہ اند در حق مشارٌ الیہ بیش از بیش متوقع است و جناب کمالات دستگاہ میران سید اسرائیل ہم آنجا تشریف دارند اگر گاہے ملاقات بہ ایشان می شدہ باشد بسیار خوب است بالجملہ این دو عزیز از یاران مخصوص اند۔ السلام علیکم۔

مکتوب صد و چہارم ۔ نیز بہ مومی الیہ در فضل محبت و ارتباط معنوی۔ وما یناسب ذالک۔

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفےٰ۔ اللہ سبحانہ آن برادر گرامی را

بمراتب کمال وتکمیل موصوف دارد مکتوب مرغوب کہ از کمال اخلاص ومحبت
ارسال داشتہ بودند رسیدہ خوش وقت ساخت۔ می باید کہ ہمبرین منوال از احوال
ظاہر وباطن خوش می نوشتہ باشند کہ سبب توجہات غائبانہ است۔ چون محبتِ شما
با فقرا قوی است باعث امیدواری عظیم است المرء مع من احب حدیث نبوی
است علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام رابطہ معنوی ہرچند استوار بود از کمالات باطنی
بزرگان زیادہ از منصور نصیب وقت باشد۔ خوش گفت ؎

ہیچ نکشد نفس را جز ظل پیر   سایۂ آن نفس کش راسخت گیر

از حضرت حق سبحانہ از دیاد این نسبت واسطہ خواہند کہ مدار کار برین است۔ والسلام۔

مکتوب صد وپنجم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در عزای اہلیۂ او۔

باسمہ سبحانہ۔ مکتوب محبت اسلوب آن برادر گرامی رسید وخبر ارتحال
والدۂ فرزندان شما سبب گرانیٔ خاطر گردید وتاسف وتالم رو داد رحمہا اللہ سبحانہ
رحمۃ واسعۃ۔ فاتحہ مغفرت درحق آن مرحومہ خواندہ شد وتوجہ غائبانہ کردہ آمد
اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ آن مغفورہ از معتقدات خاص حضرت الیشان قدس
سرہٗ بودہ امیدواریہای کثیرہ دربارۂ آن مغفورہ متوقع است در روضۂ منورہ
جای موجود بودہ لیکن در مسئلہ خالی از اشکال نیست اختیار دارند۔ والسلام۔

مکتوب صد وششم۔ نیز بمشارٌ الیہ در بیان آنکہ عنایتے کہ متمثل بخلعت شود کتابت از اعطای نسبت است۔

حامداً ومصلیاً ومسلماً۔ انواع عنایات حضرت خداوندی جلت عظمتہ
شامل حال آن برادر دینی باد بالنبی العربی وآلہ الامجاد علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیمات

کتابت شریف شما رسیده سبب خوش وقتی گردید. آنچه از وقایع نوشته بودند به وضوح انجامید و باعث مسرت معنویه گردید. می باید که همبرین منوال از احوال ظاہر و باطن می نوشته باشند واقعه که اول کتابت مندرج بود بغایت مبارک ہست و امید بخش ہست. عنایتے که متمثل به خلعت شود کفایت ہست از آنکه نسبت خاصه خویش عطا نموده باشند وقایع دیگر ہمه خوب و روشن بودند. چون حضرت ایشان را چند روز ہست که ضعف بدنی عارض شده ہست بنا بران در خدمت عالی گذرانیده نه شده ہست. انشاء اللہ تعالے وقتے که صحت کامل رو دہد حضور ایشان عرضداشت شما گذرانیده خواہد شد. والسلام۔

مکتوب صد و ہفتم۔ نیز به مشار الیه در ذکر توجه غائبانه که از حضرت ایشان در حق او به وقوع آمده و تحریص بر وحدانی التوجه بودن و اشارهٔ ترقیات یاران خویش۔

لله الحمد۔ حقایق آگاه نجابت دستگاه خواجه محمد شریف این فقیر را بظاہر و باطن متوجه خویش دانند و از دعوات غائبانه غافل نه شمرند شب جمعه گذشته در حضرت روضه مقدسه بجہت شما از حضرت ایشان دربارهٔ توجہے گرفته شد. امید که آثار آن ظاہر گردد. گاہے به جانب شما غائبانه نظر کرده می شود شما را با خود خصوصیتے خاصه می فہمد و بعضے کمالات بلند در حق شما متوہم می گردند مگر قبله توجه وحدانی ہست و پراگنده نه گشته. امید ہست که کار سنین به ساعات منقضی گردد. چنانچه بعضے یاران که به نقیر می نشستند حضرت ایشان فرمودند که کار سنین آنہا در ساعات میسر شد. سعادت آثار ملا حضور معا را به فنائے قلب رسانیده ہست

و در اخلاص و فدویت بے نظیر۔ امید کہ در حق مشارٌ الیہ توجہات خاصہ دریغ نہ دارید۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہشتم۔ بہ خان سعادت نشان محتشم خان در بیان آنکہ قول حضرت علی لو کشف الغطاء ما ازددت یقیناً و امثال آن ہنگام عروج است و در وقت نزول عارف محتاج بہ دلائل می گردد۔ و بیان آنکہ بہرہ وافر از مقام اثبات موقوف بر تمامیت معاملہ نفی است۔ و مجموع معاملہ نفی و اثبات بے قرانِ ولایت محمدیؐ و ولایتِ ابراہیمی صورت نمی بندد۔

نحمدہ و نصلی و نسلم۔ مرحمت نامہ آن برادر مہربان کہ مشتمل بود بر فوز شفقت و الطاف بود در رسید متضمن احوالات و واردات بود۔ فرحت بر فرحت افزود ع

اے وقتِ تو خوش کہ وقتِ ما خوش کردی

متوقع کہ ہمیشہ برین منوال این قسم اذواق و مواجید کہ نتائج ارباب کشف و شہود است محبان و خوخواہان را خوش وقت می ساختہ باشند فانکم فی العالم مثل القلب والروح فی الجسد فی صلاحکم صلاح العالم۔ نوشتہ بودند کہ بعضے اوقات حالتہا رو می دہند کہ بے اختیار للتصدیق قول حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ کہ لو کشف الغطاء ما ازددت یقیناً می شود۔ و مع ہذا فقدان نقد وقت است وکلما احس ببالک او خطر فی خیالک فاللّٰہ سبحانہ وراء ذالک کمر شکن این حالت است۔ لغایت اصیل ولبس بلند است و واصلان آن اقل قلیل۔ لیکن این ہست کہ این معاملہ ہنگام عروج است فقط و وقتِ نزول عارف محتاج بدلائل و براہین می گردد و در رنگِ عوام از اثر بہ مؤثر پے می برد و از دال بہ مدلول می گراید۔

گر بگویم شرح این بے حد شود

کریمہ رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِی الْمَوْتٰی. گویا نشان حال آن مقام ست با وجود علم این وارد طلب ورا الوار نمودن و این مشہود دخل ہوا ساختن و تحت لا آوردن از بلندی استعداد و علو ہمت مشعر ست فطوبیٰ لمن جمع بینہما باید دانست کہ مرحلقہ نفی حضرت خلیل الرحمن ست علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیچ ذرہ از ذرہ ہائے شرک نہ گذاشت کہ مسدود بگدا ز نہ ساخت۔ کریمہ وَمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ مؤید این معنی ست۔ و تا تمام معاملہ نفی را قطع نماید و از مقام خلت حظ وافر نہ گیرد از مقام اثبات کہ خاصہ حضرت پیغمبر ماست علیہ من الصلوٰۃ افضلہا ومن التسلیمات اکملہا بہرہ حاصل نہ کند۔ از انجا ست کہ تجلی ذات بے تخلل صفات و شیون مخصوص بہ ولایت او علیہ الصلوٰۃ والسلام گشت۔ و دیگران را بہ تبعیت و وراثت تنزلے از ان ارزانی فرمودند و او علیہ الصلوٰۃ والسلام در دنیا بروئیت بصری مشرف گشت و دیگران را موعود بہ آخرت شد وغیرہ از ایقان کہ ثمرہ روئیت ست انصیب نہ شد حتیٰ کہ بعضے محققان صوفیہ منع روئیت قلبی نمودہ اند بروئیت بصری خود چہ رسد سبحانہ اللہ بعضے از متصوفہ بہ ظہور شعبدہا قائل روئیت بصری درین دار فانی شدہ و مخالف کتاب و سنت و سیر صالحین اختیار کردند ضلوا فاضلوا ضاعوا فاضاعوا بر سر اصل سخن رویم و گویم کہ مجموع معاملہ نفی و اثبات بے اقتران ولایت محمدی و ولایت ابراہیمی علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام صورت نہ پذیرد و کمالات مقام خلت کہ تعلق بہ محیط دائرہ دارد بہ مرکز دائرہ کہ حاصل مقام محبوبیت ست جمع نہ شود بوئے از مقام اثبات بہ مشام جان نہ رسد۔

واجتماعِ این دو بحرِ محیط بے تقربِ شیخ کامل ممکن الحصول نہ ' بالجملہ طول صحبت
ورسوخ تام ہر دو درکار اند الحمد للہ کہ رسوخ وفدویت تام دران برادر
بجنابِ حضرت پیر دستگیر مفہوم می شود۔ والسلام

مکتوب صد و نہم۔ بہ سید نور محمد بنگالی در بشارتِ معیت وتصفیہ عناصر اربعہ واشارتے بہ ہیئتِ وحدانی۔

باسمہ سبحانہ۔ حامداً ومصلیاً۔ امابعد میران سید نور محمد معلوم نمایند کہ
دیروز در مجلس سلوک در حق شما بسیار امید وار شدیم معیت خاص باخود یافتہ
شد وچنان متخیل گشت کہ معاملہ کہ تعلق بہ عالم خلق داشتہ یعنی تصفیہ وتنقیہ
عناصر اربعہ منوط بودہ مقتضی شدہ باشد والغیب عند اللہ سبحانہ الحال امید دارد
معاملہ کہ بہ ہیئتِ وحدانی تعلق دارد باشد وفقیر را جانب خود متوجہ شناسند
وبہ دعاے سلامتی خاتمہ ممد ومعاون بوند۔ والسلام۔

مکتوب صد ودہم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در بشارتِ مناسبت بہ لطیفہ اخفیٰ ولطیفہ خاک ودر دید قصور اعمال۔

لہ الحمد۔ امابعد۔ سیادت پناہ برادر گرامی میران سید نور محمد معلوم نمایند
کہ این فقیر از احوال شما غافل نیست وخواہانِ ترقیاتِ شما می باشد. قبل ازین چند
گاہ مناسبتِ شما بہ لطیفہ اخفیٰ کہ اعلیٰ ترین لطائف عالمِ امر است دریافتہ بود والحمد للہ
علیٰ ذٰلک واسرار ناز کہاے این لطیفہ از نوشتن وگفتن خارج است ولایت محمدی
علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام تعلق بہ این لطیفہ دارد وزیر قدم آنحضرت است علیہ
الصلوٰۃ والسلام۔ چنانچہ شرح وبسط آن در مکتوبات قدسی آیات مندرج از انجا

تشفی نمایند و امروز در حلقۂ صبح مناسبتِ شما بہ لطیفہ خاک متوہم شد و این لطیفہ راس در پیش لطائفِ عالمِ خلق است و معاملہ کہ بہ او مربوط است فوق جمیع لطائف عالمِ امر و خلق است کما حقق فی المکتوبات القدسیہ فلیراجع ھناک۔
ہر چند این دور از کار را بر دید و یافت خود مطلقاً اعتماد نیست لیکن نظر بر استقامت احوال و صدق طلب کہ نقد روزگار شما است حصولِ این معنی جائے استبعاد نیست فطوبیٰ لکم و بشریٰ و معاملہ کہ فوقِ جزءِ ارضی است بہ ہیئت وحدانی انسانی مربوط است و تفصیل آں در مکتوب بیان طریقِ جدید در مکتوبات قدسی آیات حضرت مجدد الف ثانی مبین است پیش فرزندے ارشدی محمد اعظم آں مکتوب تکرار نمایند و بکنہ آں برسند والسلام اولاً و آخراً۔

مکتوب صد و یازدہم۔ بہ خواجہ محمد شریف بخاری در جواب مکتوب او۔

باسمہ سبحانہ۔ مکتوب محبت اسلوب آں برادرِ گرامی رسیدہ خوش وقت ساخت۔ از انوار و برکات روز عرفہ کہ نوشتہ بودند معلوم شد و سببِ لذاتِ معنویہ گردید بہ ہمین آئین احوال را نویسان باشند کہ سبب توجہاتِ غائبانہ است والسلام۔

مکتوب صد و دوازدہم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در بیان فضائل محبت و اخلاص۔

بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ۔ امابعد دو مکتوب محبت شما رسیدند یکے را فرہادبیگ رسانید و قہوہ بن نیز رسید جزاکم اللہ سبحانہ خیرا۔ محبت و اخلاص کہ در نہادِ شما از قدیم متمکن است اظہر من الشمس است لہذا امتیاز خاص است شما را فطوبیٰ لکم امید وار بہائے عظیمہ ہم در عقبیٰ و ہم در دنیا در حق شما متوقع است اگر فضائل و کمالات این محبت کما حقہ بنویسد در دفتر با گنجائی ندارد پس سخن کوتاہ باید۔ والسلام

مکتوب صد و سیزدہم ۔ نیز بہ مشارٌالیہ در فضائل محبت اہل اللہ ۔

باسمہ سبحانہ . برادر قدیم بہ ترقیاتِ دارین سربلند باشند کدام سعادت برابر آن تواند بود کہ کسے تمام عمر خود را در محبتِ بزرگان صرف کردہ باشد در این محبت شما را امتیاز تمام ہست و امید وار یہائے عظیمہ در حق شما متوقع ہست فضائل و کمالات این محبت در دفترہا نگنجد ۔ لہٰذا عنانِ قلم را از آن باز داشت ۔ والسلام ۔

مکتوب صد و چہاردہم ۔ نیز بمشارٌالیہ در جواب مکتوبے کہ از وقائع اعلیٰ نوشتہ بود ۔

حامداً و مصلیاً و مسلماً . جناب نجابت دستگاہ برادر گرامی خواجہ محمد شریف از این احقر سلام عافیت انجام مطالعہ نمایند ۔ احوال این فقرا مقرون بخیر ہست ۔ المسئول منہ سبحانہ سلامتکم و عافیتکم و استقامتکم کتابتے کہ مصحوب فرہاد بیگ مرسل بود رسید باید کہ ہمیرین منوال احوال را نویسان باشند کہ سبب توجہات غائبانہ ہست و آنچہ از وقائع روشن مندرج بود مطالعہ آن سبب امید واریہائے عظیمہ گردید ۔ دیگر سابقاً مصحوب سعادت آثار خان بیگ یک عصا متبرک کہ بہ استعمال حضرت ایشان درآمدہ بود بہ جہت شما فرستادہ بودیم معلوم نشد رسیدہ باشد یا نہ و ظاہر این است کہ نہ رسیدہ ہست و گرنہ شکرانہ این قسم نعمت بجا می آوردند و عجب ہست کہ ہیچ اشعار نمودہ اند البتہ مطلع خواہند ساخت ۔ والسلام ۔

مکتوب صد و پانزدہم ۔ نیز بہ مشارٌالیہ در بیان آنکہ عروج عناصر اربعہ بکمالاتِ نبوت تعلق دارد و معاملہ ہیئت وحدانی منوط بحقیقت کعبہ ربانی ہست ۔

الحمد برادر گرامی خواجہ محمد شریف عناصر اربعہ را بہ تفصیل تصفیہ نمودہ از

کمالات ہیئت وحدانی انبیاء را حظ وافر اخذ نمایند۔ عروج عناصر اربعہ بکمالات نبوت تعلق دارد و معاملہ ہیئت وحدانی منوط بہ حقیقت کعبۂ ربانی ست وازگذشت آن حقیقت قرآنی ست۔ وپس ازوے حقیقت صلوٰۃ ست لِلّٰہ سبحانہ الحمد کہ جمعے ازیاران فقیر بہ وصول این حقایق ثلثہ امتیاز دارند۔ امید کہ آن عزیز نیز بہ این خواص استعداد یابند۔ حقایق آگاہ میان ظہور اللہ و نتنائل مآب میان عطاء اللہ می رسند صحبت ایشان را مغتنم خواہند شمرد۔ باقی حقایق را از میان ظہور اللہ زبانی معلوم خواہند کرد۔ والسلام۔

مکتوب صد و شانزدہم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در بیان فنا و بقا بہ طریق اجمال

الحمد للّٰہ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اللّٰہ سبحانہٗ وتعالیٰ آن برادر گرامی را بہ عنایات وواردات خاصہ ممتاز داشتہ شربے از فنائے نفس کرامت فرماید۔ فنائے نفس وقتے میسر گردد کہ سالک وجود وتوابع آن را از خود نفی نماید واین دید غالب آید بحدے کہ خود را معدوم محض خالی از ہمہ صفات مثل جماد بے حس وحرکت یابد۔ این زمان آنچہ از روے از وجود وصفات دیگر کہ از روے امانت بود ہمہ روے بزوال می آرد ووجود وصفات دیگر راجع بہ اصل خود کہ اسمے ست از اسمائے الٰہی جل شانہٗ ومبدا وفیض ست می گردد وفنائے اتم حاصل روزگار او می شود۔ وبعد ازان صفاتے ازین زائل شدہ بود عدمیت ذاتی نصیب وقت او بود بعنایت الٰہی جل شانہٗ از کمال کرم صفات ووجود از ان طرف بہ سالک عطا می فرمایند۔ بہ آن بقا می بخشند وسالک متخلق بہ اخلاق اللہ می گردد این ست بیان فنا و بقا کہ کمال مربوط بہ آن ست۔ خوش گفت ؎

ہیچکس را تا نہ گردد او فنا　　نیست رہ در بارگاہ کبریا

دیگرے می فرماید ؎

از تست حجاب تو یقین است　　شرط ہمہ رہروان ہمین است

می بین و مگوے مذہب این است　　می باش و مباش مشکل این است!

دیگر کتابتے کہ فرستادہ بودند رسید خوش وقت ساخت آنچہ از واقعات و واردات مرقوم بود بہ وضوح انجامید کتابتِ شمار الجنس در خدمت حضرت قطب الاقطاب حضرت الیشان گذرانیدیم پسند فرمودند کہ جواب آنہارا ما خواہیم نوشت از مکتوب شریف آنحضرت جواب آن را خواہند فہمید۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہفدہم ۔ ارسل الی شریف مکۃ المعظمۃ فی فضل الحرم الشریف۔

الحمد للہ الرفع اعلام الملۃ الغراء بنصب الائمۃ الاعلام و المحکم بحکام الشریعۃ الزہرا ما لعتہ وہن من الاحکام وجعل البیت الحرام مثابۃ للناس وامنا ووعد لمن وفاہ حقوق المثوبۃ الحسنیٰ و الصلوٰۃ والسلام علی محمد ن الاولیا وعماد الالاءۃ وعلی الہ المنوہ بفخرہم فی التنزیل فی قولہ عز من قائل قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ وعلی المشہود بفضلہم فی الاولیٰ کالعقبیٰ وکلا وعد اللہ الحسنیٰ وتبلیغ سلاما یشرح الخواطر ویسرح فی ریاضہ الناظرۃ النواظر تتعطف من فنون افنان ازہارہ ویجنی من عیون اعیان انوارہ متحوفا باسنی التحیات العظام محفوفا بازا کی الاجلال والاکرام الی حضرت مستقر

الغرء منبع الكرم ومطلع الجود ومرتع عوالى اليهم حيث السنة المحمدية مادة الرواق والطريقة الاحمدية عاقدة النطاق ذى القدر المعلى والمجد الوافر الاعلى المغمور بيطال جوده العميم كل ناد وواد والمغمور بنوال فضله الجسيم الحاضر والباد فلم يزالاها معان عليهم وغاديان و رائحان اليهم مولانا الغنى عن البيان اذ شو برهان ولا يقام الدليل سه

اساميا لم تزده معرفته وانما لذة ذكرناها

السيد السنى المنيف جامى حوزة بلد الله الحرمه المكرم الوريف ابو السعادات واخو البركات .... سلمه الله تعالى ولا زالت ربوع الاسلام بعواطف لطفه عامرة المعاهد وجموع الضلال بعواصف قهره دامرة المشاهد ومعالم الهدى ببيانه وبنانه واضحة المقاصد ودواعى الغنى لبتهب رجومه طامة المراد ولا يبرح علم علمه مرفوعا ابدا وبناء مجده العالى العماد منصوبا يخفض الاعداء اما اقتدى هاد و بمناره وعشى عاش دارة وعشى عاش الى تاره تحرير سطور المسطور لاهداء السلام عليكم ورحمة الله وبركاته على الدوام والتلذذ بذكر بعض اخلاقكم الكرام المشهورة بين الخاص والعام والتشرف بمخاطبتكم ومكاتبتكم ومواصلتكم على ما يحب ويرضى وتخاللتكم مع طلب الوقوف على احوالكم القارة واخباركم السارة جعلها الله كما تحب على ما يحب و يرضى لا سيما وقد اقيمتم ميزان المعدلة بذلك الحمى المنيف والخذتم ركايب الانصاف بالوادى الشريف وحميتم البلاد والعباد التبلاد

بالمصالح کما ھو شان السلف الصالح ادام اللہ عمارۃ حصونہ الحصینۃ بوجودکم وحرس اقتیہ المنیفۃ بجم جنودکم وجمعنا علی احسن حال واتم مسرۃ وبا نعم بال دائم مبرۃ انہ علی ما یشاء قدیر وبالاجابۃ حری وجدیر والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وصلی اللہ علی سیدنا محمد والہ واصحابہ اجمعین۔

مکتوب صد وہیژدہم ۔ بہ معارف آگاہ شیخ محمد باقر لاہوری دربیان آنکہ زوال علم حصولی عبارت از فنائے قلب ہست وزوال علم حضوری معبر بفناء نفس ومایناسب ذلک۔

حق سبحانہ وتعالیٰ از رقیت ماسوا مجرد گرداند۔ زوال علم حصولی عبارت از فنائے قلب ہست۔ چون عنایت حضرت ازلی واہب العطایا در رسد وبالاتر از مقام قلب عروج واقع شود زوال علم حضوری کہ بذات این کس متعلق ہست و معبر بہ فنائے نفس ہست حاصل روزگار خواہد گردید۔ ووجود وصفات تابع او بہ اصل خود کہ مبدا التعین اوست رجوع خواہد نمود۔ ودرین نتیجہ تجلی صفات است وچون حضرت ذات تجلی فرمایند آن عدم کہ حقیقت انسان ہست ودر تجلی صفات فنا شدہ بود این زمان رو باختفا خواہد آورد وعلمے ونشانے از عارف نخواہند گذاشت۔

این کار دولت ست کنون تا کرا دہند والسلام۔

مکتوب صد ونوزدہم ۔ نیز بہ شیخ مذکور دربیان آنکہ بہرہ از مطلوب حقیقی غیر از جہل وعجز نیست واین جہل وعجز عین ادراک ومعرفت ہست۔ وبیان آنکہ حصول اسلام حقیقی منوط بزوال عین واثر ہست۔ ودر تحریص بر صحبت صوفیہ علیہ

در تعلق حصول حقیقت اخلاص بران و ذکر حرارت ہنگامہ اہل طلب و بیان شمہ خصائص حضرت ایشان بر سبیل اجمال۔ ؎

مصلحت دید من آنست کہ یاران ہمہ کار
بگذرانند و سر طرہ بازی گیرند

فضائل مآب کمالات اکتساب میان محمد باقر بموجب حدیث نبوی علیٰ مصدرہ الصلوٰۃ والسلام لن یؤمن احدکم حتیٰ یقال انہ مجنون۔ از جمیع تعلقات شتیٰ کہ مانع وصول مطلوب حقیقی اند فارغ البال گشتہ وقطع ہمہ آنہا نمودہ دیوانہ وار بظاہر و باطن متوجہ و گرفتار مطلبے باشند کہ ہیچ چیز ازان بدست نیاید وغیر از عجز و جہل حاصل روزگار نہ گردد عدم ادراک ونکارت دران متوطن نفس ادراک و عین معرفت ہست کما قال الصدیق الاکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ العجز عن درک الادراک۔ چہ غیر از استہلاک واضمحلال ازان حضرت غراسمہ نصیبے نیست۔ خوش گفت ؎

از حضرت ذات بہرہ استہلاک ہست
استہلاکے کہ از قصور پاک ہست
آن فرقیست نامش ادراک بسیط
آنجا چہ محل دانش ادراک ہست

جمعے کہ ببرکت صحبت حضرت قبلہ گاہی مشرف اند و بغناء اکمل استعداد دارند بر دوام باین استہلاک واضمحلال موصوف اند و نامے ونشانے از خود نہ گذاشتہ وعین واثر را از خود برباد دادہ متوجہ فوق اند و تابکمال این انقطاع متحقق نہ گردد از اسلام حقیقی بے بہرہ ہست ہر چند صورت اسلام را علمائے ظواہر دوست نمودہ اند وعلم وعمل را بدرجہ کمال رسانیدہ۔ اما از حقیقت اخلاص کہ کالروح ہست مر اعمال را دلے تحقق بہ آن علم وعمل را از حیز اعتبار ساقط شمہ مشام جان شان نہ رسیدہ ست

پس خدمت صوفیہ والتزام صحبت شان از ضروریات دین است خصوص این نوع اجتماع وصحبت للّٰہ فی اللہ کہ امروز در حضرت سرہند میسر است بعد از ہزار سال بہ وجود آمدہ واسرار ومعارف کتاب وسنت را کہ در خیر القرون جلوہ داشت از سر نو طراوت بخشیدہ۔ طالبان کہ از اطراف وجوانب چون مور وملخ می ریزند و بہرہا ازان معارف می برند۔ جمعے بہ کمالاتِ ولایتِ ثلثہ کہ ولایتِ صغریٰ وولایت کبریٰ وولایتِ علیا باشد متحقق اند وطائفہ بہ کمالاتِ نبوت مشرف وگروہے بہ حقیقتِ کعبۂ ربانی وحقیقتِ قرآن مجید وحقیقتِ صلوٰۃ مستسعد واحادی باشند کہ ازین کمالات ترقی فرمودہ بہ مقاماتے کہ ..... فوق این کمالات اند وافاضۂ انعام درانجائے بہ محض فضل واحسان است وعلم وعمل را دران مدخل نیست رسیدہ باشند وبعد از گذشتِ این مقام مقامے است بس عالی ترقی دران مقام بہ محبت صرف متعلق است تفضل واحسان دیگر است ومحبت وعشق دیگر۔ اسرارِ محبتِ ذاتیہ درینجا مؤید است ومعارف غلت ازین چشمہ جوش زدہ است ودقائق محبوبیت ذاتی کہ نصیبِ خاتم نبوت است علیہ الصلوٰۃ والسلام ازین مقام اتباع فرمودہ است حاصل جماعۃ کہ ملتزم طریقۂ احمدیہ معصومیہ اند۔

گر شنود قصۂ این بوستان | مکہ شود طائفۂ ہندوستان

اے خاطر اکثر بجانب شما متعلق است وخواہانِ کمال وتکمیل شما بالجملہ نگرانی خاص نسبت شما واقع است۔ فقیر گاہ گاہے در وقت خاص بیاد حضرت میانجیو شما را نیز می دہند وملا محمد امین نسبیے از استہلاک واضمحلال یافتہ است واز حضور خود بخود بہرہ بردا شتہ امید است کہ بکمالِ آن متحقق گردد والسلام نسبیے کہ در استعمال حضرت قبلۂ کونین

در آمده فرستاده شد خواهند گرفت و مترصد ثمرات و نتائج آن باشند۔ بجانب قدوة العلماء مولانا ابوالقاسم سلام و تحیہ می رسانند در خدمت حضرت حافظ جیو سلام رسانند و ہدایائے کہ مصحوب حاجی کمال مرسل بود رسید تقبل اللہ سبحانہ منکم۔

مکتوب صد و بستم۔ نیز بہ شیخ مذکور در سفارش درویشی۔

حامداً و مصلیاً۔ کمالات ولایات ثلثہ زینہائے عروج کمالات نبوت و رسالت و محبت و خلت و محبوبیت گشتہ نصیب وقت باد۔ مخدوما اصلاح آثار محمد صادق کہ مدتے در خانقاہ بسر بُرد و بعضے خدمات شائستہ بجا آورد برخے از ضروریات این طریق نیز کسب نمود چون پختہ کارسے متوجہ آن حدود است مشتاق ملازمت است توقع کہ اشفاق کریمانہ در حق وے مرعی دارند۔ والسلام۔

مکتوب صد و بست و یکم۔ نیز بہ شیخ مذکور و بیان آنکہ مراتب قرب متفاوت اند۔

قربے است کہ بہ ظلال اسماء و صفات منوط است و قربے است کہ مربوط بہ اصول آنہا است و آن نیز بر دو قسم است قربے است کہ ناشی از کمالات نبوت است و این فوق جمیع مراتب قرب است و در تحریص بر صحبت حضرت ایشان۔

حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ حضرت واہب العطایا آن مجموعہ فضائل صوری و معنوی را در مراتب قرب خویش ترقیات بے اندازہ کرامت فرماید۔ مراتب قرب متفاوت اند قربے ست کہ بظلال اسماء و صفات متعلق است و معبرست بہ ولایت صغریٰ۔ و قربے کہ وابستہ بہ اصول صفات ست بر دو قسم است قسمے کہ ملحوظ دران غیر از صفات امر دیگر نیست۔ و از مرتبہ حضرت ذات غیب ہویت کہ منتہائے مقاصد است بوئے بہ مشام جان درین مقام نمی رسد۔ این قرب مسمی بولایت کبریٰ است

کہ ولایت انبیا است علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات. وقسم دیگر ہرچند مثبت بہ اصول صفات است لیکن ذات عزشانہ در پردۂ صفات بر عارف متجلی می گردد و نشانے ازان بے نشان ہویدا می شود امّا از ذات مجرد بے نصیب است. تعبیر ازین ولایت بہ ولایت علیا کردہ اند کہ ولایت ملاءِ اعلیٰ است علیٰ نبینا وعلیہم التحیات والبرکات وچون بہ فضلِ خداوندی جل شانہ سیر از مراتب اصول بلند تر واقع شود از جمیع مراتب اصول دررنگ مراتب ظلال ترقی نماید وا صل قرب ذات عزّ برہانہ خواہد گشت. ووصول عریانی حاصل روزگار او می گردد واین قرب ناشی از کمالات مرتبہ نبوت است تا کدام صاحب دولت باشد کہ بجمیع این کمالات مشرف ومستعد گردد وزبانِ حالِ او باین ابیات گویا شود. ؎

ہم از در باز گردے باد نوروز کہ من بوے گل خود دارم امروز
مدہ پیش شب از مہ یادم اکنون کہ من یا مہوش خود شادم اکنون
گر اوّل می ربود از گریہ آبم کنون خوش می برد در جادہ خوابم

این خلاصہ سلوک است کہ حضرت مجدد الف ثانی رح بہ حصول آن ممتاز ند ومن بعد ہذا ما یدق صفاتہ وما کنہ احظی لدیہ واجل امروز این معارف ارجمند در حضرت سرہند بیک التفات حضرت پیر دستگیر سلمہ اللہ حاصل است فعلیکم بصحبۃ ثم علیکم بصحبۃ ؎

دادیم ترا ز گنج مقصود نشان گر ما نرسیدیم وتو شاید برسی

مکتوب صد ونست ودوم . نیز بہ شیخ مذکور در ذکر حافظ محمد شریف مرحوم وتحریض بر احراز صحبت حضرت ایشان.

للہ سبحانہ الحمد کہ خدمت حقایق آگاہ حافظ محمد شریف درین سفر از راہ معنی کہ بہ حضرت ایشان دارند بہرہ از کمالات مرتبہ نبوت بہ طریق تبعیت یافتند و بہ این سعادت عظمی کہ منتہائے از کمال اولیاست مشرف شدند وجود شریف ایشان مغتنم شمردہ کسب سعادات نمایند حافظ جیو خیلے اظہار اخلاص شما می نمودند از حضرت حق سبحانہ ثبات و استقامت طلب نمایند محبت با این طائفہ علیہ از اجل نعم خداوندی ہست جل شانہ المرء مع من احب بشارتے ہست دور افتادگان را۔ فغنائم۔ آب ملا محمد امین ہم بعضے فوائد حاصل نمودند و متوجہ فوق اند سعادت آثار اگر یکبار خود را بہ حضرت سرہند رسانند و بدیدار فائض الانوار حضرت قبلہ گاہی مشرف گردند۔ چہ نعمتے ہست عظمی۔ ذکر خیر شما در خدمت آنحضرت فقیر بسیار نمودہ ہست۔ بالجملہ مہربانی خاص در حق شما مفہوم کردہ می شود اما اگر بہ صحبت برسید و منظور نظر خاص گردید و از درجہ تابعی بدرجہ صحابی ترقی فرمایند نور علی نور باشد

اے دل بکوے دوست گذارے نمی کنی   اسباب جمع داری و کارے نمی کنی

والسلام علیکم و علی سائر من اتبع الہدی و التزم متابعۃ المصطفی علیہ و علی آلہ من الصلوات افضلہا و من التسلیمات اکملہا۔

مکتوب صد و بیست و سیوم۔ نیز بہ شیخ مذکور در تفصیل سیر اجمالی بر سیر تفصیلی و جواب آنچہ از وسعت قلب و یافتن اعضائے خود را عین اعضائے آن حضرت نوشتہ بود۔

حامداً و مصلیاً۔ مکاتیب گرامی بتعاقب یکدیگر رسیدہ خوش وقت ساختند زادکم اللہ ذوقاً و شوقاً۔ نوشتہ بودند کہ دائرۂ اصول معلوم خوب شدہ۔ شاید

مثل ظلال اتفاق علم شان نیفتد۔ بدانند کہ سیر اجمالی نزد اکابر این طریق خیلے معتبر است۔ اجمال بہ حضرت ذات عزشانہٗ مناسب است و تفصیل بہ اسماء و صفات پس ہر کہ سلوکش از ابتدا بہ اجمال قرار گرفت طوبیٰ لہٗ و بشریٰ دائرہ ظلال بہ این عزت کہ شما قطع نمودہ آید خال خالے را مگر بہ این دولت مشرف سازند امید کہ از مراتب اصول عبور نمودہ بذات بحت واصل گردند و اصل در رنگ ظل در راہ بگذارند و انچہ از تمکین قلب و وسعت آن مندرج بود بہ وضوح انجامید نیک مبارک است قلب را آن قدر وسعت بہم می رسد کہ اگر زمین و سمٰوات را در زاویہٗ آن بہند از فراخی آن ہیچ محسوس نہ کنند۔ امید کہ معلوم شما نیز شود این دید خبر استعداد تام است۔ و انچہ در بعضے اوقات اعضاے خود را عین اعضاے فقیر می یابند بغایت عالی است و از مناسبت تام مشعر صاحب این حالت تحمل کہ بہ اندک صحبت جمیع کمالات را جذب نماید۔ دیگر خاطر اکثر بہ جانب شما نگران می باشد از کیفیات احوالات مشروحاً اطلاع می بخشیدہ باشد کہ سبب توجہات غائبانہ است و فقیر را از توجہ غائبانہ غافل ندانند والسلام۔ خدمت اعلم العلماء والد شریف شما سلام فقیرانہ قبول نمایند۔ ذکر خیر الشان را در خدمت حضرت نمودہ فاتحہ گرفتہ شد۔

مکتوب صد و بست و چہارم ۔ نیز بہ شیخ مذکور در بیان آنکہ سیر اسم العظیم منوط بہ ولایت علیا است و از لوازم آن تصفیہ عناصر ثلثہ است و تصفیہ عنصر خاک کہ بکمالات نبوت متعلق است۔

حضرت حق سبحانہ از جمیع مراتب اصول ترقی ارزانی فرمودہ وصول بذات بحت کہ معرا است از جمیع نسبت و اعتبارات کرامت فرماید۔ صحائف گرامی

متعاقب یک دیگر می رسند و از فرستادن جواب تقصیر می رود معذور خواهند داشت والعذر عند کرام الناس مقبول. و آنچه از سیر اسم العلیم نوشته بودید مبارک ست این سیر مشعر به ولایت علیا است. و از لوازم این مقام تصفیهٔ عناصر ثلثه ست سوای عنصر خاک که تزکیهٔ آن در کمالات نبوت متحقق ست. تصفیه عناصر ثلثه در خود ملاحظه خواهند نمود. ایضاً درین مقام ذات ملحوظ ست در پردهٔ صفت خصوصیات این مقام را در خود مطالعه نمایند و بحکم المرء مع من احب معنی خاص شما را بخود می فهمد. امید ست که ازین راه به جمیع کمالات مستعد گردید. چون ایام رمضان ست جواب حضرت ایشان میسر نه شد. بعضے واردات که در کتابت اخیر مندرج بود از فنائے لطائف و انکشاف عالم مثالی و غیر آن و آنچه از احوال مستر شدان مر قوم بود به وضوح انجامید قاصد مستعجل بود بنا بران بسرعت نوشته شد.

مکتوب صد و بست و پنجم - نیز به شیخ مذکور در تحریص بر احوال ایمان غیب و بیان آنکه نسبت حضرت ایشان فوق آفاق و انفس ست و نسبت سائر طرق در آفاق ست و تنبیه بر عدم غلط اول با ثانی.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم. در مدارج قرب مترقی باشند و کتابت شما یک دیگر بتعاقب رسیدند. غرض داشت که خدمت حضرت قبله گاهی کرده بودند به نظر اشرف در آمد چون قاصد مستعجل بود جوابش بر وقت دیگر موقوف ماند انشاء اللہ درین نزدیکی خواهد رسید آنچه از سرگذشت احوال نگاشته اید نیک و مبارک ست همت بلند دارند و هر چه مشهود و مکشوف گردد آن را تحت لا داخل ساخته ایمان بالغیب حاصل نمایند ایمان غیب بالغیب عوام ست یا لغیب اخص خواص متوسطان به شهود و مشاهده

ملتذ اند۔ سعی نمایند کہ دائرۂ نفی بہ اثبات رسد و از مقام اثبات حظ وافر
نقد وقت گردد۔ از حصول نسبتہا و انکشاف ارواح کہ قلمی بود بہ وضوح انجامید
بسیار عالی ہست۔ لیکن باید قبلۂ توجہ پراگندہ نہ گردد۔ دیگر بدانند کہ نسبت خاصہ
حضرت ایشان از ہر دو نسبت فوق ہست و ہیچ کدام ازینہا مساس ندارد و مباد
آن را بہ این نسبت خلط سازند ہرچند از شما این معنی بعید ہست اما خبر کردن لازم است
حضرت در وقت مطالعہ مکتوب شما نیز اشارت نمودند کہ نسبت درین سفر نصیب
شما شدہ ہست فوق آن نسبتہا ہست زیرا حصول آن را از ارواح مشائخ نہ فہمند
چہ کمال مشائخ طریق چہ نقشبندیہ و چہ قادریہ منحصر در دائرۂ النفس ہست و خارج آن
قدم گاہے ندارد۔ و شروع نسبت حضرت مجدد الف ثانی تعلق بہ ماوراء النفس و
آفاق دارد ع۔ قیاس کن ز گلستان من بہار مرا۔

این سیر بہ اقربیت تعلق دارد۔ ملاحظہ این معنی تواہند نمود۔ احوال بعضے
یاران کہ در کتابت مندرج بود بعرض عالی رسانیدہ تحسین فرمودند۔ شجرہا کہ
طلب داشتہ بودند نقل آن ظاہر اپیش شما خواہد بود حاجت نیست۔

مکتوب صد و بست و ششم ۔ نیز بشیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ از احوالات
بلند نوشتہ بود و اشارہ بہ حصول آنہا۔

الحمد۔ برادر طریق میاں محمد باقر فقیر سیف الدین را مشتاق ملاقات
خویش تصور نمودہ سلام عاقبت انجام مطالعہ نمایند۔ صحیفہ شریفہ کہ متضمن از اذواق
و اشواق بودہ۔ عبد الواحد کہار و اجہانی مع مرکہ انگوری و سیب و بہی رسانیدند
و محبتے و معیتے کہ بہ شما می فہمد امورے کہ نوشتہ اید حصول آن در حق شما مستبعد نیست

بلکہ بحکم المرء مع من احب توان گفت کہ واقع و حاصل کتابت شما بہ نظر مبارک حضرت قیوم وقت مدظلہ العالی در آمد مہربانی فرمودہ بدستخط خاص جوابش مع بشارات واشارات قلمی فرمودند و سابقاً در جواب مکاتیب سابقہ کتابتے مفصل فرستادہ شدہ ہست محتمل کہ رسیدہ باشد۔ معاملہ تفصل را چون سرانجام دہند امید دار باشد کہ اضافہ کمالات از راہ محبت فائض گردد۔ و تشخیص این معاملات کما حقہ تعلق بہ صحبت دارد۔ بہرکیف یکبارگی متوجہ این حدود گردند والسلام۔ چون فقیر درین ایام خون کم کردہ بود بہ شدید الواحد کہ بار زیادہ از یک مرتبہ نشستن میسر نہ شد۔ یک تسبیح بہ شما فرستادہ شد قبول نمایند۔ کتابت را ہم بہ تکلف نوشتہ ہست سر قدرت کمال ہنوز نہ شد۔ والسلام۔

مکتوب صد و بیست و ہفتم۔ نیز بہ شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ متضمن احوالات بلند بودہ۔

الحمد للہ اولاً و آخراً۔ صحیفہ شریفہ برادر گرامی کمالات انتساب میان محمد باقر کہ متضمن احوالات بلند و معاملات ارجمند بود رسید سبب مسرت بے اندازہ گردید کتابتے کہ بہ حضرت ایشان مرسول بودہ بنظر مبارک آنحضرت در آمد وقت خواندن آن آثار انبساط و سرور بر روے مبارک ہویدا گردید بلکہ از زبان مبارک فرمودند کہ متوجہ فوق ہم گشت قیل من قبل بلا علة بالفعل وقت مساعدت ندارد کہ فقیر جواب مفصل بنویسد۔ از حضرت ایشان تواند جواب حاصل نمود متعاقب بہ مشیئت سبحانہ مقصدی جواب خواہد گشت۔ دیگر سفر شاہ جہان آباد غالب می نماید کہ درین چند روز معین شود انتظار جواب آن طرف بہت ظاہرا در دو سہ روز غلب از

آن حدود برسد۔ خاطر فقیر خیلے خواہان است کہ مثل شما درین سفر رفیق باشد باید کہ بزودی بہ بلدۂ لاہور رسیدہ واز جانب این مسکین در خدمت والد بزرگوار التماس نمودہ متوجہ این حدود گردند۔ متعاقب آنچہ کیفیت رُو دہد خواہد نوشت۔

مکتوب صد و بست و ہشتم ۔نیز بہ شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ از انکشاف معاملۂ خلت ومہربانی سید الکونین علیہ و آلہ الصلوٰۃ والسلام نوشتہ بود۔ و بیان آنکہ محبوبیت ومحبیت تعلق بہ مرکز دارد و خلت ناشی از محیط آن مرکز است۔

للّٰہ الحمد اولاً و آخراً۔ برادر گرامی فضائل وکمالات دستگاہ میان محمد باقر این عاصی را مشتاق لقائے بہجت افزائے خویش تصور فرمایند صحیفۂ شریفہ کہ درین وقت مرسل بود با صحیفہ کہ مصحوب میان نجم الدین سلطان پوری فرستادہ بودند رسیدہ خوش وقت ساختند۔ آنچہ از انکشاف معاملہ عظیمہ خلت مندرج بود نیک و مبارک است حق سبحانہٗ بہرۂ تام ازین مقام عنایت فرماید در مکتوب آخر از شفقت ومہربانی سید المرسلین علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات نوشتہ بودند سعادت عظمیٰ است امید ست کہ از کمالات محیط و مرکز حظ وافر نصیب گردد محبیت ومحبوبیت تعلق بہ مرکز دارند و خلت ناشی از محیط مرکز است محبتے وخصوصیتے کہ نصیب وقت شما است در حق شما حصول نسب مذکورہ مستبعد نیست بلکہ واقع دیگر رفتن شاہ جہان آباد مقرر گشتہ است۔ بادشاہ کتابتے دیگر بہ اخلاص تمام باخرجی راہ در طلب بہ آن حضرت فرستادہ است۔ اگر توانند درین سفر رفاقت نمودن خود لغایت مستحسن می نماید بے اختیار دل می خواہد کہ شما در سر سفر ہمراہ باشند۔ اگر آمدن میسر گشت فبہا والا بدعائے خیر یاد نمایند ثانیاً آنکہ چون حضرت الیشان را از امروز در پاے مبارک دردے حادث گشتہ۔

بجہت حصول جواب التماس نمودہ شد بلکہ رفتن شاہ جہان آباد بالفعل تا چند روز موقوف می نماید۔

مکتوب صد و بست و نہم۔ نیز بہ شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ مشتمل بر مہربانی حضرت سید الکونین علیہ الصلوٰۃ والسلام بود۔

للہ الحمد۔ امید کہ بہرۂ از حقیقت الحقایق بردارند۔ در کتابت اخیر آنچہ از مہربانی حضرت سید الکونین علیہ و علی آلہ من الصلوٰۃ افضلہا ومن التسلیمات اکملہا دربارۂ خود کہ مشاہدہ نمودہ اند محتمل این اشفاق والطاف از راہِ حقیقت او علیہ الصلوٰۃ والسلام باشد ؎

چشم دارم کہ دہد اشک مرا حسن قبول
آن کہ دُر ساختہ ہست قطرۂ بارانی را

مکتوب صد و سی ام۔ نیز بہ شیخ مذکور در بیان ترقی یاران خویش و ذکر بشارت حقیقت صلوٰۃ بہ مشارٌ الیہ۔

محمد عارف و نعمت اللہ درویش و عبدالواحد کہار کتابتہا را مع ہدایا مرسولہ رسانیدند جواب تفصیلی ارسال خواہد داشت انشاء اللہ تعالیٰ بعد از عید قربان ظاہرا رخصت شان صورت پذیرد۔ درین روزہا کاربار صحبت نبوی دیگر ہست و کثرت ازدحام ہم نیست۔ بسہ کس از اصحاب این فقیر حضرت ایشان بشارت حقیقتِ صلوٰۃ فرمودند این از جملہ نوادر ہست۔ دیروز بعد از نماز ظہر بے خواست توجہے بجانب شما پیدا شد در باطن شما حقیقت مذکور بکمال لطافت و وسعت متخیل شد۔ والغیب عند اللہ سبحانہٗ۔

مکتوب صد و سی و یکم. نیز به شیخ مذکور در بشارتِ معبودیت صرف و الحاق بحقیقت الحقایق وحصولِ بہرہ از ذات موہوب و در تحریض به استقامت واز دیاد رابطہ معنویہ۔

للہ الحمد لِلّٰہ سبحانہ الحمد کہ آنچہ این عاصی از روے ظن و تخمین خود مصحوب میان عطاء اللہ نوشتہ ارسال داشتہ بود حضرت قبلہ دارین از کمالِ بندہ نوازی نیز نگارش فرمودند از اقتدائے صلوٰۃ کہ مقامِ معبودیت صرف ہست ایضاً نصیبے در حق شما شان دادہ واز الحاق بہ حقیقت الحقائق وبحصول بہرہ از ذات موہوب کہ از راہ عارف قیوم ہست ہم اشارتے نمودہ جائے کہ نوشتہ اند کہ باوجود در بعضے ازین معاملات مشہود می گردید۔ تصریح بہ حصول این دوام جلیل القدر بیش این مسکین کردند ہر چند از نفس آن عبارت معلوم ہست شکر خداوندی عز شانہ بجا آرند و در ازدیاد استقامت بجا کوشند فان الاستقامۃ فوق الکرامۃ۔ این سہ چہار بشارت کہ غائبانہ در حق شما فرمودہ اند یاران دیگر را اگر در سالہا قلیلے از انہا بدست افتد ہم ہزار مغتنم می دانند ودر حق شما چون محض از راہ محبت کہ بہ اکابر این سلسلہ رحمانیہ متعلق است۔ بہ حصول انجا میدہ۔ پس لازم کہ در ازدیاد رابطہ معنوی سعی بلیغ مرعی دارند تا از جمیع بقایا این مقامات بہرہ ور گردند۔ بعضے از لوازمات کہ بہ الحاق حقیقت الحقائق متعلق اند درخاطر بود کہ بنویسد۔ اما چون درد دستہا فقیر خارش کہ عادت قدیمی ہست عود نمود نتوانست نوشت بنابر ضرور این چند کلمہ نا مربوط نوشتہ آمد۔ اما این قدر بدانند کہ اگر درین روزہا میسرے بہ این حدود نمایند بغایت برمحل ہست شاید تا بعد برسات فرصت نہ دہند آن زمان تدارک بچہ چین خواہند کرد۔

مکتوب صد وسی ودوم - نیز به شیخ مذکور در جواب مکاتیب او که از محبوبیت مناسبت به حرف میم نوشته بود۔

صحائف گرامی که به تعاقب یک دیگر ترسیل بود رسیده خوش وقت ساختند آنچه از معاملات باطن مرقوم بود به وضوح انجامید۔ امید که معنی محبوبیت بروجه کمال ظهور نماید واسرارے که تعلق به آن مقام دارند مفصلاً جلوه فرمایند۔ از قریب مجیب رابطۂ معنوی شما قوی افتاده است دقیقه از دقائق را فرو نخواهند گذاشت۔ نوشته بودند که مناسبت حرف میم را که از مقطعات است به محبت تصور می کنند بلے همچنین است چنانچه رباعی حضرت الیشان مرحوم به آن ناطق است۔

مکتوب صد وسی وسیوم - نیز به شیخ مذکور در جواب مکتوب او که از محبوبیت ذاتیه وحصولِ تعینات ثلثه ویافتن مناسبت به حرف میم به محبت ومرادیت نوشته بود۔

الحمد لله وسلامٌ علیٰ عباده الذین اصطفیٰ۔ صحیفه شریفه برادر طریق فضائل مآب میان محمد باقر که متضمن از ذواق واشواق خاصه بود وصلاح آثار رحیم داد رسانیده خوش وقت ساخت۔ آنچه از حصولِ محبت محبوبیت ذاتیه وبهره یافتن از محبوبیت صرف که تعلق باخفی دارد نگارش یافته بود فرحت برفرحت افزود۔ ع

با کریمان کارها دشوار نیست

چه عجب اگر او سبحانه از کمالِ فضل واحسان خویش بنده را به بعضے اسرار خاصه بنوازد ومحرم بارگاه سازد۔ در حق شما حصولِ این قسم امور مستبعد نیست بلکه واقع اما مثل من عاصی را چه نسبت که ازین ماجرا گفت وگو نماید ما للتراب ورب الارباب آن قدر در بحر عصیان فرو رفته است که از شرم وخسارت که نقد وقت دارد چه اظهار

نماید کہ چہ قسم ندامت و حسرت حاصل روزگار ہست امامع ذٰلک حضرت قبلہ گاہی بعضے اسرار غامضہ بادے درمیان می آرند ۔

لعل رحمة ربي حين يقسمها ۔۔۔ تاتي على حسب العصيان في القسم

از حصول تعینات ثلثہ و مناسبت بہ تم مقطعہ تعجبہ بلکہ فہم کردن مرادیت کہ مندرج بود بہ وضوح انجامید ذٰلك فضل اللّٰه يؤتيه من يشاء واللّٰه ذو الفضل العظيم معاملہ محبوبیت صرف کہ تعلق با خفی دارد و کذالک مناسبت حرف المیم مقطعہ بہ محبت وقتے کہ بہ قوت ظہور نماید کہ از شائبۂ شک مبرا باشد در عریضہ بخدمت حضرت ایشان خواہند نوشت جواب کتابہائے شما بدستخط خاص مرقوم گشتہ مصحوب رحیم داد مرسول داشتہ امید کہ بہ سلامت برسد۔

مکتوب صد و سی و چہارم

نیز بہ شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ از معاملہ مقطعات نوشتہ بود۔

لہ الحمد۔ برادر طریقی میان محمد باقر مرۃ بعد اخریٰ از انکشاف حروف مقطعہ می نویسند امیدوار باشند فان المرء مع من احب در کتابت اخیر از معاملہ طا مقطعہ مرقوم نمودہ بودند مبارک بخدمت حضرت ایشان ہم عرضداشت نمایند لیکن حصول جواب۔ این قسم اسرار لازم الاستتار بے حضور محال عقلی ہست زین قدر ہست کہ عرائض شما در حضور یاران بہ سمع مبارک می شود و آثار بشاشت بر چہرۂ مبارک ہویدا می گردد و بہ خوش دقتی استماع می فرمایند ازین راہ ما امیدواری تنویم دیگر اگر حلقۂ یاران اہل عسکر منعقد می شود و صحبت گرم ہست در آمدن خود استعجال ننمایند و الا لا۔ ملا ضیاء الدین مصاحب شاہزادہ دوباز آمدہ ہست یا نہ ۔

کالاخان افغان سرگرم است یا نہ ۔ دیگر چہ قسم آمد و رفت دارند مشروحاً معلوم سازند دیگر فقیر را ہم شوق بر لاہور درین روزہا پیدا شدہ مصلحت شما چیست ۔ حامل رقیمہ حقائق آگاہ ملا موسیٰ جوان صاحب احوال است مشتاق ملاقات شما می رسد باید کہ از ملاقات زیادہ از سابق محظوظ شود ۔ والسلام

مکتوب صد و سی و پنجم نیز بہ شیخ مذکور در بیان آنکہ نزول بعدم صرف امر عظیم است و صاحب این نزول مناسبت تام بہ ارشاد دارد ۔ و آنچہ در مکتوبات واقع است کہ گاہ باشد ظلمت جوار نافع آمد اشارہ بہ ہمین نزول است و بجواب آنچہ از مقطعات و محبوبیت نوشتہ بود ۔

برادر گرامی میان محمد باقر پیش ازین نزول لطائف عشرہ نوشتہ بودند ۔ اما از نزول بعدم صرف بے فراغ اضافت گاہے اشعارے نہ کردہ اند ۔ باید کہ ملاحظہ نمودہ قلمی نمایند ۔ عدم صرف مقابل وجود صرف است علامت وصول بود و صرف متحقق شدن نزول مذکور است چہ مقرر است کہ ہر قدر بلند تر رود ہمان قدر پایان تر فرود آید اشارہ این عروج و نزول در مکتوبات جلد ثالث واقع شدہ جائے کہ فرمودہ اند کہ گاہ باشد کہ درین دقیقہ ظلمات جوار نافع آید و کفر و فسق ہمسایہ امداد فرماید بالجملہ فرود آمدن بہ نقطۂ عدم و متحقق شدن بہ ظلمت صرف معاملہ عظیم است چنانچہ از حضرت مجدد الف ثانی نقل کردہ اند کہ در غسل خانہ بادشاہ تشریف فرمودہ بودند از ظلمت جوار آن مجلس نزول را کہ متوقع بودند بہ حصول انجامید و آن نزول عبارت از نقطہ عدم صرف بودہ صاحب این نزول را مناسبت تام بہ مقام ارشاد و تکمیل است و دو کتابت درین روزہا رسید ۔ از انکشاف حروف مقطعہ و معاملہ محبوبیت صرف

نگاشته بودند به وضوح انجامید۔ اللّٰهمّ زِدْ۔ حضرت ایشان ہم چند کلمہ در جواب عرائض شما قلمی فرمودہ اند وحق جوار بہ این اسرار عالی دربارۂ شما ثابت نمودہ امید ہست کہ دخول میسر شود۔ این قدر را ہم کہ نوشتہ اند امر عظیم ہست و دو کلمہ در رقعۂ شما بہ دستخطِ خاص بہ حافظ محمود شریف خطیب بر نگاشتہ شدہ بہ عمل در آوردہ اطلاع بخشید برادر رحیم داد خان افغان بہ میر محمد ابراہیم نوشتہ شدہ ہست۔ ظاہراً متعلق خود سازد۔ آنچہ در مشارٌ الیہ لحوق صفات یافتہ اند مطابق واقع ہست حضرت ایشان فرمودند۔ والسلام۔ حاجی محمد شریف کہ مداح شما ہست سلام می رساند حقائق آگاہ شیخ علیسی بعضے فوائد اخذ نمودہ می رسد بہ شما ملاقی خواہد شد۔

مکتوب صد و سی و ششم نیز بہ شیخ مذکور در تحریص بر صحبت۔

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم۔ لہ الحمد اولاً و آخراً۔ برادر طریقت بہ جہت تشخیص کردن امر تحمل سیر این حدود ہا لازم دانند۔ مبادا بہ ہمون قدر قناعت نمودہ تکاہل ورزند کہ منافی طلب ہست۔ امروز تحصیل این قسم امور و تشخیص این نوع معاملات بہ سہولت میسر ہست فردا تا چہ رو دہد۔ ھلک المسوفون شنیدہ باشند خوش گفتہ

اے دل بکوے دوست گذارے نمی کنی   اسباب جمع داری و کارے نمی کنی

دائرۂ بشارتِ ملاحت درین روز ہا وسعتے پیدا کردہ ظاہراً بہ بعضے یاران شرفے برسد۔ بالجملہ مانند سابق از ضیق بر آمدہ درین طورِ وقت اگر برسند تحمل کہ معنی تحمل بہ یقین برسد۔ والسلام۔

مکتوب صد و سی و ہفتم۔ نیز بہ شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ از آب خوردن تابع و متبوع از یک چشمہ نوشتہ بود۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد صحیفہ جناب کمالات دستگاہ کہ بہ اسرار و معارف عالیہ مشحون بود رسید۔ سبب مسرت بے اندازہ گردید۔ ع

ای وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

آنچہ نوشتہ بودید کہ خوردن تابع و متبوع از یک چشمہ متمثل می شود بغایت عالی است تامل بلیغ درین باب در کار است۔ ارتفاع توہم کلی از آثار آن است درین معاملہ اول ملاحظہ فرمایند از ان بامور دیگر مقید شوند حقیقت سرگرمی رفقا رانیک معلوم نمایند کہ کدام یکے سرگرم است کتابت شما بہ شیخ مبارک رسانیدیم بخوش وقتی استماع نمودند۔

مکتوب صد و سی و ہشتم۔ نیز بہ شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ از نزول بے کیف و معارف دیگر نوشتہ بود و تصدیق نمودن حضرت ایشان آنرا و تحریص بر ترویج طریقہ علیہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ معلوم شریف باشد کہ صحیفہ شما با صحائف سادات کرام در عین انتظار رسیدہ خوش وقت ساختند کتابت شما سبب غبطہ جمعے عظیم گردید نہ نوشتن آن مناسب نیست بحمد اللہ سبحانہ کہ خاطر عاطر حضرت ایشان در کمال انبساط ماند۔ چنانچہ بہ دست خاص چند کلمہ بتصدیق امور مسطورہ نگارش فرمودہ اند۔ آن را بشارت عظیم دانند کہ تسکین فتنہ کہ از راہ بعضے یاران برخاستہ بود گویا ہمین مکتوب مسکن آن شدہ تفصیل ماجرا بموصوف بہ حضور است۔ آنچہ از واردات جدیدہ مرقوم بودہ بہ وضوح انجامیدہ معاملہ نزول بے کیف بس عالی است لیکن از شعب اسرار متشابہات امیدوار باشند۔ و اگر فوق تعین حبی اثرے ظاہر شود

اطلاع بخشند و احوال یاران را نیز نویسان باشند۔ بالجملہ در ارسالِ عرائض تکاسل نہ ورزند کہ سبب توجہاتِ غائبانہ می گردد۔ و مطلب فقیر از فرستادن شما ترویج طریقۂ احمدیہ معصومیہ است۔ چہ کنم ازبس کہ غیرت در نہادِ این عاصی متمکن است خوش نمی آید کہ باوجودِ شیخ ما دیگرے بروے زمین دم فقیری زند۔ اما چہ توان کرد کہ جمیع آرزوہا میسر نیست فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ امیدوارم کہ این نسبت کما حقہٗ ظہور نماید۔ سلف در ترویجِ دین متین چہ مذلت ہا کہ نہ کشیدہ اند۔ باید کہ ازین دل تنگ نہ شوند فاصبر صبرا جمیلا۔ نص قاطع است۔

مکتوب صد و سی و نہم نیز بہ شیخ مذکور در بیان آنکہ سماع کہ در کلام شفاہا واقع شود مخصوص بحاسۂ سمع نیست و بیان آنکہ نسبتِ خاصہ احمدیہ ناسخ جمیع نسبتہا است و در تحریص بر ترویجِ آن۔

حامداً و مصلیاً۔ اے عزیز درین چند روز ظہور اسرار مشاہدہ متخیل گشتہ خیلے مغلوب خود ساختہ چنان معلوم شد کہ این قسم سماع مخصوص بہ حاسۂ سمع نیست بلکہ بہ کلیت واقع می شود۔ درین باب اگر تامل نمایند۔ شاید اگر چیزے ظاہر شود در عریضہ بخدمت حضرت ثبت کنید۔ فقیر ازبس کہ خواہان کمال و تکمیل شما است نمی خواہد کہ دقیقہ از دقائق فرو گذاشت گردد۔ خصوصیتِ خاص بخود نصیب شما می داند۔ امّا از جہتِ بطورِ معاملۂ ارشاد خاطر دریادہ است امید کہ نورانیتِ ارشاد و ہدایت شما محاطِ عالمے گردد فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ شاید بتدریج ظہور فرماید ازبس کہ نسبتِ خاصۂ طریقِ احمدی غرابت دارد مردم ازان غافل اند۔ ہمیشہ غیرت دامن گیر است این ناسخ نسبتہاے ازمنۂ سابقہ است چنانکہ ظہور محمدی صلی اللہ

علیہ وسلم ناسخ جمیع ادیان گشت کذا ھذا پس حاملان این نسبت واجب کہ اظہار حق نمایند و کمر ہمت راچست بر بندند و بے پروائی مبنے دماغی را یک سو دارند ؎

ہر کہ عاشق شد اگر چہ نازنینے عالم است　　　نازکی زیبد نہ آن را بارمی باید کشید

مکتوب صد و چہلم ۔ نیز بہ شیخ مذکور در بیان آنکہ معاملہ ملاحت از سائر انواع محبوبیت مستثنیٰ است و بیان آنکہ ابتدائے معاملہ محبوبیت از یاران آن حضرت شدہ و ما یناسب ذلک ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ الحمد مستغرق اسرار مقطعات متثبت سلسلہ علیہ رحمانیہ بدانند کہ سیر در غلبات اسرار ملاحت نظر بہ شما افتاد ۔ بخلعت فاخرہ و تزئین خاص مشاہدہ گردید ۔ معاملہ ملاحت از سائر انواع محبوبیت مستثنیٰ است ۔ کہ مخصوص بہ حضرت رسالت است علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات درین روز ہا دو کس از اصحاب این فقیر بہ محبوبیت مشرف گشتہ اند ۔ ابتدائے معاملہ محبوبیت از ولدان این ضعیف گشتہ ۔ دو کس دیگر اصحاب این عاصی ہمدران نوید استعداد یافتند و دائرہ تعین حبی خیلے وسعت پیدا کردہ جماعۃ باین دولت ممتاز اند ۔ حاجی الحرمین الشریفین حاجی محمد شریف کہ غائبانہ مخلص شما است عنایت نامہ حضرت الشان کہ بہ التفاق در قلم محرم در آمدہ بہ بادشاہی آرد چون نقاد صوفیہ است سواری فرستادہ طلب نمودہ صحبت دارند ۔

مکتوب صد و چہل و یکم ۔ نیز بہ شیخ مذکور در ذکر مفتوح شدن معاملہ فوق تعین حبی و بیان برخے از ترقیات اصحاب خویش و رسیدن معاملہ ارشاد در کمال علو و بودن مدار این طریقہ بر انعکاس و تحریص بر آداب و ذکر شمہ از ان

وبیان بعضے عنایات کہ در شب عرس حضرت مجدد الف ثانیؒ ظاہر شدہ وذکر حضرت خاص حضرت عروۃ الوثقیٰ وما یناسب ذٰلک۔

نحمدہٗ ونصلی۔ کمترین ملتزمان طریقِ احمدی معصومی محمد سیف الدین برادر ارشد فضائل وکمالات دستگاہ میان محمد باقر بعد از سلام عافیت انجامی رساند کہ احوال فقرائے این حدود مستوجب حمد است المسئول منہ سبحانہٗ سلامتکم واستقامتکم وترقی درجاتکم درین روزہا عجائب کاروبار است واسرار عالیہ بمنصۂ ظہور آمدہ۔ معاملہ کہ فوق تعین حبی است وتا حال مسدود بود انفتاح یافتہ است امیدوار است کہ برادر گرامی در رنگ سائر کمالات درین معاملہ نیز سابق باشند واحوال طالبان این جائی کہ از اطراف واکناف عالم جمع شدہ اند روز بروز در ترقی است چنانچہ جمعے از یاران این فقیر بہ ولایت احمدیہ مستسعد یافتہ است وجماعۃ بہ لحوق حقیقت الحقائق کہ کنایت از تعین حبی است مشرف گشتہ بہ کمالات مرکز آن تعین مباہی ومفتخرند وطائفہ بہ وصول حقیقت صلوٰۃ وحقیقت قرآن مجید وحقیقت کعبۂ ربانی شادمان وخورسند اند بالجملہ معاملۂ ارشاد درکمال علو است کاروبار سنین بہ ساعات قرار یافتہ است وحضرت ایشان بہ یاران فقیر بغایت مہربانند۔ خوش گفت

یک لحظہ عنایتِ تو اے بندہ نواز　　بہتر ز ہزار سال تسبیح ونماز

چون فیوض وبرکاتِ این طریقۂ علیہ وابستہ بہ انعکاس واصطباغ است ناچار این قسم امور عالی در مدت قلیلہ بہ حصول می پیوندد بخلاف سلاسل دیگر کہ سلوک وتسلیک شان اعتباری است بہ انعکاس واصطباغ کارے ندارند۔ لہٰذا فنا فی الشیخ از لوازم ضروریہ این سلسلۂ علیہ آمدہ ورعایت آداب شیخ طریقت تسلیم

والقیاد با او از شرائط و فرائض گشتہ۔ چنانچہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ در مکتوب آداب المریدین بہ قلم محترم در آوردہ اند کہ ہما امکن در جاے نہ ایستد کہ سایۂ او بر جامہ یا بر سایۂ او افتد و بر مصلاے او پا نہند و بہ ظروف خاصۂ او استعمال نہ کند و در حضور او آب نخورد و طعام تناول ننماید و بہ کسے سخن نہ گوید بلکہ متوجہ احدے نہ گردد و در غیبت نیز در جاے کہ او ست پا دراز نہ کند و بزاق دہن بہ آن جانب نہ اندازد۔ نقل کردہ اند از سلطان این وقت کہ وزیرش پیش او استادہ بود۔ اتفاقاً درین اثنا آن وزیر التفاتے بہ جانب جامۂ خود کردہ بند آنرا بدست خود راست می ساخت۔ درین حال نظر سلطان بر آن وزیر افتادہ دید کہ بہ غیر او متوجہ ہست بزبان عتاب گفت کہ این را ہضم نمی توانم کرد کہ تو وزیر من باشی و در حضور من بہ بند جامہ التفات نمائی۔ باید اندیشید ہرگاہ وسائل دنیاے دنیہ را آداب دقیقہ در کار ہست وسائل وصول اللہ را بہ وجہ اتم خواہد بود بالجملہ الطریق کلہ ادب مثل مشہور ہست ہیچ بے ادب بخدا نہ رسد تم کلامہ الشریف و چون شما را در مکتوبات و معارف آن حضرت رضی اللہ عنہ مہارت تمام ہست آنچہ از ضروریات این راہ ہست بہ طالبان صادق رہنمونی می نمودہ باشند۔ در عرس حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ افادہ عام بودہ و طرفہ عنایات و برکات از ان حضرت بہ بعضے فقرا ظاہر گشتہ۔ دران شب حضرت میاںجیو بہ فقیر فرمودند کہ خلعت مکمل از جانب آنحضرت رضی اللہ تو عنایت شد و کذالک شب عرس حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہور انوار حقیقت آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام والطاف و عنایات از آنجناب متلالی و ہویدا بودہ

حقایق آگاه میان حسام الدین ملتانی پہلوے فقیر بودہ بجمالِ مبارک مشرف گشتہ ظاہر ساخت کہ از جناب سروری علیہ السلام دو خلعت عنایت شد یکے بہ حضرت ایشان دیکے بتو۔ دیگر از امور عجیب آنکہ در بلدۂ کابل عزیزے حضرت ایشان را بخواب دید و آن حضرت او را نیمہ تبرکے عنایت فرمودند۔ چون بہ افاقت آمدہ آن نیمہ در بیداری پیشِ خود یافتہ این ہمہ از جذب محبت ہست ہرگاہ معاملات باطنیہ از راہِ محبت و رابطہ منجذب گردند بہ امورِ ظاہر خود چہ رسد و آنچہ نوشتہ بودند کہ دربارہ بادشاہ دین پناہ توجہ غائبانہ از حضرتِ ایشان التماس خواہند نمود فقیر بیاد آنحضرت دادہ۔ آن حضرت را درین باب آوردہ ہست۔ امید ہست کہ بندگانِ حضرت موردِ جذباتِ قویہ گردند و این فقیر نیز بہ دعا و توجہ غائبانہ مقید ہست و اکثر اوقات درین خدمت صرف ہست و رابطۂ معنوی را نسبت بہ ایشان دارد۔

مکتوب صد و چہل و دویم نیز بہ شیخ مذکور در شرح احوال بادشاہِ دین پناہ و شاہزادہ محمد اعظم و ذکر ترویج طریقہ علیہ۔

حامداً و مصلیاً و مسلماً۔

آسودہ شبے باید و خوش مہتابے   تا با تو حکایت کنم از ہر بابے

برادرِ عزیز ارشاد پناہی میان محمد باقر سلام عافیت انجام در معرضِ قبول آورند۔ سرگذشت این جاے تعلق بہ مشافہہ دارد مجملاً آنکہ بادشاہِ دین پناہ شبِ شنبہ کہ شبِ سوم این ماہ باشد بہ منزلِ فقرا آمدہ از قسم اطعمہ بے تکلف از آنچہ حاضر بود تناول فرمودند و صحبت طولانی گشت۔ و مجلس سکوت نیز در میان آمد معاملہ لقا را بہ وضوح تام می فرمایند کہ مدرک می گردد و مبداِ تعین خود را صفتِ علم

یافته وسعتے در لطیفهٔ اخفیٰ و مناسبت بآن واز لحوق صفات به اصل از مدتے ظاهر
می سازند۔ شاهزاده سلطان محمد اعظم به ترغیب و دلالت بادشاه بدخول طریقهٔ علیه
مستعد گشته و احوالش بغایت بلند ہست از ذکر لطائف و ذکر سلطانی وسعتے در قلب
نشان می دهد بادشاه اظهار شکر این معنی می نماید و از احوال شاهزاده خبرگیران ہست
بالجمله ترویج طریقهٔ علیه امید ہست که موافق خواهش مخلصان بظهور آید چون این سلسله
آن برادر ہست اجر عظیم به شما عاید ہست۔ سیادت مآب میران سید فیض الله از جزئیات
این حقائق اطلاع تام دارد تفصیل را به مراسلاتِ او حواله کرده به اختصار اتفاق افتاده
وچندبار ذکرِ خیر شما بادشاه دین پناه نموده روزے فرموده اند که به شیخ محمد باقر عجیب
سکرے دارد و انتفاعے در صحبتِ او متحقق ہست۔ کتابتِ شما را به شوق تمام مطالعه
نموده اند و گفتند که بر صحبت بسیار ترغیب نموده اند فقیر برائے جواب بجد ہست وعده
کرده اند۔ امید ہست که عنقریب بحصول انجامد۔ از احوالِ والدِ شما و میان محمد عاقل و
مولوی میان ابوالقاسم بحضور بادشاه مذکور رشد پرسید که والدِ شیخ ہم شغل گرفته اند
گفتیم آرے خیلے طلب دارند و آرزوئے رسیدن به سرهند ہم بسیار دارند بحبّا درخان
درین باب خیلے جنبید شرح این در کتابهائے میران سید فیض الله ہست فقیر از محبت
و دل سوزی مشارٌالیه خیلے محظوظ ہست۔

مکتوب صد و چہل و سیوم۔ نیز به شیخ مذکور در ذکر عنایات حضرت ایشان
که در حق وے به وقوع آمده و اشاره به تصدیق نمودن آنحضرت احوالاتِ مرقومهٔ او۔

برادر طریق جامع کمالات احمدی میان محمد باقر از ین درویش دل ریش
محمد سیف الدین سلام وتحیه در معرضِ قبول آورده زیاده از حد مشتاقِ صحبتِ خویش

دانند۔ دیروز کہ روز شنبہ بود داخل الارشاد حضرت سرہند گشتہ بہ سعادت قدمبوسی حضرت جیو استسعاد یافت للہ سبحانہ کہ نسبت بہ سابق خیلے در مرض آنحضرت تخفیفے راہ یافتہ بجہت حصول جواب عرائض مکرر عرض نمودہ شد فرمودند کہ پیش از این خود قوت تحریر نبودہ۔ اما درین روزہا کہ رو بہ قوت ہست بعد از چند روز بہ مشیئت سبحانہ میسر خواہد گشت دیگر عرائض شما ہر وقت کہ در خدمت حضرت ایشان می رسید حضرت ایشان در مجموع اصحاب تعریف استعداد و سرعت سیر شما را بسیار می فرمودند خصوص امروز فقیر یک کتابت شما را بہ آواز بلند در مجمع یاران حضور آن حضرت خواند بہ بعضے یاران رو آوردہ عنایتہا در حق شما نمودند۔ بلکہ آنچہ نوشتہ اند گوئیا تصدیق نمودند۔ صلاح آثار حافظ محمد شفیع بہ کمال طلب در سفر شاہ جہان آباد ہمراہ بود چندان فرصت نہ شدہ کہ صحبتہاے کثیرہ با او داشتہ شود۔ بخدمت شما می رسد توجہات بلیغہ را در حق او مرعی دارند و آن را سبب خوش وقتی ما دانند والسلام مبلغ ہفت روپیہ مصحوب حافظ مذکور فرستاد مصحف واضح خواہان مصحح ہدیہ نمودہ بہ فرستند۔

مکتوب صد و چہل و چہارم۔ نیز بہ شیخ مذکور در ظاہر شدن شان تجمل او۔ لہ الحمد ے

رواق منظر چشم من آستانۂ تست کرم نماد فرود آ کہ خانہ خانۂ تست

لمحہ بجانب شما توجہ غائبانہ نمودہ شد طرفہ شانے و تجمل ظاہر شد امید ہست کہ دشت و صحراے آن حدود بہ وجود شریف منور گردد۔

مکتوب صد و چہل و پنجم۔ نیز بہ شیخ مذکور در تعبیر واقعۂ عالی کہ نوشتہ بودہ اشارہ بہ حصولِ انوارِ حقیقتِ الف و ذکر بشارت ملاحت۔

بعد از تحریر کتابت شیخ عیسیٰ ملتانی رسید و مکاتیب شما رسانید آنچہ نوشتہ اید کہ چند مرتبہ در سینہ خود صندوقچہ منور یافتہ کہ گوئیا مخزنِ اسرار و معارف است حقیقتِ آن کما ینبغی معلوم نہ شد بغایت عالی امید است کہ آن صندوقچہ مملو بہ اسرارِ متشابہات و مقطعات باشد وما ذٰلک علی اللہ بعزیز نوشتہ بودند کہ روزے مطالعہ مکتوبات جلد ثانی کہ مشتمل بر رباعی حضرت الشیخ مرقوم است می کردند ے از انوارِ حقیقتِ الف بر باطن تافت۔ ہمین قسم این فقیر راہم گاہ گاہ متخیل گشتہ است امیدوار باشند فان المرء مع من احب۔ و آنچہ از غلبۂ نسبت ملاحت با خلعت مرصع بجواہر غریبہ و ریزہائے یواقیت مندرج بود و معلوم گردید بہرۂ ملاحت در حق شما بزعم این حقیر خود متحقق است اما از قسم حرف مدعہ یقین حکم نمی توان کرد۔

مکتوب صد و چہل و ششم۔ نیز بہ شیخ مذکور در ظہور نمودن حقیقت حضرت جبرئیلؑ و یافتن اتحاد و الحاق بہ آن حقیقت علیا۔

انوار ارشاد و ہدایت بہ اندازۂ قرب و کمال شامل حال خاص و عام باد صحائف گرامی بتعاقب یک دیگر رسیدند اگر تاخیرے در ارسال اجوبہ بہ وقوع آمدہ باشد عفو خواہند فرمود العذر عند کرام الناس مقبول فقیر را مشاغل شتی پیش می آیند و فرصت کمتر دست می دہد کما لا یخفیٰ علیٰ جنابکم ایضاً لیکن از راہِ ارتباط معنوی یکے از خیر خواہانِ خویش دانند ہ

عہ نہیں پڑھا جا سکا

ما بردن را نگریم و قال را ... ما درون را بنگریم و حال را

دیگر از ظهور نمودن حقیقت جبریل علی نبینا و علیہ السلام والحاق و اتحاد بآن به شما معلوم نموده بود الآن ہم گاه گاه جلوه می فرمایند چون معاملہ جدید دیگر کرد است۔ اگر به آن جناب ہم ظاہر شود اطلاع خواہند بخشید کہ موجب ازدیاد طمانیت است قال تعالیٰ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِأَخِيكَ۔ دیگر آنچہ از لوائح جدیده رُو دہد نولیسان باشند۔ والسلام۔

مکتوب صد و چہل و ہفتم ۔نیز بہ شیخ مذکور در ظاہر شدن کتاب مشحون بہ خصائص کہ در آخرت بہ آن حضرت عطا فرموده اند و یافتن آن حضرت بہ حقیقت خود حائل و حاجز در جمیع حقایق۔

برادر گرامی میان محمد باقر این ضعیف را مشتاق لقاے خویش دانند۔ سوانحے کہ بعد از متوجہ شدن شما بہ آن حدود متخیل این مسکین در آمده اظہاراً للشکر می نولیسد بگوش لشنوند۔ روزے این فقیر بہ ذکر لسانی مشغول بود ناگاه گونہ غیبتے رو نمود۔ می بیند کہ یک کتابے مغنی خوش خطی کہ چیزہاے بسیار در انجا نوشتہ اند بمن عنایت شد۔ چون از میانہ یک جا را کشادم ابتداے صحیفہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بنظر در آمده چنان معلوم گردانیدند کہ این کتاب مشحون ہست بخصائصے کہ در آخرت بتو عطا فرموده اند و بعد ازان چون بہ افاقت آمدم متوہم شد کہ این عطیات کہ دران کتاب مندرج ہست شبیہ بہ آن اجازت نامہ ہست کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ را در خواب از حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم عنایت شده بود در جلد ثالث مندرج ہست مطالعہ خواہند نمود۔ دیگر آن کہ حقیقت خود را برزخ یافت

میانِ مرتبۂ وجوب و عالم امکان وچنان متخیل شد کہ این حقیقت حائل و حاجز است

در جمیع حقائق والغیب عند اللّٰہ سبحانہ آنچہ شما از بعضے معاملات فقیری گفتید و نوشتہ

اید مقوی این است۔ والسلام۔

مکتوب صد و چہل و ہشتم۔ نیز بہ شیخ مذکور در بیان بعضے اسرار و معارف

خاصہ و یافتن مناسبت بہ صفتِ رحمت و شرح احوال بادشاہ دین پناہ۔

حامداً و مصلیاً۔ ازین گرفتار ظاہر و باطن بجناب آن ارشاد پناہی سلام

سلامت انجام برسد صحائف شریفہ بتعاقب یک دیگر می رسند و این عاصی را بہ

سبب انزدحام فرصت جواب نوشتن کمتر دست می دہد معذور می داشتہ باشند بکرم

اللّٰہ سبحانہ، درین روزہا بہ طفیل حضرت پیر دستگیر طرفہ اسرار و معارف جلوہ می دہند

و مناسبت تام بہ صفتِ رحمت با خود می فہمد امید وار است کہ نصیبے از حقیقت ہائے

بمشیئۃ حسنی کہ اختصاص بہ حضرت مجدد الف ثانی دارد نصیبے وافر حاصل روزگار گردد

بمشیئتہ سبحانہ متعاقب بتفصیل بعضے معارف تازہ خواہند نوشت بالفعل فرصت

مساعدت آن ندارد۔ دیگر بادشاہ دین پناہ بحقوق شما معترف اند و بہ خوش وقتی

مذکور شما می نمایند و اظہار اخلاص می کنند۔ چنانچہ سہ تولہ عطر اظہاراً للمحبۃ بجناب شما

ہدیہ فرستادہ اند مصحوب رحیم داد افغان فرستادہ شد للّٰہ سبحانہ الحمد کہ معاملۂ

باطنی الیشان در ترقی است معاملۂ فنا را خوب می فہمند و از وسعت لطیفہ خیلے

می فرمایند۔ درین سفر آثار صدق طلب در الیشان متجلی است چنانچہ خیلے راہ بپای خود

بہ صحبت سکوت می رسند و مدتے می نشینند بفضل اللّٰہ سبحانہ، زین حکامی دیرافغانی

کہ بند نمودہ بودند بہ بادشاہ ظاہر ساختہ خلاص کنانیدہ شد و حکم شد کہ چون از

حضرت سرہند معاف شدہ از جمیع ممالک محروسہ واگذارند۔

مکتوب صد و چہل و نہم۔ بہ حقایق آگاہ حاجی محمد یوسف کولابی در جواب مکتوب او کہ از انوار لیلۃ القدر نوشتہ بود۔

الحمد۔ مکتوب مرغوب رسیدہ لذاتِ معنویہ بخشید ظہور انوار و برکاتِ لیلۃ القدر و حضور در اولِ شب کہ در مشاہدہ درآمدہ از اعظم عنایاتِ سبحانی است اللّٰھم زِدْ فزِد۔ والسلام۔

مکتوب صد و پنجاہم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در ذکر واقعۂ عالی کہ شب بست و ہفتم رمضان دیدہ۔

الحمد۔ برادرِ دینی حاجی محمد یوسف سلام خوانند واقعۂ عالی کہ شب بست و ہفتم بنظر آمدہ است مرقوم نمودہ بودند بمطالعہ درآمد و لذاتِ معنویہ بخشید از بزرگی آن شب این معنی مستبعد نیست بشکر این نعمتِ عظمیٰ بجا آرند۔ والسلام

مکتوب صد و پنجاہ و یکم۔ نیز بہ موٌمی الیہ در جواب مکتوب او کہ از ظاہر شدن مقام قاب قوسین نوشتہ بود۔

معارف آگاہا۔ آنچہ از سوانح جدیدہ کہ در عشرۂ منیرہ رو دادہ بود قلمی نمودہ بودند بمطالعۂ آن سبب لذاتِ معنویہ گردید خصوص ظاہر شدن مقام قاب قوسین او ادنیٰ و یافتن مناسبتِ خود بہ آن مقام عالی شان چہ عجب وللارضِ مِن کاسِ الکرامِ نصیبُ ہمین آستین آنچہ رو دہد از خود و از یاران خود می نوشتہ باشند کہ سبب توجہاتِ غائبانہ است۔ والسلام۔

—۔:۔—

مکتوب صد و پنجاه و دوم

نیز بحاجی مذکور در تحریص بر طلب حق جل شانہ۔

باسمہٖ سبحانہ۔ اما بعد۔ حاجی الحرمین الشریفین حاجی محمد یوسف سلام خوانند کتابت آں برادر مرۃً بعد اخریٰ رسیدہ بر حقیقتِ سرگذشت اطلاع حاصل شد چون سلطان جیو بطوع و رغبت خود رخصت نمودہ اند بدار الارشاد بیایند و چندے در طلب مطلب حقیقی باز بسر برند۔ ہر چند نشانے از ان بے نشان پیدا نیست بارے درد شریک غم ہجران باشند۔ خوش گفتہ ؎

رہنال بلبل اگر با منست ہمیاری ہست
کہ ما دو عاشقِ زاریم و کار ما زاریست
والسلام

مکتوب صد و پنجاہ و سیوم

نیز بمشارٌ الیہ در عفو زلّات کہ از وے بظہور آمدہ بود و در تحریص بر خدمت مخدوم زادہا و سائر اہل بیت

اما بعد۔ برادر گرامی حاجی محمد یوسف خاطر را من جمیع الوجوہ جمع دارند۔ و زلّات و تقصیرات از محبّان صادق معفو ہست علی الخصوص از مثل شمائی این قدر ہم کہ بہ وجود آید خالی از حکمتے نخواہد بود فعل الحکیم لا یخلوا عن الحکمۃ بیشتر در حق شما شفاعتِ اہلِ بیت و فرزندان موثر افتاد۔ باید کہ من بعد در خدمتِ خورد وکلان فقیر زادہا و والدات بیش از بیش سرگرم بوند و آن را سبب ترقیاتِ عظیمہ شمارند قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبیٰ۔ والسلام

مکتوب صد و پنجاہ و چہارم

بہ خواجہ عبد اللہ کولابی در جوابِ مکتوبِ اُو۔

الحمد۔ اما بعد۔ کمالات دستگاہ خواجہ عبد اللہ بہ استقامت باشند ظہور حضرات و اعطاء خلعت خاصہ محبوبیت کہ نوشتہ اند بہ وضوح انجامید۔ او سبحانہ پرتوے ازین مقام عالی نصیب وقت کناد با کریمان کارہا دشوار نیست۔ والسلام

مکتوب صد و پنجاه و پنجم۔ بہ بی بی عرب خاتم مرحومہ در بیان آنکہ لطائف خمسۂ عالمِ امر اسرار الٰہی اند و ہر کدام آنہا زیرِ قدم نبی ست از انبیاء اولوالعزم علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات۔

مشفقہ، مہربان من بعضے معارفِ عالی بتحریر آوردہ می شود بگوشِ ہوش استماع نمایند لطائف خمسۂ عالمِ امر قلب و روح و سر و خفی و اخفیٰ کہ مواضع ہر کدام آنہا در صدرِ انسان مقرر ست خزائنِ اسرارِ الٰہی اند عز شانہٗ و مظہرِ تجلیاتِ ذاتی وصفاتی و افعالی۔ و نیز ہر کدام آنہا زیرِ قدم نبی ست از انبیاء اولوالعزم علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیمات چنانچہ قلب زیرِ قدم حضرت آدم علیہ السلام و روح زیرِ قدم حضرت ابراہیم و حضرت نوح ست علیہما السلام و سر زیرِ قدم حضرت موسیٰ علیہ السلام و خفی زیرِ قدم حضرت عیسیٰ ست علیہ السلام و اخفیٰ زیرِ قدم حضرت خاتم الانبیا سید المرسلین علیہ وعلیٰ اخوانہ من الصلوٰۃ افضلہا ومن التسلیمات اکملہا وچون این انبیاء را در سائر انبیاء علیہم السلام شانِ خاص ست انتسابِ این لطائف بہ این بزرگواران مقرر گشت تا کدام صاحب دولت بود کہ بہ علوم و اسرار این پنجگانہ عالمِ امر ممتاز گردد ؏ این کار دولت ست کنون تا کرا دہند۔ والسلام۔

مکتوب صد و پنجاہ و ششم۔ ارسل الیٰ مخدوم آدم التتھوی فی جواب مکاتیبہٖ المشتملۃ علیٰ ترویج الطریقۃ۔

باسمہٖ سبحانہٗ۔ حمد ومنا السلام علیکم المسئول منہ سبحانہٗ سلامتکم واستقامتکم وبعد فان المکاتیب من جنابکم المشتملۃ علیٰ ترویج ہٰذہ الطریقۃ العلیۃ کثیرًا ما یصل ولسبب بُعد المسافۃ

یقع منا تقصیر و تاخیر فی ارسال الاجوبة فالمرجو من اخلاقکم ان تعذرو فی
مصراع والعذر عند کرام الناس مقبول۔ ثم الاخ الصالح السالک لطریقة
اهل الله الشیخ الذی اقام فی صحبتنا مدة وحصل له ترقیات عظیمة
سوالهن حظا وافرا فطوبیٰ له والبشریٰ۔ والسلام۔

مکتوب صد و پنجاہ و ہفتم۔ بہ خان سعادت نشان محتشم خان در تحریض
بر معیت و محبت واسطہ و نکوہش جماعۃ کہ محبت و معیت واسطہ را مضر می داشتند
وا حوالے کہ بران مترتب شود استدراج می انگاردند و توصیف جماعۃ کہ محبت و معیت
واسطہ را عین محبت و معیت حضرت الشان پنداشتہ لوازم ہر دو معین بجا آوردند
و بر بشارات عالیہ مشرف گشتند و رفع سوء ظن بعض یاران و ما یناسب ذالک۔

مقبول فقراے باب الرحمٰن از ین ملام و مطعون خلائق سلام عافیت
انجام در معرض قبول آرند۔ فضائل مآب مولانا محمد امین عنایت نامہ مشتمل بر بشارات
معیت کہ ثمرۂ محبت ذاتیہ ہست می آرند بمطالعہ آن استسعاد خواہند یافت۔
از دیاد معیت بر بعضے یاران نہ حضور سیہا دار د سبب اقوی آن رعایت لوازم محبت
وسیلہ ہست کہ بہ سفارت آن بہ این دولت عظمیٰ مہذب گشتہ اند چہ معیت و محبت
بہ آن مقدمۂ معیت و محبت بہ آن حضرت ہست۔ پس ہر چند وجوہ مناسبت بواسطہ
فیض بیشتر بہرہ ور گردد و در بشارت مقامات از ہمہ پیش قدم نہد۔ چون حضرت
حق سبحانہ شما را بہ این عاصی معیت خاص کرامت فرمودہ ہست و شکر آن بجا آوردہ
در از دیاد آن کوشند و ثبات و استقامت بدان طلب نمایند تا در بشارات معیت و
آن حضرت از دیگران سابق باشند۔ جماعۃ درین روز ہا بعد از حصول بشارات پیدا

شده اند که میان دو معیت تفریق می کنند ولوازم آن را کما ینبغی بجا می آرند بلکه محبت ومعیت واسطه را مقرو مانع وصول بمطلوب دانسته احوالے که به این معیت مترتب شوند استدراج می دانند بمی دانند کہ این سوء ادب منجر بکجا می شود بزعم این کوتاہ اندیشان حضرت ایشان درمیان تسویدات شیطانی وعنایات الٰہی جل شانہٗ فرق نمی توانند کرد بلکہ در ضلالت می اندازند ھداھم اللّٰہ سبحانہ سواء الصراط به این اعتقاد این جماعۃ این ہمہ اجتماع شیطانی باشد گاہے حضرت ایشان بجہۃ مزید استقامت بعضے نصائح بیان می فرمودند مقصود ازان ازدیاد استقامت است نہ نفی احوال مطلقاً کما قال تعالیٰ خطاباً لحبیبہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَ مَنْ تَابَ مَعَكَ امر بہ استقامت استقبال منافی استقامت حال نیست از کوتاہ اندیشی بہ ظن فاسد خود رسوخ ومحبت واسطہ تبری از دیگران فہمیدہ اند بلکہ این تبری از دلالت واسطہ می دانند كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا۔ اجتناب از صحبت این قسم جماعۃ از ضرورت است فایاک وصحبتہم وایاک ومجالستہم وایاک ورویتہم صحبت داشتن بہ این جماعۃ مفاسد بسیار دارد وہرگاہ بہ ادنیٰ مسلمانے سوء ظن مجوز نیست علیحدہ کہ عاید بہ اہل حقوق گردد۔ اے عزیز این فقیر از ایام صغر سن آرزو مند آن بودم کہ خصائص ومزایاے طریق احمدی بر منصہ ظہور آیند حضرت سبحانہ از کمال فضل خویش متمناے این عاصی عطا نمود بعضے امور کہ سربستہ بودند از راہ فقیر ظاہر شدند۔ ازین سبب امید وارم کہ در محبت ومعیت حضرت ایشان ممتاز باشم وچون راہ معیت خاصہ بحضرت ایشان بغایت مشکل بودہ جماعۃ کہ در محبت آن

حضرت بہ فقیر شرکت بہم رسانیدند در معیت خاصہ جا یافتند و ہر چند لوازم این معیت را کما ینبغی بجا آوردند دران معیت قدم راسخ پیدا کردند چنانچہ شاہد عدل است براین مدعی معاملۂ شما کہ در معیت و بشارت بیش قدمی نمودہ اید رعایت آداب و خدمت میان محمد باقر یکے از اسباب قویہ این ہر دو معیت است ہر چند در خدمات ایشان بکوشند و در معیت ممتاز باشند۔ حدیث فمن احبہم فبحبی احبہم ومن ابغضہم فببغضی ابغضہم۔ مؤید این معنی است۔ آرے از شخصے کہ بے استقامتی در شریعت و طریقت بینند مہاجرت نمودن بہ او محض برائے ندامت او مستحسن است در بعضے روایات فقہیہ آمدہ است کہ لا باس بان یہجر اخاہ فوق ثلثۃ ایام لذنب ارتکب حتی یتوب۔ اگر محبت ذاتی است بے اختیار لہٰذا این حالت پیدا می گردد۔ اما این محبت بہر بے سر انجامے نمی دہند۔ بہ زور ہر کسے را بہ این محبت نمی توان آورد جمعے محبت ذاتی را بہ حضرت درست نمودہ محبت ذاتی واسطہ را مفر انگاشتند و گروہے این محبت را مقدمۂ آن محبت دانستہ و راہ اقرب وصول محبت آن حضرت فہمیدہ لوازم ہر دو محبت را بجا آوردند۔ لاجرم ازان معیت کہ اغنائے ذاتی بعالم دارد حظہا بردا شتند طائفہ اولی از راہ غیرت غیظ این جماعت را بلکہ ملاذ این جماعۃ را بہ امور ناشائستہ نسبتہا دادند و حکم نمودند کہ بشارت شان از قبیل استدراج است ضلوا فاضلوا ضاعوا فاضاعوا۔ و از کمال نادانی می گویند کہ محبت منفرد بحضرت ایشان معنی است و ما طالب بشارات نیستیم و حال آنکہ ہلاک بشارات آن دارے بے شک محبت حضرت ایشان معنی است امارا و وصول بہ این محبت نادرست مگر از راہ جزئی کہ یکے از جزئیات آن کلی است فاذا الحق حقیقۃ احد بذلک الجزئی الی ذلک الکلی

[illegible]

اگر این فائده در اتحاد و واسطه نمی بود یقین که داخل مضار می بود و لیس فلیس همین واسطه است که اسرار بے چونی را به چون می رساند چه ذات حضرت الیشان نصیبے از بے چونی دارد کرا یارا ے آن که از محبت آن حضرت دم تواند زد و چون این دور از کار خود را در محبت سگان آن درگاه راسخ دید به نیت رواج خصائص این طریقه علیه راه نشست و خاست بیاران احداث نمود. اگر این مذموم می بود دیگران برائے چه اختیار آن می کردند. و حضرت الیشان هرگز تحسین احوال جلساء این حقیر نمی فرمودند بلکه زجر می نمودند و یارانے که از اتحاد واسطه بے نصیب اند سالها است که در خانقاه افتاده اند نه از محبت و معیت خبرے دارند و نه از احوال و مقامات اثر اتحاد واسطه کمال مرضی آن حضرت نیست و در آنچه مرضی آن حضرت نباشد به طریق ادب مرضی این عاصی نه خواهد بود زیاده تاکجا اطناب نماید ؎

اندکے پیش تو گفتم غم دل ترسیدم که دل آزرده شوی ورنه سخن بسیار است

برائے دفع سوء ظن بعضے یاران این همه تطول نمود. والسلام.

مکتوب صد و پنجاه و هشتم. به خان سعادت نشان محتشم خان در تحریص بر طلب دنیا و آخرت و بیان عدم جواز اقتصار بر طلب آخرت و ذکر اختلاف در آن و بیان آنکه طلب آخرت را مذموم شمردن نشان مقام ولایت است و رجوع و هبوط بدنیا و اہل آن ملائم مقام تکمیل و ارشاد.

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

قال الامام فخر الدین الرازی فی تفسیر هذه الآیة انّ الذین یدعون الله فریقان احدهما ان یکون دعائهم مقصوراً علی طلب الدنیا والثانی

الذین یجمعون فی الدعائین طلب الدنیا وطلب الاُخرۃ وقد کان فی التقسیم قسم ثالث وھو من یکون دعائہ مقصورا علی طلب الآخرۃ واختلفوا فی ان ھذا القسم مثلا ھو مشروع ام لا فالاکثرون علی انہ غیر مشروع وذلک لان الانسان خُلق محتاجا ضعیفا لا طاقۃ لہٗ بالام الدنیا ولا بمشاق الاخرۃ فالاولیٰ لہ اَن یستعین بہٖ من کل شرور الدنیا والاٰخرۃ روی القصال فی تفسیرہ عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیٰ رجل یعودہ وقد انہکہ المرض فقال ما کنت تدعوا اللہ قال کنت اقولُ اللّٰھم مَا کنت تعاقبنی فی الاخرۃ فعجلہ لی فی الدنیا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ انکَ لا تطیق ذٰلک الا قلت رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ قال فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہٗ فشفیٰ واعُلم انہٗ سبحانہ لو سلط الالم علیٰ عرق واحد علی البدن او علے منبت شعر واحد لیشوش الانسان فصار محروما بسببہ عن طاعۃ اللہ وعن الاشتغال بذکر اللہ فمن الذی یستغنی عن امداد رحمۃ اللہ فی دنیاہ وعقباہ فثبت ان الاعتقاد فی الدعاء علیٰ طلب الاخرۃ غیر جائز تم کلامہ وما جاء فی الحدیث الصحیح لاحسد الا علے اثنین رجل آتاہ اللہ الکتاب وقام بہٖ اٰناء اللیل والنہار ورجل اعطاہ اللہ المالُ فہو متصدق بہٖ اناء اللیل والنہار مؤید کلام الرازی - این تحقیق موافق کمالات انبیاءُ است علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات بعد از قرن صحابہ حضرت مجدد الف ثانی از راہ

وراثت وتبعیت باین کمال بهره شدند کما لا یخفی علی المتبع فی کلامه رضی الله تعالیٰ عنه اولیا که به قرب ولایت مشرف شدند طلب آخرة را مذموم دانستند به طلب دنیا خود چه رسد. دست از دنیا و آخرت شستن نشان حال مقام ولایت است ورجوع وهبوط نمودن بدنیا واہل آن ملائم مقام تکمیل وارشاد است ع ان نیهما

در دل ما غم دنیا غم معشوق شود   باده گر خام بود پخته کند شیشهٔ ما

فہم ہرکس به این مذاق نه رسد ونزد اکثرے حال اولیٰ شریف وعزیز است ونزد اقل قلیل حال ثانیه محبوب ومرغوب. ع گر بگویم شرح این بےحد شود.

این کمال علیٰ وجه الاتم درحضرت مهدی موعود ظهور خواهد نمود ونسبت حضرت ما کما حقه در آخرت بمشیئت سبحانه جلوه خواهد کرد اللّٰهم ثبتنا علیٰ محبتهم وجنبنا عن مخالفتهم بدله ظاهرا وباطنا متمنا ومقصد خیرخواهان وهواخواهان آن است که پرتوے ازمقام دران خان عالیشان ظهور نماید وظاهر وباطن الیشان را فروگیرد. ع باکریان کارها دشوار نیست.

خلعت حقیقت شریعت بازیب وزینت بآن عالیجناب عطا شود دردنیا وآخرة مقبول خواص وعوام گردند آمین آمین آمین ؎

یارب این آرزوے من چه خوش است   تو بدین آرزو مرا برسان!

خیریت دارین آن مشفق چون مدنظر است واختصار بریکے از قصور بنابران سخن طولانی می گردد معذور می داشته باشند. امید چنان است که هرکمالے که در بشر ممکن الحصول والوقوع باشد بالیشان مفوض گردد. درین آرزوها ودعاها اختیار از دست رفته است وبےخواست از صمیم القلب سربرمی زند. قابلیت واستعداد

آن جناب کہ در حضور حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشخص شدہ علاوہ ازین آرزوہا و امیدہا است بالجملہ ؎

خط مبزولب لعل و رخ زیبا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

زیادہ ازین اطالت موجب ملال خاطر عاطر می گردد۔ والسلام علیکم و علی من لدیکم درباره حقایق آگاہ ملا ابوالقاسم چہ نویسد کہ مشمول عنایات و الطاف است فقیر زادہا خورد و کلان باجمعہم سلام می رسانند۔ اخوی میان عبداللطیف نیز برادر دینی حافظ مقصود علی کہ حلقہ بگوش قدیمی است بعرض سلام جرأت می نماید

مکتوب صد و پنجاہ و نہم بہ ملا ابوالقاسم کابلی در دید قصور اعمال و بیان آنکہ در حقوق الٰہی جل شانہٗ گذشت نمودن جائز نیست و منع از ظلم و تعدی و عدم تحمل ایذا و خلق و بیان آنکہ عتاب و اعتراض شیخ رابہبود شود واند و از اغماض و گذشت او ہراسان بود و ما یناسب

حامداً و مصلیاً۔ اے عزیز آنچہ نوشتہ بودید موافق حال این عاصی بودہ فی الحقیقت باین عیوب این دور از کار متصف است غایۃ مافی الباب چون جمعے می نمایند کہ باللہ فی اللہ بہ صحبت می داریم بنا بران گاہے کلمات غضب امیر بزبان آوردہ می شود اگر چنین نکند مبادا داخل زمرۂ مداہنان گردد و شیخے کہ موافق مرضی مریدان زندگانی نماید فردا از عہدہ جواب چگونہ خواہد بر آمد۔ آرے حقوقے کہ عاید باین جانب است بہ مقتضاے تخلقوا باخلاق اللہ عفو و صفح رامی شاید۔ اما در حقوق الٰہی عز شانہٗ و اوامر و مناہی شرعیہ گذشت نمودن و سکوت ورزیدن جائز نیست۔ عزیزے فرمودہ آن روز کہ درمیان صوفیان بقارنہ گذرد آن راخیر نہ دانند۔ و بقارِ صوفیہ عبارت

از کن مکن ہست علی الخصوص ظلم وتعدی وامضاء غضب وعدم تحمل ایذاء خلق از اعظم صفات ذمیمہ ہست۔ درویشان را اجتناب ازین قسم امور از اہم مہام است اصل مخاطب جماعہ اند کہ بہ این صفات موصوف اند وکسے کہ ازین صفات محفوظ است از مبحث خارج است الاعلی سبیل الاحتیاط والمبالغہ چنانچہ گفتہ اند

ہرچند کہ مطمئنہ گردد ہرگز ز صفات خود نہ گردد

از شما خود تا حال ازین قسم امور کم ظاہر شدہ و بیشتر ہم امید ہست کہ بہ جمعیت خاطر سرگرم کار باشند و بہ استقامت زندگانی نمایند فانہا فوق الکرامۃ طالب صادق را باید کہ در وقت عتاب اعراض خوش وقت شود وآن را عین بہبود وتربیت داند واز اغماض نمودن و درگذشت کردن ہراسان باشد و بر تغافل بے پروائی شیخ حمل نماید بالجملہ جلال وجمال را مساوی انگارد وبلکہ از جلال حظ گیرد و نہ آن کہ فرار نماید وھذا حال المحب الصادق ولبو الہوسان از حیطۂ اعتبار خارج اند عدمھم اولیٰ من وجودھم۔

مکتوب صد وشصتم ۔ نیز بہ مشار الیہ در ذکر اجر تعزیت وتحریص بر تقلید حضرت مجدد الف ثانی در جمیع امور۔

باسمہٖ سبحانہ. ھو الحی الذی لا یموت ۔ وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ۔ ؎

من از تو روے نہ پیچم گرم بیازاری کہ خوش بود ز عزیزان تحمل وخواری

مکتوب مرغوب رسید عزاء این مصیبت عظیم نمودہ بودند جزاکم اللہ سبحانہ خیرا۔ فی الحدیث من عزا مصابا فلہ مثل اجرہٖ. رسیدن شفقت نامہ

خانِ عالی شان درین طور وقت موجب تسکینِ خاطر ہائے پریشان گشت دیگر خاطر
برائے این مہمے کہ پیش آمدہ بغایت نگران می باشد و توجہ خاص درین باب معروف
امید کہ متھوری اعدائے وقت نصیب بادبزودی خیر فتح ونصرت برنگارند۔ دیگر
در کلی وجزئی حقیر وفقیر راہ تقلید حضرت مجدد الف ثانی را رضی اللہ تعالے عنہ از
دست نباید داد۔ وکلیہ کہ ایشان قرار دادہ اند بجان ودل قبول باید نمود ولیعاً القاد خوط

مکتوب صد وشصت ویکم۔ بہ سلطانِ وقت دربیان آنچہ فنائے ہر لطیفہ
از لطائف خمسہ بدان مربوط است و تفصیل مراقبہ وسکوت بر عبادت نافلہ و
ذکر خصائص طریقہ بطریقِ اجمال وترجیح اربابِ عشرہ بر اربابِ عزلۃ وبیان آنکہ
استیلائے حضور در اماکنِ غفلت مشعر از قوتِ نسبت است وبیان آنکہ مقصود از سیر
وسلوک امرے جز شریعت نیست۔ وآنچہ از بعض اولیا امورے کہ بظاہر شریعت
مخالف اند صادر شدہ محمول بر ابتدا ووسط است وما یناسب ذٰلک

نحمدہ ونصلی ونسلم۔ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا۔ احقر
خیر خواہان بعد از تبلیغ سلام وتحیہ معروض می دارد کہ چون سالک بر قدم اول راہ
کہ عبارت از فنائے قلب است مشرف می شود اشعۂ از انوار قدم پیوستہ بر قلب او
متجلی می باشد۔ اگر آن سالک علم بہ تفصیلِ احوال دارد کما ینبغی آن تجلی را کہ کنایہ
از تجلی فعلِ اوست سبحانہ درک خواہد نمود۔ واگر علم اجمالی نصیب وقتِ اوست
بہ حضور والتذاذ کہ اثر آن تجلی است محظوظ خواہد بود بعد ازان بہ محض فضل درین
ہنگام بہ تجلی صفات استعداد خواہد یافت۔ وسینۂ او بہ انوار قدس منشرح خواہد
گردید بعد ازین امراد از دو حال خالی نیست۔ اما بہ عروج والعزلۃ عن الخلق

لاجل الاعراض عن الاغيار اَو الهبوط وَ الرجوع الى الخلق لاجل التكميل وَالارشاد فالاول من اهل العزلة والخلوة وَالثانى من اصحاب العشرة والجلوة۔ عدم اختلاط و فرار از خلق مناسب حال طائفۂ اولیٰ ست و آمیختہ بودن ملائم حالِ طائفۂ ثانی۔ حالت طائفۂ اولیٰ ضعیف ست و حالت طائفۂ ثانی قوی لعدم حجابهم عن شهود الحق سبحانه لشهود العالم والاختلاط بهم فلا يقاس احوال احدهما على الاخر در آیہ کریمہ اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ گویا اشارہ بہر دو فریق ست۔ و این ہر دو تجلی کہ مذکور شدند بہ لطیفۂ قلب و روح تعلق دارند و معاملۂ لطیفۂ اخفیٰ مربوط بہ تجلی ذات ست و لطیفۂ سر بشیون و اعتبارات مناسبت دارد و لطیفۂ خفی بہ صفات سلبیہ تنزیہیہ۔ و اعلائے لطائف لطیفۂ اخفیٰ ست لكونه تحت قدم نبينا عليه وعلى جميع اخوانه من الصلوٰة افضلها ومن التسليمات اكملها كما ان القلب تحت قدم سيدنا آدم عليه الصلوٰة والسلام والروح تحت قدم سيدنا ابراهيم خليل وسيدنا نوح عليهما الصلوٰة والتسليمات والسر تحت قدم سيدنا موسىٰ عليه الصلوٰة وَ السلام والخفى تحت قدم سيدنا عيسىٰ عليه الصلوٰة والسلام۔ للّٰه سبحانه الحمد کہ آنحضرت علیٰ قدر استعداد و لو علیٰ سبیل الاجمال والانعکاس حظے فرا گرفتہ اند۔ چنانچہ بشارت فنائے قلب و لحوق صفات بہ اصل و مناسبت بہ لطیفۂ اخفیٰ در قدم محترم حضرت الشان علیہ الرحمۃ والرضوان در آمدہ و از محسوس شدن قدم آنحضرت علیہ الصلوٰۃ و السلام پیشِ این احقر اظہار نمودہ بودند۔ والیضاً درین دو ہمی استیلائے حضور در اماکن غفلت کہ از قوت نسبت مشعر ست بارہا می فرمودند۔ بالجملہ این احقر در انچہ لازمۂ خیر خواہی

است خود را مقصر نه دانسته و خواہان بیش از بیش است برای دو مطلب یکے آن کہ حق سبحانہ شما را داخل مقربان خود کردہ است۔ و دوم آنکہ در حقوق عباد بعد از وصول بدرجہ ولایت انبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام حقیقی امید نجات می شود کما تبینہ سیدنا و مولانا المجدد الف ثانی رضی اللہ تعالی عنہ وھذا من اعظم عنایاتہ تعالی اگر نظر بہ این مطلب دومی انداختہ بعد از فراغ از امور مملکت بمراقبہ وسکوت می پرداختہ باشند مستحسن بلکہ ضرور است وگنجایشے دارد کہ از عبادات نافلہ آن را تقدیم دہند۔ وطالب ترقیات باشند ولمحۂ بے این فکر بسر نہ برند وہمت را بران گمارند کہ از صورت شریعت گذشتہ بہ حقیقت آن برسند واز ولایت اولیا گذشتہ بہ ولایت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام مستند گردند وفوق این ولایت ولایت ملاء اعلیٰ است علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات واز گذشتِ آن درجات عروج کمالاتِ نبوت در پیش است بعد ازان حقایق ثلثہ کہ عبارت از حقیقتِ کعبہ وحقیقتِ قرآن مجید وحقیقت صلوٰۃ باشد منکشف می گردند وفوق آنہا معاملہ خلّت واسرارِ محبوبیت جلوہ می فرمایند وبہ بعضے از محبوبان اسرارِ لازم الاستتار کہ تعلق بحروفِ مقطعات دارند درمیان می آرند وصورت شریعت وحقیقتِ آن ہم مختلط می شوند واستدلالی کشفی می گردد واجمالی تفصیلی می شود حضرت خواجہ بزرگ می فرمایند کہ مقصود از سیر وسلوک آن است کہ معرفتِ اجمالی تفصیلی گردد واستدلالی کشفی۔ امر دیگر سوائے شریعت نیست وزاید بران نہ فرمودہ اند۔ وآنچہ از بعضے اولیاء اللہ بعضے امور کہ بظاہر شریعت در جنگ اند صادر شدہ اند کمسئلۃ التوحید الوجودی وغیرہا برابتدا ووسط حال فرود باید آورد۔ چہ بعد از وصول بہ حقیقتِ شریعت اصلا مخالفت نیست وھذہٖ مواھب التی ذکرھا قد اختصھا اللہُ

سبحانه بالامام الربانی المجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه الحال بیانم بر
عرض حالِ خود معلوم فرمایند که مطلب اہم ما ازین آشنائی که بخدمتِ شما ہست دو چیز
ہست یکے خود روا گردانیدن حاجت حاجتمندے کما ورد فضله فی الحدیث
النبوی علیه من الصلوٰة افضلها و من التسلیمات اکملها و دویم ترویج سنت
و توہین اہلِ بدعت که درین آخر الزمان بے معاونت و مخالطت سلاطین محال ہست حمد الله
سبحانه که گفتۂ ما نامرادان به سمع قبول می افتد در حدیث آمده من احیا سنتی بعد
ما امیتت فله اجر مائة شهید اہلِ غفلت اگر ہزار سال ریاضت و مجاہده پیش کشند
به عشرِ عشیرِ آن امر جلیل القدر نمی رسند۔ کمالات دستگاہی برادر طریق ملا محمد جان که از
نفوس متبرکه ہست و سالها در صحبت گذرانیده و مراتب خصائصی که حضرت مجدد الف
ثانی به آن ممتاز اند از اکثر حظے وافر گرفته و مصداق این معنی آنکه ہر گاه مشار الیه به مقامے
ازین مقامات می رسید این حقیر چون بر دید و دانستن خود اعتماد نه داشته مومی الیه را
به خدمتِ حضرت ایشان ہمراه گرفته می برد تا زمانے که متوجه شده بشارتِ حصول
مقامے که در تخیل فقیر آمده بود نمی فرمودند تسکین نمی شد تا آنکه معاملۂ ایشان به کمال و
تکمیل انجامیده تا آنکه روزے فرمودند که بلفظ انا که خود را به آن تعبیر می نمائیم بر ملا یاند گو
می افتد و هٰذا یدل علی کمال الاتحاد۔

مکتوب صد و شصت و دویم ۔ به اخوند شاه مراد در بیان آنکه ملاقاتِ
سلاطین به نیتِ حسنه محمود ہست۔

حقایق آگاه اخوی ملا شاه محمد مراد سلام عافیت انجام در معرض قبول آرند
و از یادِ خود غافل نه دانند و به دعای ظهر الغیب ممد و معاون باشند خصوصیتے که بشما ہست

امید کہ دقیقۂ از دقایق را فرو نہ گذارد فطوبی لکم وبشریٰ وجواب مفصل بہ مشیئتہٖ سبحانہٗ متعاقب خواہد نوشت. دیگر اخوی میان عبد اللطیف بارہا نوشتند کہ ذکر خیر شما چند مرتبہ پیش بادشاہ دین پناہ درمیان آمد وشمارا ازین معنی آگاہ ساختند. عجب کہ شما با این ہمہ خواہش ملاقات نہ نمودید بہ نیت ارتفاع بدعت وترویج سنت می توان سلطانؒ دید الخیر فیما صنع اللہ سبحانہ من بعد اگر ایماے از طرف بادشاہ واقع شود وشوق دیدن شما ظاہر نمایند بلاتوقف امتثال نمایند والسلام علیکم وعلیٰ من لدیکم.

مکتوب صد وشصت وسویم. نیز بہ اخوند مذکور دربیان استغناء از فقراء زیبا است.

ارشاد مآبی کمالات دستگاہی اخوند ملا شاہ محمد مراد سلام سلامت انجام قبول فرمایند. صحیفۂ شریفہ رسید خوش وقت ساخت بہمین منوال یاد وشادی فرمودہ باشند کہ سبب توجہات غائبانہ است. فضائل پناہا بادشاہِ اسلام بارہا شمارا یاد کردہ اند عجب کہ شما اقدام این معنی نہ کردید الخیر فیما صنع اللہ سبحانہٗ خوب شد از فقراء استغناء زیبا است بہ مشیئتہٖ سبحانہٗ زیادہ تر خلص شما خواہد شد. فقرا را بظاہر وباطن متوجہ خود دانند ومشتاق لقاے بہجت افزاے خویش تصور فرمایند واز احوالِ ظاہر وباطن خویش اطلاع می دادہ باشند. مخدوما بختاور خان بما نوشتہ بود کہ بادشاہ نیاز بخدمت شما فرستادہ مصحوب شیخ عبد الحمید ارسال داشتہ شدہ. شنیدہ شد کہ شما قبولِ آن نہ کردید الفتوح لایرد کلیہ مشائخ عظام است. خوش ہرچہ بخاطر شما رسیدہ مبارک است. والسلام.

مکتوب صد وشصت وچہارم. بہ سلطانِ وقت در ذکر جماعۂ مبتدعہ وتحریض بر تادیب وتنبیہ آنہا وما یناسب ذٰلک

التماس فقیر آن کہ امورے کہ فقیر ابلاغ آن می نماید حضرت یکسے اظہار این معنی نمی کردہ باشند۔ بس ہست کہ در علم الیشان باشد والا بما فقرائے بے بضاعت ضررہائے عظیم مترتب خواہد شد۔ دیروز فقیر بہ نماز جمعہ رفتہ بود جماعۃ دہل نوازان ہجوم نمودہ خیلے بے حیائی می نمودند و عاجز ساختند بہ ہزار حیل از سر خود ساقط کردیم۔ نوعے علاج فرمایند کہ از شرارت آن جماعۃ مامون شویم۔ ہر وقت کہ برون می برآئیم انواع ایذاہا می رسانند۔ یا چندے را بما ہمراہ نمایند یا بہ فیلاد خان فرمایند کہ چند کس را از آنہا محبوس نماید یا جلاوطن کند۔ این کلیہ مرکوز خاطر باشد بعد از برخاستن فقیر این امر را ہر کہ دانند خواہند فرمود۔ اکثر اہل بدع در مقام عداوت شدہ اند وہمراہ با جمعے از فقرا شکستہ می باشند۔ برآمدن مشکل شدہ ہست اعانت از جناب الیشان می خواہم۔ شیخ محمد باقر از دست ہمین قسم جماعۃ ومتصدیان آنجاے گریختہ از لاہور برآمدہ ہست دیاز وے رفتن ندارد و قصد دارد کہ بحضور آمدہ بعضے امور ابلاغ نماید۔ ہرچہ حکم شود۔ والسلام۔

مکتوب صد و شصت و پنجم۔ ارسل الی سلطان فی اَن الاشتغال بامر الرّعیۃ من اھمّ الامور۔

نحمدہٗ ونصلی المعروض بعد السلام انکم بفضل اللّٰہ سبحانہٗ فی ھٰذہ الایام مشغولون باھمّ الامورِ وھی امر الرّعیۃ والعدالۃ فیھم فحمد اللّٰہ ثم الحمد للّٰہ وھٰذا کان غایۃ مرادنا من انعقاد مجلس السکوت فحصل بکرمہٖ سبحانہٗ فالمرجو من مکارم اخلاقکم اَن لاتنسونا من خاطرکم وتخصونا بمزید فضلکم وعنایتکم فانکم لھا اھل وانک لعلیٰ خلقٍ عظیم۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہٗ۔

مکتوب صد و شصت و ششم - بہ حقائق آگاہ مخدوم آدم تہتوی در ذکر او و ذکر یاران او۔

باسمہ سبحانہٗ۔ امابعد سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ مخدوما استماع اخبار استقامت شمار این طریقہ علیہ وسرگرمی ہنگام طلبہ بسبب لذات معنویہ می گردد زادکم اللہ سبحانہٗ ترقیاً واستقامتہٗ۔ بعضے یاران رشید شما کہ ملاقات کردند از مطالعہ احوال انفاس محظوظ شدیم۔ علی الخصوص شیخ انس وسید فتح محمد وابوالحسن و تازگی توفیق آشنا شیخ عنایت اللہ ملاقات نمود از احوال پسندیدہ او نیز محظوظ شدیم۔ یقین کہ بیش از بیش بحال موی الیہ متوجہ خواہند بود۔ دیگر شوق آمدن بہ این دیار اکثر می نویسند وما ہم مشتاق دیدار شمائیم۔ لیکن گذاشتن آن مقام وبرہم زدن معاملہ طلبہ مناسب نمی نماید بہ اعتقاد فقیر مدار آن بقعہ گویا وابستہ بہ وجود شریف است بہر حال ہرگاہ ملاقات صوری مقدر است میسر خواہد شد بمشیئتہ سبحانہٗ عمدہ کار ارتباط معنوی است وآن درازی یادست۔ والسلام۔

مکتوب صد و شصت و ہفتم - بہ خان سعادت نشان محتشم خان در ذکر واقعہ کہ در باب فتح ونصرت خان مشارٌالیہ دیدہ اند۔

بعد از تحریر کتابہا در حلقہ روضہ مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صد حقہ سر بمہر چنانچہ معاجین عمدہ می کنند پیش زانوہاے فقیر چیدہ اند۔ دران وقت معلوم شد کہ براے آن مشفق مہیا شدہ۔ از دیدن این واقعہ تمام امیدواری در حق ایشان پیدا گشتہ خاطر بغایت براے فتح ونصرت شما متوجہ ونگران است وہمان روز باز درون خانہ بنظر در آمد کہ شخصے بر سر شما ایستادہ بہ مورچل[1] مگس رانی می کند۔ راندن مگس

[1] مورچھل

گوئیا اشارہ بہ مقہوری اعدائے کفرہ فجرہ است فرحت بر فرحت از مشاہدۂ این دو واقعہ رُو دادہ۔ والسلام۔

مکتوب صد و شصت و ہشتم۔ بہ خواجہ محمد شریف بخاری در بیان آنکہ حقیقت فنا و نجات کلی از شرکِ خفی مربوط بہ ولایتِ کبریٰ است۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفےٰ۔ اللہ تعالےٰ از نفسِ حاضر نامے و نشانے نہ گذارد بنوعے کہ عین و اثر بالکل زائل گردد۔ این زمان فنائے اتم حاصل آمدہ و مطمئنہ بہ اسلامِ حقیقی مشرف شود و منتہائے مراتب فنا این مقام عالی است کہ بہ ولایتِ کبریٰ مربوط است۔ ہر چند در ولایتِ صغریٰ نحوے از فنا کائن است اما حقیقتِ آن در ینجا صورت می بندد و نجاتِ کلی از شرکِ خفی درین حال میسر است حضرت حق سبحانہٗ و تعالیٰ ازین کمالات شربے ارزانی فرماید انّہٗ قریبٌ مجیبٌ۔ مخدوما قبل ازین کتابت بدست سید نور محمد کہ یکے از صوفیان است فرستادہ شدہ است و حضرتِ ایشان ہم در جوابِ کتابتِ شما مکتوبے نگارش فرمودہ اند پیش ازین مشارٌ الیہ است انشا و اللہ تعالےٰ رسیدہ باشد سابقاً یک کتابت از شما رسیدہ بود۔ و شما نہا کہ ارسال داشتہ بودند نیز رسیدند۔ والسلام۔

مکتوب صد و شصت و نہم۔ در بیان عنایت و الطاف کہ از حضرتِ ایشان رضی اللہ تعالےٰ عنہ در حق آنحضرت و یارانِ دیگر بہ وقوع آمدہ و ذکر بعضے تصرفات کہ از ان قبیلہ بہ ظہور پیوستہ و بتصدیق حضرت ایشان مقرون گشتہ۔

لہٗ الحمد اولاً و آخراً۔ چون اظہار نعم منعمِ حقیقی عزشانہٗ موجب ازدیاد است لہٰذا کمینہ درویشان احمدی اظہار می نماید و تحدیث نعمتہائے کہ از حضرتِ شیخ خود بآن

و یارانِ دیگر به وقوع آمده بیان می کند مقدمه باید دانست که احوالِ یاران را بر احوالِ پُر اختلالِ خود تقدیم نموده شروع از احوالِ آنها کرده آمد و جماعه که از احوالِ آنها درینجا مذکور خواهد شد سه گروه اند طائفه اند که هم این ضعیف به امر پیرِ دستگیر خود به آنها صحبتِ سکوت داشته و هم به آنحضرت سفارشها نموده لبشارتِ عالی گرفته دگروهے اند از خواصِ اصحابِ حضرتِ ایشان که در خلوات به احتیاطِ تمام از احوالِ آنها این فقیر را استفسار نموده است و بآن حضرت باختیارِ خود در خوش وقتی آنچه مهربانیها فرموده اند با این کمینه در میان آورده اند و جماعه دیگر اند که بعضے از ان از اهلِ سپاه اند و بعضے بوضعِ فقر و نامرادی و به اجازتها مقید سر بلند اند. اما آن جماعه که به این مسکین نشست و خاست دارند از انجمله حقایق آگاه صوفی پاینده که دائرهٔ ولایتِ ثلثه را قطع نموده و بوصول بکمالاتِ نبوت استعداد یافته و از انجا ترقی نموده به حقیقتِ کعبهٔ ربانی حقایقِ خاص بهم رسانده و بآن مقامِ عالی قرین گشته متوجه فوق است و از ان جمله سیادت مآب میر شرف الدین حسین که به امر آن حضرت به این عاصی صحبت داشته و تا چند سال با فقیر ملازم بوده و مناسبتِ خاص به فقیر بهم رسانیده و مجملاً از احوالِ مشارٌ الیه پیش ازین مکرر نوشته شده اما اینجا شرح کرده می نویسد. چون میر مشارٌ الیه را شوق شده که به این فقیر صحبت دارد اولاً استیذان از جنابِ آنحضرت نموده ملازمِ این مسکین گردید و با وجود که مومی الیه علم به احوالِ خود کمتر داشت اما از کثرتِ نشستن علمِ اجمالی بهم رسانیده تا چندگاه رفیقِ این ضعیف گشت تا آنکه مبشر به ولایتِ کبریٰ شد و تقیدِ تمام به صحبتِ فقیر نمود. و فقیر آنچه مقدور بود تقصیر نه نمود چنانچه شب و روز مکرر متوجه حالش می نشستم تا بجائے رسید که دائرهٔ اصول و اصولِ اصول و حرکتِ نموده بذاتِ بحت واصل گشت و به وصول بمرتبهٔ کمالاتِ نبوت مباهی گردید لهذا از ان

باز قسرہاے عظیم نسبت بہ موبی الیہ بہ وقوع آمد تا آنکہ پرتوے از انوارِ حقیقت قرآنی بر باطنش تافت و رفتہ رفتہ فناے و بقاے بہ آن مرتبہا حاصل نمود بعد ازان بحقیقتِ کعبۂ ربانی تحقق و تزین پیدا کرد باز حضرتِ ایشان مہربانیہا نمودہ متوجہ حالش گشتند تا آنکہ معاملۂ میر در نہایت علو رسید بمقام عظیم کہ کنایت از تفصیل باشد مناسبتے پیدا شد و فقیر چند بار درین میان صحبت داشت چنانچہ روزے متخیل این نحیف گشت کہ افاضۂ کمالات مشارٌ الیہ بمحض تفصیل است و مشارٌ الیہ نیز ادراک این معنی نمود چون بعرض حضرتِ ایشان رسانیدہ شد از غایت تفضیل تصدیق این معنی نمودند و بہ وصول بہ آن مقام اشاراتے فرمودند بعد ازان از دقایق و نازکیہاے فنا کہ بہ حقیقت لا الٰہ الا اللہ منوط است بہرہ ور شد۔ و حضرتِ ایشان فرمودند کہ خلعتے درین مقام عنایت شد۔ بعد ازان در توجہاتِ دیگر عنایاتِ دیگر بسیار نمودند۔ روزے فرمودند کہ بسیار ترین ظاہر می شود این است احوال میر کہ بہ طریقِ اجمال نوشتہ۔ و ازان جماعہ است صلاح آثار حافظ محسن دہلوی کہ در مدتِ قلیلہ بہ اکثر خصائص کہ تا حال بہ کمتر کسے فرمودہ باشد بدست آورد۔ سابقاً در جاے از احوالش نوشتہ شدہ است. اما چیزہاے کہ بعد ازان بحصول آن مباہی گشتہ نوشتہ می شود بعد از حصولِ فنا و بقا در اندک مدت بولایتِ کبریٰ مبشر شد ازانجا بولایتِ علیا رسید و چون اکثر با فقیر ہمراہ بود توجہاتِ کثیرہ کہ متضمن قسرہاے عالیہ بودہ نسبت بمشارٌ الیہ بہ وقوع آمد و حضرتِ ایشان نیز مہربانیہا چاہدہ نمودند تا آنکہ تصفیۂ اجزاے ارضی مدرکش گشت و معاملہ بکمالاتِ نبوت کشید و درین میان کشست و تماسست بسیار واقع شد۔ چون بسمع عالی حضرت ایشان رسید توجہ نمودہ بحصولِ کمالاتِ نبوت بشارت دادند بعد ازان کارش

بعروجِ فوقانی افتاد تا آنکه به وصولِ حقیقتِ کعبه ربانی با خلعتِ عالی دران مقام مستسعد گردید باز سرش به فوق افتاد و کششهاے عظیمه نموده شد تا بعد از چندگاه بحقیقتِ قرآنی ملحق گشت تا اینجا بعضے یاران خاص باوے مشارکتے داشتند۔ اما در ما در از این امتیازِ تمام پیدا گردد از مشارکت ماند بالجملہ بعد اللتیا والتی از مقامِ عظیم الشان کہ پیشتر کسے بہ آن مبشر نہ گشتہ بود مستسعد گردید و آن مقام عبارت از مقامِ تفصیل ہست وعلوے این مقام از مکتوباتِ قدسی آیات معلوم می گردد و این مقام اختصاص بہ انبیاءِ اولوالعزم علیہم الصلوٰۃ والسلام دارد و فوقِ او مقامِ محبت ہست ترقی دران مقام بہ علم وعمل نیست افاضۂ کمالات بہ تفضیلِ صرف وابستہ ہست مشارٌ الیہ ازین مقام حظے وافر گرفتہ متوجہ فوق گشت واین عاصی بموجب توجہ وتلطف حضرت پیرِ دستگیر خود اکثر بمومی الیہ می نشست تا آنکہ بکمال عنایتِ خویش بہرہ از مقامِ محبت درحق وے نشان دادند۔ بعد از وے از کمالاتِ خاصۂ ولایتِ محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام مفتخر گشت باز از حقیقتِ مقامِ لا بذکرِ الا اللہ واز دقایق فنا کہ بدان مقام مربوط ہست بہرہ وافر گرفت۔ بعد ازان بمحض عنایتِ الٰہی عرشانہ از حقیقتِ صلوٰۃ کہ پیش ازین کسے از یاران بہ آن مبشر نہ گشتہ بود مبشر گشت این ہست نسخۂ احوالش کہ بہ طریقِ اجمال نوشتہ آمد۔ والسلام

مکتوب صد و ہفتادم۔ در ذکرِ احوال آگاہ حافظ محمد محسن دہلوی

دبیان تصرفات کہ ازان حضرت درحق حافظ بہ وقوع آمدہ و ذکر سرعت سیرِ مشارٌ الیہ ومایناسب ذلک۔

پارہ از احوالِ حافظ محسن سابق نوشتہ شدہ ہست آنچہ بعد ازان بہ حصولِ آن

مباہی گشتہ بتفصیل نوشتہ می آید چون مشارٌ الیہ را مناسبتے خاص بہ فقیر بود اکثر اوقات باہم می نشستیم و حافظ آثارِ توجہات و تصرفات کہ نسبت بوے بہ وقوع می آمد اظہار می نمود و می گفت کہ در وقتِ توجہ مرا کشان کشان می برند بالجملہ چیزہاے بلند بعد از نشستن ظاہر می گردد تا آنکہ در عشرۂ رمضان المبارک چنان وانمود کہ الآن عروج عناصر درک می نمایم چنانچہ سابقًا عروجِ لطائف خمسہ عالم امر می نمودم و چون بہ عرض حضرت الشان رسانیدہ شد تصدیق نمودند کہ عناصر در صدد عروج اند و بحصولِ ولایتِ علیا اشارہ نمودند ہر چند کہ آداب آن حضرت نیست کہ بکسے تصریح این ولایت نمایند۔ بعد از چندگاہ بہ او نشست دنماست واقع شد تا آنکہ بہ محض فضل الٰہی جل شانہٗ معاملہٗ حافظ بہ اجزاے ارضی کشید و حافظ خود تزکیہ و تصفیہ این لطیفہ را احساس نمود و درین ضمن ثمرہاے عظیم نسبت بہ حافظ بہ وقوع آمد و ایام رخصت نزدیک رسید۔ آنچہ در تخمین و ظن این عاصی آمدہ نمود بحافظ ظاہر نمود چون این مقدمات بعرض عالی رسید بہ وصولِ کمالاتِ نبوت سرافرازش ساختند معلوم نیست کہ تا حالی از یاران مثل وغیرہ بہ این سرعت صاحبِ این مقام گشتہ باشد اللّٰھم ارزقہ الاستقامۃ۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہفتاد و یکم۔ در بیان آنکہ جماعۃ از اصحاب حضرت الشان کہ بکمالاتِ ولایت متحقق اند دو فریق اند و ذکر علیۂ ارشاد و ہدایت آنحضرت۔

طائفہ از اصحاب حضرتِ قبلہ کونین کہ بہ کمالاتِ وراثت متحقق اند وھم فریقین فریق منھم عرجوا من مراتب الاصول و قطعوا دائرۃ الولایت الثلاث حتی شرفوا بکمالات النبوۃ بطریق التبعیۃ۔ واناس منھم وان لھم مراتب الاصول ولم یتخلفوا عنھا راسًا لکنھم بطریق المعیۃ

اللتی حصلت لہم بحضرۃ الشیخ قد فازوا بتلک الکمالات العالیۃ و بعضے از آنہا بلندتر ازان مقام رفتہ اند ویارانے کہ بمرتبۂ ولایت رسیدہ اند وبہ فنا و بقا مشرف اند اکثر من ان نعد ونحصٰی۔ والسلام۔

مکتوب صد وہفتاد و دویم۔ در ذکر بعضے احوال یاران کہ حضرت الشان بہ آن حضرت در میان آوردہ اند۔

در حق حافظ ضیا عنایات کثیرہ نمودند و فرمودند کہ ہرچند بے مناسبتے در باطنش سرایت کردہ بود اما در اندک مدت مرتفع گشت و خیلے مناسبتے بہم رسانیدہ و در ولایت کبریٰ بسیار ترقی نمودہ۔ وملا ذکی را فرمودند کہ در باطن او نسبت عالی مشہود گردید و از حصول فنائے نفس بلکہ حصول در ولایت کبریٰ اشارہ نمودند و تعریف غربت و نامرادی او بسیار کردند وسعی بلیغ در حق مشارٌ الیہ بہ وقوع آمد موافق آن سعی حضرت قبلہ گاہی مہربانی نمودند و بہ حصول کمالات نبوت سرافرازش ساختند متوجہ ذوق ہست۔ و حافظ محسن را بحصول فنا و بقا و دخول در ولایت کبریٰ مبشر ساختند و فرمودند کہ ہمگی یک سال شدہ کہ او در صحبت داخل شدہ ہست گویا اظہار تعجب کردند و از لحوق صفات بہ اصل در حق میر عزیز عنایت نمودند و فرمودند کہ از حضرت مجدد الف ثانی برائے مشارٌ الیہ خلعت گرفتیم و در خصبت مقید بہ اعداد مخصوصہ نیز کردند۔ و در حق شرف الدین افاضہ نمودند کہ دائرۂ اصول بتمام قطع کرد و داخل کمالات نبوت گردید و سابق از راہ معیت نیز مبشر ساختہ بودند۔ و در بارۂ خان بیگ نیز فرمودند کہ وجودش مثل قطعہ ابر می رود گویا اشارہ بہ فنائے نفس ہست و بحصول فنائے قلب و مقامات فنائے نفس سید محمد علی را نوازش فرمودند و چند بار در حق سید محمد اسرائیل

عنایتِ خاصہ نمودند۔ روزے فرمودند کہ تجلی خاص در باطنِ او مشاہد گردید۔ باز روزے از آثارِ بقا بہرہ درباب مشارٌ الیہ نشان دادند۔ بعد از چندگاہ فرمودند کہ نوصرف شدہ ہست رشحۂ از کمالاتِ ولایت کبریٰ نیز رسیدہ باشد تا آنکہ بعد از مدت قلیلہ تصریح بہ دخولِ ولایت کبریٰ نمودند۔ وچون وقتِ رخصت بمواجہ روضۂ مقدسہ توجہ کردند افاضہ فرمودند کہ وے را متخلع بہ خلعتِ خاصہ دیدم۔ وحافظ محمد شریف لاہوری را فرمودند کہ از راہِ معیت در کم چیزے کوتاہی دارد واز ہمین راہ بہ کمالات نبوت واصل ہست۔ ودربارہ اخوند ملا محسن سیالکوٹی دریں مدت کہ در ایامِ عرس آمدہ بود بحصولِ کمالاتِ نبوت اشارہ نمودند۔ وخواجہ محمد صدیق پیشوری دریں سفر کہ آمدہ بود شبے رخصت او فرمودند کہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ عنایاتِ عظیمہ نمودند وخلعتِ خاص مرحمت فرمودند وبحصول بہرہ از کمالاتِ نبوت نیز دریں نوبت سر بلند گردید۔ ودربارہ ملا حامد فرمودند کہ مناسبتے بہ حقیقتِ کعبہ پیدا کردہ ہست وبہ طریقِ انعکاس ازان حقیقت بہرہ درگشتہ ہست وبہ وصولِ حقیقتِ قرآن مجید در حق میر شرف الدین حسین نوازش فرمودند۔ وچون ایامِ وداع نظام الدین نزدیک رسید بشارتِ فنا او را دادند واز حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ دستارے بوے مرحمت شد ورخصت مقید نیز دادند۔ و تعریف بلندیِ استعداد حاجی حبیب چندبار نمودند ولطیفے از حقیقتِ کعبہ ربانی در حق وے نشان دادند۔ وصوفی سعد اللہ بعد از آمدن جہان آباد نیلے ترقی نمود۔ بعد از اندک مدت بحصولِ ولایتِ علیا مبشر گردانید۔ وبوصولِ کمالاتِ نبوت وجامعیت تام در حق صوفی پایندہ عنایت نمودند چندگاہ چند صحبت باصوفی مذکور باز داشتہ شد تا آنکہ مناسبتے بہ کعبہ ربانی مفہوم گردید دریں میان شبے بعد از نمازِ عشا کہ بسطِ عظیم رو دادہ بود وعنایتِ خاص جلوہ گر شدہ مجلس سکوت باصوفی مبشر شد وچنان

متخیل گشت کہ مناسبت مذکورہ دراز دیادست بلکہ تحقیقی بہ انوار کعبہ نیز متخیل شد و صوفی ہم
معلوم این معنی کہ در مشاہد کہ بانور عظیم از انوارات کعبہ کہ حقیقت آن فوق حقائق باین زمین و
آسمانی را مملو ساخت خود را دران مستغرق دید و چون بہ سمع حضرت ایشان رسانیدم تصدیق نمودند والسلام۔
مکتوب صد و ہفتاد و سیوم۔ بہ مخدوم زادہ عالی قدر شیخ محمد حسین در جواب مکتوب ایشان
کہ از مناسبت بہ ولایت محمدی نوشتہ بودند۔

حامداً و مصلیاً۔ فرزندی نور چشمی از مناسبت خود بولایت محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام نوشتہ
بود از مطالعہ آن خطہا یافت ع باکریمان کارہا دشوار نیست بکار خود سرگرم باشند و مشتاق دانند۔
مکتوب صد و ہفتاد و چہارم۔ نیز بمخدوم زادہ در تحریص بر تعلیم علوم ظاہری و صحبت طالبان حق جل شانہ
بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ اما بعد مکتوب مرغوب مرغوب فرزندی نور چشمی رسیدہ جمعیت
بخش خاطر پریشان گردید الحمد للہ کہ اوقات بجمعیت و استقامت می گذرد و ترقیات باطنی نقد
وقت است شکر آن بجا آرند و بر تعلیم علوم ظاہری تقید از دست نہ دہند نوشتہ بودند کہ
بعضے مردم شوق صحبت سکوت می نمایند ازین چہ بہتر صحبت داشتن بہ طالبان حق سبحانہ
از اعظم عبادات است۔ والسلام۔
مکتوب صد و ہفتاد و پنجم۔ نیز بہ مخدوم زادہ در نصیحت۔

باسمہ سبحانہ حامداً و مصلیاً۔ سلام عافیت انجام بآن نور چشم برسد۔ چہ نویسد کہ
چہ قدر خاطر بجانب شما نگران می باشد و خواہان استقامت شما است بر خواندن سبق مقید
باشند و اوقات را بذکر و فکر معمور دارند۔ کتابت شما کہ از تھانیسر ترسیل بود رسید بعد از
فراغ درس اوقات را بہ طالبان حق مشغول دارند۔ والسلام
مکتوب صد و ہفتاد و ششم۔ بہ فقیر محمد اعظم در جواب مکتوب این ضعیف

کہ از تعینات ثلثہ و تفرقہ در وصول قدمی و وصول نظری نوشتہ بود۔

باسمہ سبحانہ۔ نورچشما حقایق آگاہا۔ مکتوب مرغوب کہ مشتمل بر احوالِ بلند و معارف ارجمند بودہ بمطالعہ در آمد و سبب لذاتِ معنویہ گردید این قسم دید اصل و امتیاز تعیناتِ ثلثہ و تفرقہ درمیان وصول قدمی و وصولِ نظری کہ تعلق بما وراء تعین حبی دارد از نوادرِ روزگار است حال خالے را این نوع حدتِ بصر مگر عطا فرمایدع باکریمان کارہا دشوار نیست شکر آن بجا آرند و طالب زیادتی بوند لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ نص قاطع است والسلام۔

مکتوب صد و ہفتاد و ہفتم۔ نیز باین فقیر در بیان آنکہ در غیبت احوالے کہ قابلِ اظہار باشند ظاہر باید نمود و باقی را بحضور حوالہ باید کرد و در تحریص نصیحت طالبان لِما و ما یناسب ذالک

باسمہ سبحانہ حامداً و مصلیاً۔ اما بعد سلامِ عافیت انجام بآن فرزند سعادتمند برسد ہموارہ بظاہر و باطن متوجہ احوالِ شما است حق سبحانہ و تعالے کسب مرضیاتِ خود کرامت فرمودہ باخود دارد۔ درین مفارقت صوری آنچہ از احوال و مقامات تازہ رو دہد باشد آنچہ قابلِ اظہار باشند می نوشتہ باشند و باقی را بحضور حوالہ نمایند حق تعالیٰ آن نورچشم را علم صحیح و کشف صریح عطا فرمودہ است شکر آن بجا آرند و طالب مزید بوند۔ و طالبانِ حق را بتوجہات سرگرم دارند و ذکر قیامت را نصب عین سازند و ہمیشہ بحزن و اندوہ متصف بوند۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہفتاد و ہشتم۔ بہ حافظ عبدالرؤف تہوی در اجازت تعلیم طریقہ و ذکر شرائط آن۔

الحمد للہ و سلامٌ علی عبادہ الذین اصطفٰے اما بعد نمودہ می آید کہ چون فضائل و کمالات دستگاہ جامع علوم ظاہری و باطنی شیخ عبدالرؤف مدارالارشاد حضرت سرہند

رسیدہ بزیارت روضہ منورہ استسعاد یافت وبصحبت خادمان ومجاوران این بقعہ متبرکہ چندگاہے بسر بردہ اخذ فیوض وبرکات نمودہ واز مزایا وخواص این طریقہ علیہ حظ وافر یافت ودر مدت قلیلہ فوائد کثیرہ نصیب او گشت ومحبت شیوخ واستقامت عزا از اطوار واوضاع اولائح وہویدا گشت بنابرین این عاصی دوراز کار باوجود عدم لیاقت محض برائے ترویج طریقہ احمدیہ معصومیہ واماتت بدعت نامرضیہ واحیاء سنت سنیہ اجازت تعلیم این طریقہ ذہبیہ بمشارٌ الیہ داد وشرط الاجازت الاستقامت علی الشریعۃ المصطفویۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثبات علی محبۃ الشیوخ والسلام علی من اتبع الھدیٰ ۔ وانا العبد المسکین الضعیف محمد سیف الدین العمری الحنفی الاحمدی المعصومی غفر اللہ سبحانہ ذنوبہٗ وستر عیوبہٗ والعبد المذکور وان لم یکن اہلا لہذا الامر الخطیر لکن قدور درب مبلغ ادعی من سارع نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔

مکتوب صد وہفتاد ونہم ۔ بہ عارف آگاہ حافظ محمد محسن دہلوی در دید قصور اعمال ۔

باسمہ سبحانہٗ ، حامدا ومصلیا ۔ اما بعد از ین عاصی مصر علی العصیان سلام والتحیہ آن برادر عزیز برسد ۔ طرفہ چیزے ہست مردم از چنین کس توقعات کثیرہ دارند وباعتقاد خود اورا داخل جرگہ اہل اللہ می انگارند وحال آنکہ زنگر نیز بریش خود گرفتارنمی دانم کہ بدوستان ویاران چہ نویسم ۔ اگر از حقیقت کساد خود ظاہر سازد طالبان حمل بر ہضم نفس ودید قصور اعمال می نمایند ۔ واگر تستر واخفا اختیار نمودہ آید تلبیس وتزویر نقد وقت اوست سے

محرمے نیست تا بگویم راز ہمدمے نیست تا بنالم زار

نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا ۔ والسلام ۔

مکتوب صد وہشتادم ۔ نیز بہ حافظ در تحریص بر مراعات حقوق خلق سے

محرمے کو کہ فرستم بتو پیغامے چند　　حسب حالے نہ نوشتی و شد ایامے چند

اگرچہ انقطاع و عزلت بہ آن عزیز بیشتر مرغوب است لیکن مراعاتِ حقوق خلق از جملہ ضروریات است خوش گفت۔

نازکی کے راست آید یار می باید کشید　　ہر کہ عاشق شد اگرچہ نازنینِ عالم است

ہر تقدیر با وجود کمالِ فراغت و آسودگی این گرفتار عالمِ ظلمانی را بدو کلمہ یاد می فرمودہ باشند کہ دل نگرانی است خاص بجناب شما درین آوان بندگانِ ظل سبحانی فرمان بدستخط خاص و عطر از کمالِ شفقت مصحوبِ ارشاد پناہی ارسال داشتند طرفہ الفاظ تواضع و شکستگی در فرمان مندرج است والسلام

مکتوب صد و ہشتاد و یکم۔ بہ میر عبد اللہ در تحریض بر صحبت اہل طریق و اجتناب از صحبتِ مخالف۔

باسمہ سبحانہٗ۔ امابعد برادرِ گرامی سیادت پناہی از دنیاے دنیہ معرض بوند و گرفتار معاملہ عظیمہ کہ در پیش قطعا می آمدہ باشند امروز فرد است کہ چشم وا می شود آن زمانے غیر از حسرت و ندامت چیزے بدست نخواہد آمد خبر شرط است چون نشاء از توفیق در آنچہ از طلبِ صادق در نہادِ آن محب یقینی مشہود می گردد مجملے بہ طریق رمز و اشارہ نصیحتے نمودہ آمد معذور خواہند داشت۔ چندگاہ درین قرب و جوار بسر بردند۔ نشد کہ یکبار دیوانہ وار بہ حضرتِ دار الارشاد می رسیدند۔ امید چنان بود کہ در اندک اقامت حظ وافر ازین طریق عالی الضیف وقت می شد الخیر فیما صنع اللہ سبحانہٗ، بہرحال بہرجا باشند بیارانِ طریق و محبان این سلسلۂ علیہ محشور بوند و از صحبتِ مخالف طریق مجتنب باشند۔ خوش گفت ؎

وان ہر کہ نیست عاشق با او مشو قرین　　با عاشقان نشین و ہمہ عاشقان گزین

والسلام

مکتوب صد و ہشتاد و دوم۔ بہ فضائل پناہ ملا نجم الدین سلطان پوری در بیان آن کہ حالتے کہ در نوم رو دہد بغایت اصیل است و بیان آنکہ معاملۂ خلت فوق معاملۂ تفصیل است

و خلت یکے از شعب حب ہست۔

حامداً و مصلیاً۔ اما بعد سلام و تحیۃ بہ آن فضائل و کمالات دستگاہ برسد مکتوب مرغوب کہ محتوی بر اذواق باطنی بود سبب لذات معنویہ گشت حالتے کہ در نوم رو دہد لغایت اصیل ہست و بر اکثر نسبتہا تفوق دارد و لسنے کہ در بعض اوقات رو می دہد امید ہست کہ از لوازم برکات خلت باشد و ما ذٰلک علی اللہ بعزیز معاملۂ خلت فوق تفصیل ہست ترقی در آن مقام وابستہ بمحبت ہست چہ خلت یکے از شعب حب ہست و فی الحب ثلث اعتبارات المحبۃ المختصۃ بالکلیم علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام والاعتبار الثانی الخلۃ المنسوبۃ الی الخلیل علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام والاعتبار الثالث المحبوبیۃ الخاصۃ بالحبیب علیہ و علیٰ آلہ من الصلوٰۃ افضلہا و من التحیات اکملہا رزقنا اللہ سبحانہ و ایاکم ایماناً و شرباً من ہٰذہ الکمالات۔ والسلام

مکتوب صد و ہشتاد و سیوم بفضائل مآب محمد حامد لاہوری در بیان آنکہ عمدہ این کار طول صحبت ہست۔

الحمد للہ اما بعد شرح اللہ صدرکم و زکی نفسکم و لین جلدکم بحرمۃ سید البشر المطہر من زیغ البصر و علیٰ آلہ من الصلوٰۃ افضلہا و من التسلیمات اکملہا۔ عمدہ این کار طول صحبت ہست بزرگان فرمودہ اند فنا فی الشیخ مقدمۂ فنا فی اللہ ہست۔ خوش گفت ؎

ہیچ نکشد نفس را جز ظل پیر   سایۂ آن نفس کش را سخت گیر

بقیۃ المرام آنکہ حقایق آگاہ شاہ بیگ خیلے عزیز الوجود ہست ملاقات مشارٌ الیہ غنیمت شمرند فضائل مآب محمد سلیم مراتب اخلاص و فدویت شما بیش از بیش ظاہر ساخت۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہشتاد و چہارم بہ خان سعادت محتشم خان در بیان اسرار عروج و نزول بطریق اجمال و تحقیق آنچہ در مکتوبات واقع ہست کہ چون نظرۂ اولی بمظاہر جمیلہ افتد باعث عروج

می گردد و بیان آنکه این کمال راجع بآن کلمهٔ طیبه است که حضرت مجدد الف ثانی بآن مبشر اند که دنیا ترا بحکم آخرت دادیم مهربا ما ایماے از افشاے اسرار نزول که تا حال سر بسته اند و بگمبر کسے درمیان آورده باشد از غایت حسن ظن که باین عاصی دارند نموده آمد شمهٔ از آن بطریق اجمال درمیان آورده می شود بگوش هوش مسموع باد هر چند خیالات این دو ناکاره قابل استماع نیستند بلکه مستحق طرد و لعن اند

ولے چون شده مرا بر داشت از خاک مزد گر بگذرانم سر بر افلاک

و هو هذا معلوم آن محرم اسرار است انچه در مکتوبات قدسی آیات مرقوم است که چون نظره اولی بمظاهر جمیله اند باعث عروج می گردد اما درین وقت محافظت از نظره ثانیه ضرور و ناگزیر است که الاولی لک والثانیة علیک واقع شده و ایضاً در عرضداشت اول مکتوبات جلد اول واقع است علی الخصوص در کسوت لسا بلکه در اجزاے آنها آن قدر منقاد این طائفه گشتیم که چون عرض نمایم انتهی نظر باین کلمات این عاصی انداخته بعضے خیالات در تخمین خود تحیه ساخته و آن این است که چون عروج و نزول در حق عارف متعسر گردد بے علاقه صوریه نمی تواند ارتفاع نمود پس درین وقت نظر ثانیه ثالثه ما شاء الله تعالی برخصت شرعیه قرین شوند و از محذور بر آیند بر آنکه بر حکم نظره اولی خواهد گرفت و باعث عروجات بے نهایت خواهد گردید هذا هو السر فی کثرة الانکحة واتخاذ السراری لاهل الکمال فی زعمی وهو سبحانه اعلم بحقیقة الحال و سر دیگر آنکه در حین عسرت تعسر عروج و نزول در هنگام اتمام سیر و سلوک که باستعداد سالک مربوط بوده چون ترقی متعذر گردد درین وقت سالک را بمباشرت اسباب نزول گویا فنا و بقا بغیر متحقق می شوند به سبب کمال اتحاد فیما بین در راه ترقی که مسدود بوده مفتوح می گردد و استعداد جدید هم می رساند و موجب قیامت بے اندازه می شود و هر چند تشبث به اسباب نزول بیشتر جلوه این معنی بیشتر و چندانکه اسباب نزول زیاده وجدید همان قدر عروج و نزول بیش از بیش ع گر بگویم شرح آن بے حد شود۔

این کمال راجع بآن کلمهٔ طیبه ست که حضرت مجدد الف ثانی بآن مبشر اند که دنیا ترا حکم آخرت دادیم آرزوئے این خیرخواه آن است که پرتوه این کمال در حق آنجناب علی وجه الکمال بمنصهٔ ظهور آید۔ ع باکریمان کارها دشوار نیست. استقامت بر اطوار شرعیه از لوازم این مقام است و این معنی در حق این عاصی عنقاءِ مغرب. اما در بارهٔ شما امیدها دارد زیاده برین طاقتِ اظهار نه۔ خوش گفت ؎

فریاد حافظ این همه آخر به هرزه نیست ... هم قصهٔ غریب و حدیث عجیب هست

مکتوب صد و هشتاد و پنجم ۔ به سلطان عبد الرحمٰن در جواب مکتوب او که مشتمل بر واقعهٔ عالی بوده و بیان آنکه قدوم اهل الله از نعمتهائے عظیمه است۔

باسمه سبحانهٗ. بجناب آن سلطان با اکرام سلام مشتاقانه برسد۔ اظهار اشتیاق ملاقات نموده بودند مارا هم صد چندان مشتاق دانند و اقعهٔ عالی که اندراج یافته بود مطالعهٔ آن خوش وقت ساخت عذرخواهی که از بابت آن عزیز مرقوم بود به وضوح انجامید از اخلاص شما همین قسم تفهیم داشت داریم بخاطر هیچ غبار نیارند که صفا در صفا است۔ دیگر جناب ارشاد پناهی میان محمد یا قربائے آن حدود تشریف می آرند توقع که در جمیع امور ممد و معاون ایشان باشند و صحبت ایشان را غنیمت دانسته در منزلِ خویش جائے اقامتِ ایشان معین سازند و در حلقه و مشغولی سرگرم باشند و توجه هم بگیرند قدوم اهل الله را از نعمتهائے عظیم دانسته بجان و دل خدمت نمایند در روضهٔ منوره حصولِ مطالبِ شما توجه نموده می آید امیدوار باشند لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ۔ والسلام۔

مکتوب صد و هشتاد و ششم ۔ نیز به سلطان در بیان آنکه استعمالِ آب کفش حضرت مجدد الف ثانی دافع امراض کثیره و مثمر برکات عظیمه است و ذکر فیوضے که در شب عرس حضرت

عروۃ الوثقی ظاہر شدہ وبرخے از شوقِ زیارت حرمین شریفین۔

اما بعد شفاک اللہ سبحانہ شفاءً عاجلاً۔ خاطر فقر الغایت نگران می باشد امید کہ بزودی خبر عافیت برنگارند کہ موجب جمعیتِ خاطر باگردد مصحوب عبد المومن آب کفش حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ برائے آن جناب فرستادہ شدہ در آب وطعام قطرہ ازان می چکانندہ باشند کہ مثمر برکات ہست۔ دیگر انتسب کہ عرس حضرت پیر دستگیر ہست ظرفہ فیوض وبرکات ہست وچون واسطۂ انعقاد این مجلس ذات بابرکات ہست امید کہ حظ وافر بالیشان نصیب گردد۔ دیگر اشارہ کہ درباب اختیار سفر حرمین شریفین واقع شدہ معلوم شد مہربانا این خود کمال تمنائے وآرزوئے این گرفتار ہست لیکن عوائق وعلائق کہ این مسکین بآن مبتلا ہست شرح آن نمی توان کرد او سبحانہ قادر ہست کہ بہمین ہمت علیا وشما این مطلب اقصیٰ ومقصد اسنی الحصول انجامد وباین سعادت عظمیٰ سربلند گرداند۔ خوش گفت ؎

مرا کشید وطنا بم بہ گردن انداز ید　　کشان کشان چو سگانم بکوئے یار برند۔

مکتوب صد وہشتاد وہفتم بکمالات دستگاہ شیخ محمد باقر لاہوری در جواب مکتوب او کہ از ارتحال حافظ محمد شریف نوشتہ بود واستدعا دعا وتوجہ نمودہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حامداً ومصلیاً ومسلماً حق سبحانہ وتعالیٰ بکمال کرم خویش معاملہ کہ بعناصر ثلثہ متعلق ہست بالفرام رسانید باسرار ونازکیہائے کہ بہ عنصر خاک منوط ہست مستعد کناد وسابقاً مکتوب عالی متضمن بشارات مصحوب ملا محمد امین مرسول گشتہ ہست ظاہر از سینہ باشد دیگر محبتے وخصوصیتے کہ نسبت بشما واقع ہست بکمتر کسے خواہد بود وخبر ارتحال حافظ جیو کہ نگاشتہ بودند بوضوح انجامید انا للہ وانا الیہ راجعون وجود ایشان رحمتے بود درآن نواحی۔ در خدمتِ حضرتِ ایشان عرض نمودہ یا صوفیہ عظام ختم قرآن مجید کردہ شدہ وآن

حضرت ہم شریک بودند امید ہست کہ برکاتِ آن بالیشان رسیدہ باشد۔ دیگر سید مرزا کہ بدخولِ طریقۂ علیہ مستعد گشتہ است و جوان مستعدے ظاہر می گردد فقیر ترغیب صحبت شما بہ مشارٌ الیہ بسیار نمودہ است ظاہراً پیشِ شما برسد توجہات خاصہ را دربارۂ او دریغ ندارند والسلام۔

مکتوب صد و ہشتاد و ہشتم۔ بہ ملا محمد امین حافظ آبادی در فضیلتِ محبت۔

احقرِ درویشان محمد سیف الدین سلام و تحیہ بہ فضائل مآب ملا محمد امین می رساند مکتوب آن عزیز کہ متضمن احوال بلند بودہ رسید و عریضہ کہ در خدمت حضرت قبلہ گاہی مرسل بود بنظرِ مبارک درآمد چند کلمہ بدستخط خاص جواب کتابت شما کہ متضمن بشارت است نوشتہ آمد انشاء اللہ تعالےٰ خواہد رسید للہ سبحانہ الحمد کہ از کمالِ محبتِ غائبانہ ترقیاتِ عالی نصیب شما است و چون از کمالِ کرم وعدۂ توجہ غائبانہ نمودہ اند اگر بارہا ہمین التماس را معروض دارند گنجائش دارد۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہشتاد و نہم۔ بہ سلطان عبد الرحمن در فضیلتِ صحبتِ فقرا و تسلیہ مصیبت۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ عنایات و الطاف الٰہی عز شانہ شاملِ حال باد۔ احقرترینِ طریقۂ علیہ احمدیہ معصومیہ محمد سیف الدین سلام و تحیہ بآن اشفاق پناہ می رساند حضرتِ حق سبحانہٗ و تعالیٰ از کمالِ کرم خویش از خصائص و مزایاے طریقۂ علیہ احمدیہ استعداد کرامت فرمودہ استقامت تام بر اوضاع شرعیہ عنایات نماید۔ پسند خاطر عاطر افتادن حقائق آگاہی میان شاہ محمد سیب خوش وقتیہا گردید مطلب عمدہ از فرستادن شیخ مشارٌ الیہ خیر خواہی آخرت است للہ سبحانہ الحمد کہ آثارِ گرمی صحبت او مبرہن گردید۔ امید ہست کہ معاملۂ دنیا و ترقی آن نیز این قسم نامرادان صورت پذیر گردد

با کریمان کارہا دشوار نیست

دستگیریہا و لوازم مہربانیہا درین مصائب کہ بہ میرا نجیو از الیشان بہ وقوع آمد سبب ترفع درجاتِ دارین خواہد بود۔ والسلام۔

مکتوب صد و نوزدم۔ بخواجہ محمد شریف بخاری در ذکر مصیبتِ وصال حضرتِ الیشان

للہ الحمد۔ کتابہائے برادر گرامی خواجہ محمد شریف کہ باین جانب فرستادہ بودند رسید و در جواب توقف رفت معذور خواہند داشت۔ درد و غم و ماتم کہ نصیب این مہجوران گردیدہ عذرے ہست۔ واضح جائے آن داشت کہ دیوانہ وار از ہمہ گسستہ سر بہ صحرامی زدیم اما چہ باید کرد۔ نظام از عالم می رفت۔ خوش گفت ؎

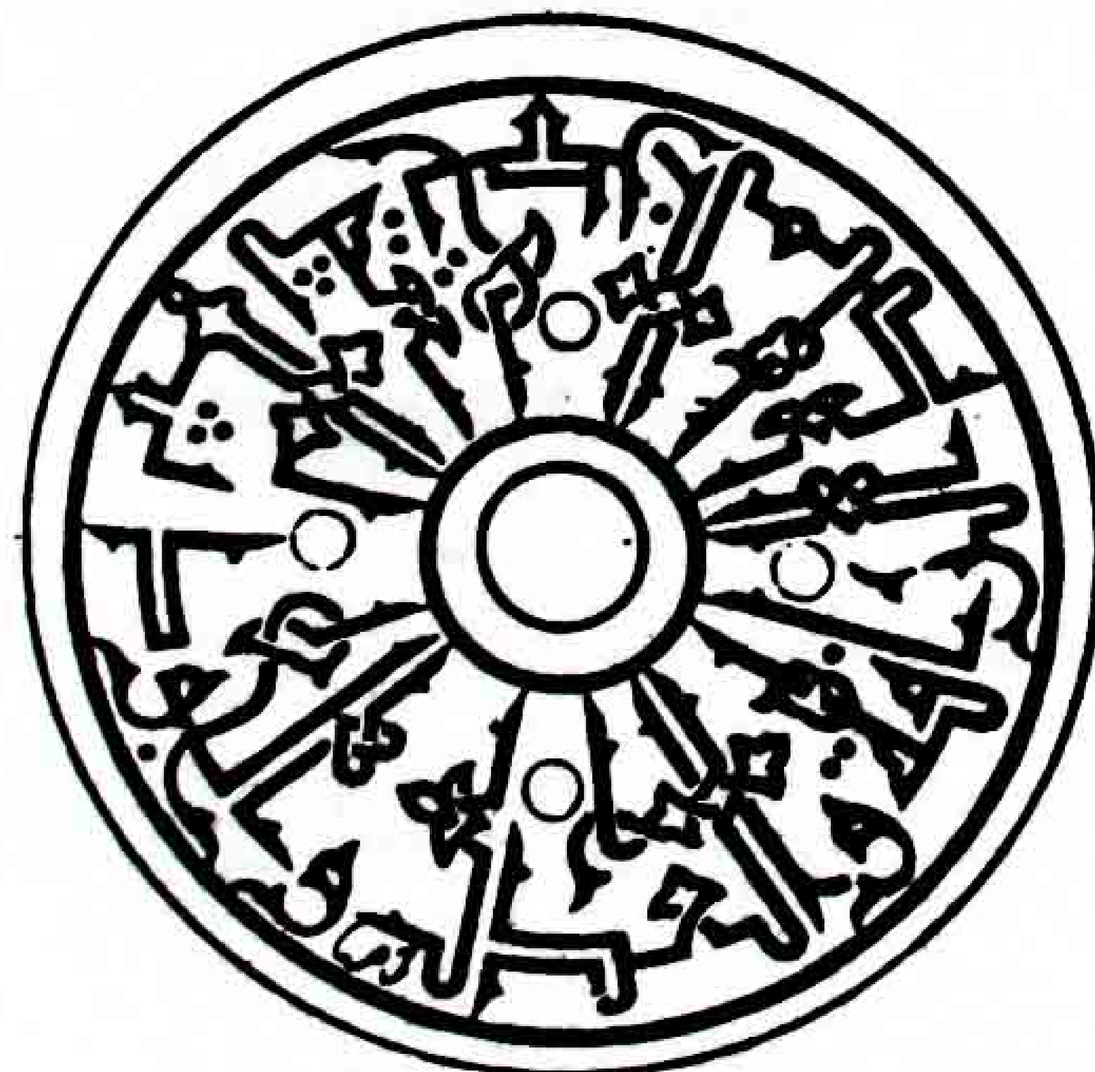
زفرقتِ تو نہ مردم چہ لافِ مہر زنم ۔۔۔ کہ خاک بر سرِ من باد و بر محبتِ من!

والسلام

تمام باشد

۲، جمادی الاخری ۱۳۳۱ھ

(کتب خانہ بلغ المقابلہ از کتابے کہ در مدرسۂ محمدی مدراس بود نقل کردہ شد)



تحصن الملک الرافۃ والعدل والجود